

بسمه سبحانه و بذكر وليه

منتخب کتاب کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی متوفی ۹۷۵ھ

ترتیب و تحقیق میر مراد علی خان

۱۲۵۲۱۔ اعوذ بالله أن أعيش في قوم لست فيهم يا أبا الحسن ص ۵۰۸ تا ۵۰۹۔ (اس وقعہ کو بخاری ج ۱، باب ۱۰۱۱، حدیث ۱۵۰۳؛ عبد القادر جیلانی غنیۃ الطالبین مکتبہ ابراہیمیہ لاہور صفحہ ۴۳۵، اور کنز العمال جلد ۵ ص ۷۸۱ سلسلہ ۱۲۵۲۱ حضرت عمرؓ نے فرمایا: اے ابوالحسن (حضرت علی علیہ السلام)! اللہ کی میں پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ ایسی قوم میں زندہ رہوں جس میں آپ نہ ہوں۔

۱۴۱۸۰۔ یا ابن الخطاب انی انما استخلفتک نظرا لما خلفت ورائی۔ وحذرک هؤلاء النفر من اصحاب محمد ﷺ الذين قد انتفخت اجوافهم وطمحت ابصارهم واحب كل امرئ منهم لنفسه وان لهم لخيرة عند زلة واحدة منهم فايك ان تكون واعلم انهم لن يزالوا منك۔ جب عمر ابن خطاب کو ابوبکر نے خلافت کے لئے نامزد کر دیا تو کہا: اے ابن خطاب! میں نے تم کو خلیفہ بنایا اس کام پر نظر کرتے ہوئے جو تم نے میرے لئے کیا۔ میں تم کو اصحاب محمد ﷺ میں سے اُن لوگوں کے طریقہ سے بچانا چاہتا ہوں جن کے پیٹ پھول گئے اور اُن لوگوں کی نگاہیں اونچی ہو گئیں اور اُن میں سے ہر ایک اپنے نفس کو پسند کرنے لگا اور ہر لغزش کو ایک خیر سمجھنے لگا۔ خبردار کہ تم ایسے ہو جاؤ (تاریخ مدینہ ابن شبة النمیری ج ۲ ص ۶۷۳؛ ابن عساکر ج ۳ ص ۲۱۶؛ کنز العمال ج ۵ ص ۶۷۹ سلسلہ ۱۴۱۸۰

۲۹۵۵۲ عمر ابن خطاب نے حضرت علیؓ کے مشورہ سے سن، ہجری شروع کی یہ ۱۶ھ میں ہوا۔ تاریخ الخلفاء سیوطی اردو ص ۱۴۲؛ وأخرج البخاری فی تاریخہ عن ابن المسيب قال أول من كتب التاريخ عمر بن الخطاب لسنتين ونصف من خلافته فكتب لست عشرة من الهجرة بمشورة علي؛ كنز العمال ج ۱۰ ص ۳۱۰ سلسلہ ۲۹۵۵۲ و ۲۹۵۵۳؛ ۱۴۰۴۳ عن طارق بن شهاب عن رافع بن أبي رافع قال: لما استخلف الناس أبا بكر، قلت: صاحبي الذي أمرني أن لا أتأمر على رجلين، فارتحلت فأنتهيت إلى المدينة فتعرضت لأبي بكر، فقلت له يا أبا بكر أتعرفني؟ قال: نعم؟ قلت: أتذكر شيئا قلته لي أن لا أتأمر على رجلين، وقد وليت أمر الأمة؟ فقال: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قبض والناس حديث عهد بكفر فخفت عليهم أن يرتدوا وأن يختلفوا فدخلت فيها وأنا كاره، ولم يزل بي أصحابي، فلم يزل

يعتذر حتى عذرتہ۔ ابن راہویہ والعدنی والبغوي وابن خزيمة)۔

۱۴۰۴۳ یعنی رافع بن ابی رافع (صحابی) بیان کرتے ہیں کہ جب ابوبکر کو لوگوں نے خلیفہ بنایا تو ہم نے کہا: یہ تو ہمارا وہی صاحب ہے جس کے کو ہم کو حکم دیا گیا تھا کہ کبھی دو آدمیوں پر بھی حکومت نہ کرنا۔ اسی خیال سے ہم گھر سے سفر کیا اور مدینہ ہوئے۔ ابوبکر سے ملاقات کر کے ہم نے کہا: ہم کو پہچانتے ہو۔ کہا: ہاں۔ تب ہم نے کہا یہ بھی تم کو یاد ہے کہ ہم کو نصیحت کیا کرتے تھے کہ دو آدمیوں پر بھی حکومت نہ کرنا پھر یہ کیا ہو گیا جو تم ساری امت کے حاکم بن بیٹھے؟۔ ابوبکر نے کہا: آنحضرت ﷺ وآلہ کی وفات کے بعد جو لوگ تازہ عہد تھے کافر ہونے لگے لہذا خوف ہوا کہ کہیں مرتد اور اختلاف نہ پیدا ہو اس لئے ہم اس میں داخل ہوئے کراہت کے ساتھ اور ہمارے اصحاب بھی ہم کو سمجھاتے رہے۔ ابوبکر اس قسم کا عذر کرتے رہے یہاں تک کہ ہم نے اُن کا عذر قبول کر لیا۔ کنز العمال ج ۵ ص ۵۸۶ سلسلہ ۱۴۰۴۳۔

۱۴۱۳۹۔ عن عروۃ ان ابابکر وعمر لم يشهدوا دفن النبي و كاناني الانصار فدفن قبل ان يرجعها۔ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر اور عمر آنحضرت ﷺ وآلہ وسلم کے دفن میں شریک نہیں ہوئے کیونکہ یہ دونوں انصار کے پاس تھے اور ان دونوں کے واپس آنے سے پہلے آنحضرت ﷺ وآلہ دفن ہو چکے تھے۔ کنز العمال ج ۵ ص ۶۵۲ سلسلہ ۱۴۱۳۹

۳۱۶۹۳ عن حذيفة قال: لتعملن بعمل بني إسرائيل! فلا يكون فيهم شيء إلا كان فيكم مثله، فقال رجل: يكون فينا قرده وخنازير؟ قال: وما يبرئك من ذلك - لا أم لك؟ قالوا: حدثنا يا أبا عبد الله! قال: لو حدثتكم لافترقتم على ثلاث فرق: فرقة تقاتلني، وفرقة لا تنصرتني، وفرقة تكذبني؛ أما!! إني سأحدثكم ولا أقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، أرايتكم لو حدثتكم أنكم تأخذون كتابكم فتحرقونه وتلقونه في الحشوش صدقتموني؟ قالوا: سبحان الله!

تمہاری ماں (ام المؤمنین) مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ خروج کرے گی اور تم لوگوں سے لڑائی ہوگی۔ کیا تم اس قول کی تصدیق کر سکتے ہو؟۔ تو لوگوں نے کہا سبحان اللہ کیا ایسا ہو بھی سکتا ہے؟۔ کنز العمال جلد ۱۱ ص ۳۴۱ واقعہ جمل سلسلہ ۳۱۶۹۳؛
۳۳۰۴۵۔ قال رسول الله ﷺ وآله: من لم يقل: علي خير الناس، فقد كفر۔ فرمایا رسول اللہ صل اللہ علیہ وآلہ: اگر کوئی یہ نہیں کہے کہ علیؑ تمام انسانوں میں افضل نہیں ہے تو اُس نے کفر کیا۔ کنز العمال ج ۱۱ ص ۲۶۵ سلسلہ ۳۳۰۴۵

۲۴۴۹۲۔ وأخرج البيهقي عن الزهري قال: قلت لضمرة بن عبد الله بن أنيس، ما قال النبي صلى الله عليه وسلم لأبيك ليلة القدر؟ قال: كان أبي صاحب بادية، قال: فقلت يا رسول الله مرني بليلة أنزل فيها؟ قال: "أنزل ليلة ثلاث وعشرين"۔ عن ابراهيم قال كانت عائشة ترى ليلة القدر ثلاث وعشرون كنز العمال ج ۸ ص ۶۳۴ سلسلہ ۲۴۴۹۲۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ شب قدر ۲۳ کی رات ہے۔

۲۲۴۰۱۔ أن عمر بن خطاب صلى بالناس و هو جنب، فاعادَ ولم يأمرهم أن يعيدوا ۱۔ یعنی عمر بن خطاب حالت جنابت میں نماز باجماعت کی، جب یاد آیا تو نماز دوبارہ خود ادا کی مگر لوگوں کو جو ان کے پیچھے نماز ادا کی تھی دوبارہ ادا کرنے نہیں کہا۔ کنز العمال ج ۸ ص ۱۶۱ سلسلہ ۲۲۴۰۱ اور سلسلہ ۲۲۴۰۲؛ سنن الکبریٰ البیہقی باب امامت الجنب ج ۳ ص ۳۸۷ سلسلہ ۱۴۱۰۷؛ سنن الدارقطنی باب الصلاة الامام ج ۱ ص ۳۵۴ سلسلہ ۱۳۵۰؛ جامع المسانید والمرسل جلال الدین سیوطی ج ۱۴ ص ۷۰ سلسلہ ۲۶۸۶۔ المغنی کتاب الصلاة ج ۲ ص ۴۶۴۔ ایسی ہی روایت عبد اللہ ابن عمر کے بار میں ان ہی کتابوں میں موجود ہے۔

۲۲۴۰۶۔ أن عثمان بن عفان صلى بالناس و هو جنب، فاعادَ ولم يأمرهم أن يعيدوا ۱۔ یعنی حضرت عثمان بن عفان حالت جنابت میں نماز باجماعت کی، جب یاد آیا تو نماز دوبارہ خود ادا کی مگر لوگوں کو جو ان کے پیچھے نماز ادا کی تھی دوبارہ ادا کرنے نہیں کہا۔ کنز العمال ج ۸ ص ۱۶۱ سلسلہ ۲۲۴۰۶

۳۰۰۸۴۔ لما كر قوله الارجل ياتيني بخبر القوم يكون معي يوم القيامة ولم يجيبه احد قال ابو بكر يا رسول حذيفة: خندق کے وقت جب رسول اللہ نے بار بار لوگوں سے کہا کیا کوئی بھی جا کر خبر لاسکتا ہے؟ تو ابو بکر نے کہا یا رسول اللہ آپ حذیفہ سے کہتے۔ صحیح مسلم باب غزوة احزاب جلد ۵ ص ۱۷۷؛ تاریخ ابن عساکر ج ۱۲ ص ۷۸۱ و ۷۸۲؛ کنز العمال ج ۱۰ ص ۴۴۶؛

۳۰۰۲۵۔ عن عروة في نزول النبي صلى الله عليه وسلم الحديدية قال: وفزعت قريش لنزوله عليهم وأحب رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يبعث إليهم رجلا من أصحابه فدعا عمر بن الخطاب لبيعته إليهم فقال: يا رسول الله إني لألعنهم وليس أحد بمكة من بني كعب يغضب لي إن أوديت فأرسل عثمان

۳۰۰۲۵۔ حدیبیہ کے وقت آنحضرتؐ نے عمر ابن خطاب سے کہا کہ جا کر شرفاء قریش کو مطلع کرو کہ ہم لڑنے نہیں آئے ہیں، بلکہ زیارت کعبہ کے لئے آئے ہیں تو عمر ابن خطاب نے کہا کہ وہ لوگ مجھے قتل کر دیں گے یا ایذا دیں گے آپ عثمان بن عفان کو بھیجئے کہ بنی اُمیہ کے لوگ وہاں ہیں ان کی حفاظت کریں گے۔ کنز العمال ج ۱۰ ص ۴۸۱

۳۵۷۰۸۔ الفه يا خليفه۔ جاء اعرابي فقال انت خليفة رسول الله فقال لا قال فما انت قال انا الخالفة بعده: ایک اعرابی حضرت ابو بکر کی خدمت میں آیا اور پوچھا کیا آپ رسول اللہ کے خلیفہ ہیں تو انھوں نے جواب دیا نہیں پھر اُس نے پوچھا کہ آپ کیا ہیں؟ جواب دیا میں خالفہ ہوں۔ لسان العرب میں ہے کہ خالفہ وہ ہے جس سے لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں ہوا اور اس میں کوئی خیر نہیں یعنی (Good For Nothing) تاریخ ابن عساکر جلد ۱۹ ص ۴۹۷؛ کنز العمال ج ۱۲ ص ۵۳۱ سلسلہ ۳۵۷۰۸۔

۴۲۹۱۔ كان يوم أحد هزمنا ففردت حتى صعدت الجبل عمر ابن خطاب کہا کہ جب ہم کو احد کے دن ہزیمت اٹھانی پڑی تو ہم سب بھاگ گئے یہاں تک کہ میں پہاڑ پر چڑھ گیا۔ وہاں میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ اس طرح اچھل کود رہا ہوں جیسے بکری

کودتی ہے۔ تفسیر درمنثور سیوطی ج ۲ ص ۸۸؛ جامع البیان طبری ج ۴ ص ۱۹۳؛ کنز العمال ج ۲ ص ۷۶-۳۔

۴۲۲۰۔ حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا ستکون من بعدی ولایة يستحلون الخمر بالنبيذ والخبس بالصدقة والسحت بالهدية واقتل بالموعظة: عائشہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اکرمؐ نے میرے بعد بہت جلد مسلمان پر ایسے لوگ حکومت کرنے لگیں گے جو نبی کے بہانے سے شراب، کو صدقہ کے بہانے سے ناجائز مالوں کو، ہدیہ و تحفہ کے بہانے سے رشوت کو، اور پند و نصیحت کے بہانے سے قتل کو حلال سمجھ لیں گے۔ درمنثور جلد ۲ ص ۲۸۴؛ کنز العمال (یہی حضرت حذیفہؓ سے منقول ہے) ج ۱۱ ص ۲۳۴؛ اور جلد ۱۴ ص ۲۲۶۔

۴۱۷۰۔ عن سليمان بن يسار أن رجلاً من بني تميم، يقال له صبيغ بن عسل قدم المدينة، وكان عنده كتب، فجعل يسأل عن متشابه القرآن، فبلغ ذلك عمر، فبعث إليه، وقد أعد له عراجين النخل فلما دخل عليه قال: من أنت؟ قال: أنا عبد الله صبيغ، قال عمر وأنا عبد الله عمر وأوماً إليه، فجعل يضربه بتلك العراجين، فما زال يضربه حتى شجه وجعل الدم يسيل على وجهه، فقال: حسبك يا أمير المؤمنين فقد والله ذهب الذي أجد في رأسي. (الدارمي ونصر والأصبهاني معافي الحجة وابن الأنباري واللالكائي كر)

۴۱۷۰۔ دور عمر ابن خطاب میں ایک شخص مدینہ آیا اور لوگوں سے آیات قرآنی کا مطلب پوچھنا شروع کیا۔ جب اسکی خبر عمر ابن خطاب کو ملی تو انھوں نے اس کو بلایا اور پوچھا کہ تو کون ہے اُس نے کہا میرا نام عبد اللہ بن صبیغ چنانچہ اسکو کوڑوں سے پیٹنا شروع کیا برابر مارتے رہے جب اسکی کھال ادھر گئی اور خون بہنے لگا تو اُس آدمی نے کہا بس بس مجھے معلوم ہو گیا۔ تفسیر قرطبی ج ۴ ص ۱۵؛ درمنثور ج ۲ ص ۷؛ تاریخ ابن عساکر ج ۲ ص ۱۴۱؛ کنز العمال ج ۲ ص ۳۳۴۔

۲۷۲۱۔ ان عمر ابن الخطاب كان له حجر او عظم في حجر في حائط في مكان فكان ياتيه فيبول فيه ثم يمسحه بذلك الحجر او بذلك العظم ثم تيوضاء وما يمسسه ماء: عمر ابن خطاب کا معمول تھا کہ ایک مکان کی دیوار میں کوئی پتھر تھا یا پتھر میں ہڈی (گڑی) تھی اسی مکان میں آتے اور پیشاب کر کے اُسی پتھر یا ہڈی سے رگڑ دیتے تھے۔ غرض پانی کو چھوتے بھی نہیں تھے۔ کنز العمال ج ۹ ص ۵۱۹ سلسلہ ۲۷۲۱۔

۷۵۲۲۔ فرمایا آنحضرتؐ: الشراك اخفى فيكم من ديب النمل نے ابو بکر سے کہ شرک تمھارے اندر چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی پایا جاتا ہے۔ مسند ابویعلیٰ ج ۱ ص ۶۲؛ کنز العمال ج ۳ ص ۸۱۶، ۸۱۷۔

۱۴۰۷۔ و كان منزله بالسنع (بالسنع: بضم السين والنون، وقيل بسكونها۔ موضع بعوالى المدينة فيه بنى الحارث بن الخزرج۔

حضرت ابوبکر اپنے گھر سنج میں (مدینہ کے مضافات میں ایک مقام) پر تھے جہاں قبیلہ بنی حارث بن خزرج کی آپ کی بیوی حبیبہ بنت خارجہ بنت زہیر تھیں۔ خلافت سے قبل اور خلافت کے چھ ماہ بعد تک ابوبکر سنج میں ہی رہا کرتے تھے۔

۱۴۰۵۰۔ انا بشر ولست بخیر من احد منکم فراعونی فاذا رأیتمونی استقمتم فاتبعونی وان رأیتمونی زغت فقومونی واعلموا ان لی شیطانا یعتزینی فاذا رأیتمونی غضبت فاجتنبونی لا اؤثر فی اشعارکم وابشارکم۔ یہ ابوبکر نے خلافت کے بعد جو خطبہ دیا اس میں انھوں نے ”کہا کہ آگاہ ہو کہ میں ایک بشر ہوں اور تم میں سے کسی سے بھی بہتر نہیں ہوں لہذا میری رعایت کرو جب مجھے دیکھو راہ راست پر ہوں تو میری پیروی کرو، اور اگر دیکھو کہ میں ٹیڑھا ہو گیا ہوں تو سیدھا کرو۔ آگاہ ہو کہ میرے لئے ایک شیطان ہے جو مجھے گھیرے ہوئے ہے۔ جب بھی مجھے غضب میں دیکھو تو مجھ سے بچو، میں بالوں اور کھالوں پر کوئی اثر نہیں رکھتا۔“ الامامة والاسیاسة

ج ص ۱۴، مجمع الزوائد الہیثمی ج ۵ ص ۱۸۳؛ کنز العمال ج ۵ ص ۶۳۱ حرف الخا، خلافت ابوبکر ۱۶۸۳۸۔ جبار فی الجاہلیة و خوار فی الاسلام۔ ابوبکر نے یہ عمر سے کہا کہ تو جہالت کے زمانے میں بڑا سرکش تھا اور اسلام لانے کے بعد ناتواں اور کمزور۔ کنز العمال ج ۶ ص ۵۲، ج ۱۲ ص ۴۹۴

ثبوت: یہ روایت خود اُن ہے کہ زبانی؛ عن عمر رضی اللہ عنہ قوله : أمران فی الجاہلیة . أحدهما : یبکینی والآخر یضحکینی.

أما الذي یبکینی : فقد ذهبت بآبنة لی لوأدها ، فکنت أحفر لها الحفرة وتنفض التراب عن لحتی وهی لا تدري ماذا أريد لها ، فإذا تذکرت ذلک بکیت . والأخری : کنت أصنع إلهاً من التمر أضعه عند رأس یحرسني لیلاً ، فإذا أصبحت معافی أکلته ، فإذا تذکرت ذلک ضحکت من نفسي . الکتاب : أضواء البیان المؤلف : محمد الأمين الشنقيطی تفسیر سورة التکویر صفحہ 438 جلد 8

حضرت عمر سے روایت ہے کہ: دو امور زمانے جاہلیت (سلام لانے سے قبل) کے جب بھی مجھے یاد آتے ہیں تو ایک مجھے رُلا دیتی اور دوسری ہنسادیتی ہے۔ جو چیز مجھے رُلا دیتی وہ یہ کہ میں اپنی بیٹی کو زندہ دفن کرنے زمین کھود رہا تھا، میری داڑھی کو مٹی لگ گئی تھی تو جس لڑکی کو میں دفن کرنے جا رہا تھا اُس نے ہاتھ بڑھا کر میری داڑھی سے مٹی کو صاف کیا۔ اور دوسری بات جس پر ہنسی آتی ہے وہ یہ کہ میں ایک بت کھجور کا بناتا تھا اور رات کو میرے سرہانے رکھتا تھا۔ اور صبح کو جب بیدار ہوتا تھا وہ بت کو کھالیتا تھا۔

۳۳۰۷۵۔ فرمایا رسول اکرم نے کہ اگر تم علیؑ کو خلیفہ بناؤ گے مگر تم ایسا کر نیوالے نہیں ہو تو علیؑ کو ہادی اور مہدی پاؤ گے اور راہ مستقیم پر سیدھا چلانے والا پاؤ گے مسند احمد ابن حنبل جلد اول ص ۱۰۹؛ مستدرک الصحیحین حاکم جلد ۳ ص ۷۰؛ کنز العمال ج ۱۱ ص ۶۳۰ ۳۰۰۲۵۔ یوم احد کنت اول من فاء الی رسول عائشہ سے روایت ہے کہ ان کے باپ ابوبکر نے کہا کہ بروز جنگ احد میں

رسول اللہ کے پاس بھاگ جانے کے بعد سب سے پہلے واپس آنے والوں میں تھا۔ مسند ابی داؤد باب احادیث ابی بکر ص ۳؛ فتح الباری ج ۷، ص ۲۷۸، مستدرک حاکم ج ۳ ص ۲۸، کنز العمال ج ۱۰ ص ۲۵، سلسلہ ۳۰۰۲۵

۲۴۳۲۹۔ عن سعید بن المسيب قال: خرج عمر بن الخطاب على أصحابه فقال: أفتوني في شيء صنعت اليوم فقال: ما هو يا أمير المؤمنين؟ قال: مرت بي جارية فأعجبنتني فوقعت عليها وأنا صائم، فعظم عليه القوم وعلي ساكت فقال: ما تقول يا ابن أبي طالب؟ قال: جئت حلالاً ويوم مكان يوم، فقال: أنت خيرهم فتو كنواری جارہی تھی اُس نے مجھے لہا لیا میں اُس پر چڑھ بیٹھا حالانکہ میں روزہ دار ہوں پس صحابہ کو یہ واقعہ سنکر تعجب ہوا۔ طبقات ابن سعد جلد ۳ ص ۸۳ اردو نسیں اکیڈمی؛ کنز العمال جلد ۸ ص ۶۰۰ حدیث ۲۴۳۲۹؛

۲۷۲۳۶۔ عن عبد الرحمن بن أبي لیلی قال: رأيت عمر بن الخطاب بال، ثم مسح ذكره بالتراب، ثم التفت إلينا فقال: هكذا علمنا.

عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر کو پیشاب کرتے دیکھا پھر آپ عضو مخصوص کو مٹی کے ساتھ پونچھا، پھر ہماری طرف مخاطب ہو کر کہا: ہمیں یہی تعلیم دی گئی ہے۔

(ایستادہ پیشاب کرنے یا دیوار و پتھر سے مسح کرنے کا جواز کی) کوئی حدیث رسول نہیں اور پیشک گو بر سے استنجا کرنا عمر ابن خطاب کا قیاسی مذہب ہے۔ مستدرک الصحیحین جلد اول ص ۱۸۵؛ صحیح ابن حبان جلد ۴ ص ۲۷۱۔

۲۷۲۳۷۔ عن زید بن وهب قال: رأيت عمر بن الخطاب يبول قائماً ففرج حتى رحمته. (عب). عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا اور وہ اپنی ٹانگوں کو اس طرح کھولتے تھے کہ دیکھنے والوں ترس آتا تھا۔

۲۷۲۳۸۔ عن عبد الرحمن بن أبي لیلی قال: كان عمر بن الخطاب يبول ثم يمسه ذكره بحجر أو بغيره، ثم إذا توضأ لم يمسه ذكره الماء. (عب).

عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر کو پیشاب کرتے دیکھا پھر عضو مخصوص کو پتھر سے صاف کرتے دیکھا پھر جب وضو کرتے تو عضو مخصوص کو پانی سے دھوئے نہیں تھے۔

۲۷۲۴۱۔ عن الحكم أن عمر بن الخطاب كان له حجر أو عظم في حجر في حائط في مكان، فكان يأتيه فيبول فيه، ثم يمسه بذلك الحجر أو بذلك العظم، ثم يتوضأ وما يمسه ماء. (ص).

حکم کی روایت ہے کہ حضرت عمر ایک دیوار کی سوراخ میں پتھر یا ہڈی رکھتے۔ آپ اس جگہ آتے تو سوراخ میں پیشاب کرتے پھر اُس پتھر یا ہڈی سے صاف کرتے وضو کرتے پانی کو چھوئے تک نہیں تھے۔

۲۷۲۴۲- عن عمر قال: البول قائما أحصن للدبر، والبول جالسا أرخى للدبر. (عب).

حضرت عمر کہتے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے دبر کی حفاظت رہتی ہے اور بیٹھ کر پیشاب کرنے سے دبر کی فراخی ہوتی ہے۔

۳۹۰۵۰- يصف الناس يوم القيامة صفوفًا فيمر الرجل من أهل النار على الرجل من أهل الجنة فيقول: يا فلان: أما

تذكر يوم استسقيت فسقيتك شربة؟ فيشفع له، ويمر الرجل على الرجل فيقول: أما تذكر يوم ناولتك طهوراً؟

فيشفع له، ويقول: يا فلان! أما تذكر يوم بعثتني في حاجة كذا وكذا فذهبت لك؟ فيشفع له.

محمد بن عبد اللہ بن نمیر، علی بن محمد کچ، اعمش یزید القزاشی کہتے ہیں کہ انس بن مالک کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ والہ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن اہل جنت کی صف بندی ہوگی اور ایک دوزخی کا ادھر سے گزر ہوگا یہ ان لوگوں میں سے پہچان کر اُس جنتی کہے گا تمہیں یاد یا نہیں میں نے فلاں وقت تجھے ایک گھونٹ پانی پلایا تھا؟ حضور ﷺ فرماتے ہیں وہ جنتی اسی بات پر اُس کی شفاعت کرے گا اور پھر دوسرا دوزخی گزرے گا اور ایک شخص سے کہے گا تمہیں یاد ہے کہ نہیں ایک بار میں نے تمہیں وضو کرایا تھا تو جنتی اس دوزخی کی شفاعت کرے گا، تیسرا شخص گزرے گا تو ایک جنتی سے کہے گا تمہیں یاد ہے تم نے مجھے فلاں کام کے لئے بھیجا تھا جو میں نے پورا کیا تھا وہ جنتی اس دوزخی کی شفاعت کرے گا۔

۳۱۰۵۸- إذا بلغت بنو أمية أربعين رجلاً اتخذوا عباد الله خولاً ومال الله دخلاً وكتاب الله دخلاً.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: کہ جب بنو امیہ کی تعداد چالیس مردوں تک پہنچ جائے گی تو وہ اللہ کے بندوں کو غلام بنالیں گے اور اللہ کے مال کو ذاتی دولت اور اللہ کی کتاب کو فتنے کا ذریعہ بنالیں گے۔

۳۱۰۵۹- ویل لبني أمية ثلاث مرات. فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے تین بار: بنی امیہ ہلاک ہو۔

۳۱۶۰- فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: اے معاذ! ٹھہر جا گن لے جب حاکم کی تعداد پانچ ہو جائے گی تو پانچواں یزید ہوگا۔ اللہ یزید کی حکومت میں برکت نازل نہ کرے، مجھے حسینؑ کی شہادت کی قبر دی گئی ہے اور میرے پاس اُس کے مقتل کی مٹی بھی لائی گئی اور اُن کے قاتل کو بھی بتلایا گیا۔

۳۱۰۷۰- لا يزال أمر أمي قائماً بالقسط حتى يكون أول من يثلمه رجل من بني أمية يقال له يزيد.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: میری امت کا معاملہ انصاف سے چلتا رہے گا یہاں تک ایک اُس میں رخنہ ڈالے گا وہ بنی امیہ کا ایک مرد یزید ہوگا۔

۱۴۰۸۵- عن عبد الرحمن بن الأصبهاني قال: جاء الحسن بن علي إلى أبي بكر وهو على منبر رسول الله صلى

الله عليه وسلم فقال: انزل عن مجلس أبي قال صدقت، إنه مجلس أبيك وأجلسه في حجره وبكى، فقال علي: والله ما هذا عن أمري، فقال: صدقت والله ما اتهمتك.

ایک مرتبہ ابو بکر منبر پر خطبہ دے رہے تھے اس وقت آنحضرت ﷺ کے نواسے حضرت حسن ابن علی وہاں آگئے اور ابو بکر کو مخاطب ہو کر کہا

: انزل عن مجلس (منبر) اُبی۔ فقال: مجلس اُبیک واللہ لا مجلس اُبی۔ میرے باپ کی جگہ سے اُتر جا۔ اس پر ابو بکر نے کہا

کہ بیشک یہ تمہارے ہی باپ کی جگہ ہے واللہ میرے باپ کہ جگہ نہیں ہے ص ۲۲۰ (اس حدیث کا ذکر کنز العمال ج ۵ ص ۶۱۶ سلسلہ ۸۴، ۱۴ اور ۸۵، ۱۴، ابن عساکر ج ۳ ص ۳۰۷)

۳۷۶۴۔ عن أبي البختری قال: كان عمر بن الخطاب يخطب على المنبر فقام إليه الحسين بن علي فقال: انزل عن منبر أبي، قال عمر: منبر أبيك لا منبر أبي، من أمرک بهذا؟ فقام علي فقال: ما أمره بهذا أحد، أما! لا وجعنک یا غدر! فقال: لا توجع ابن أخي فقد صدق، منبر أبيه.

بولختری کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عمر منبر پر خطبہ دے رہے تھے حضرت امام حسینؑ کھڑے ہوئے اور کہا: میرے باپ کے منبر سے اتر!۔ حضرت عمر نے کہا یہ منبر تمہارے باپ کا ہے میرے باپ کا نہیں مگر یہ بتاؤ یہ آپ سے کس نے کہا؟، حضرت علیؑ وہیں تھے فرمایا: اسے کسی نے نہیں کہا، پھر امام حسینؑ نے فرمایا: دور ہو یا غدار۔ حضرت عمر یہ سن کر کہا: اے میرے بھائی کے بیٹے! آپ سچ کہہ رہے ہیں یہ منبر آپ کے باپ کا ہے مجھے کوئی نہیں مت مارو۔

۳۶۱۷۔ عن عبد الرحمن بن أبي لیلی قال: خطب علي فقال: أنشد الله امرأ نشدة الإسلام سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم غدیر خم أخذ بيدي يقول: أأستأوى بك يا معشر المسلمين من أنفسكم؟ قالوا: بلى يا رسول الله إقال: من كنت مولاه فعلي مولاه، اللهم! وال من والاه وعاد من عاداه، وانصر من نصره واخذل من خذله - إلا قام فشهد! فقام بضعة عشر رجلا فشهدوا وكتم قوم؛ فما فنوا من الدنيا إلا عموا وبرصوا.

(%خط) في الأفراد.

عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: میں اُس شخص کو اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں جس نے غدیر خم کے موقع پر رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم کو سنا ہو وہ ضرور گواہی دے کہ آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑ کر یہ فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت! میں تمہاری جانوں سے زیادہ تم پر حق رکھتا ہوں؟ تو لوگوں نے کہا تھا: ہاں یا رسول اللہ۔ پھر آپؐ نے یہ ارشاد فرمایا: جس کا میں مولایہ علیؑ بھی اُس کا مولا۔ یا اللہ! جو علیؑ کو دوست رکھتا ہو تو بھی اسے دوست رکھ جو علیؑ کا دشمن ہو تو، تو بھی اُس کا دشمن ہو جا، جو اس کی مدد کرے تو بھی اُس کی مدد کر اور جو علیؑ کو بے یار و مددگار چھوڑے تو بھی اُس کو بے یار و مددگار کر دے۔ چنانچہ دس (۱۰) لوگوں نے گواہی دی اور جو اپنے کو چھپا گئے گواہی دینے سے وہ دنیا ہی میں اندھے اور برص زدہ فنا ہوئے۔

۲۳۱۷۔ عن بلال كان بلال يؤذن بالصبح فيقول: حي على خير العمل.

حضرت بلالؓ سے روایت ہے کہ وہ صبح کی اذان میں حی علی خیر العمل کہتے تھے۔

-أنا سيد ولد آدم وعلي سيد العرب.

ک و تعقب - عن عائشة قط في الأفراد - عن ابن عباس؛ ك - عن جابر).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں اور علیؑ تمام عرب کے سردار ہیں

۳۳۰۰۷- یا أنس! انطلق وادع لي سيد العرب، قالت عائشة: ألسنت سيد العرب؟ قال: أنا سيد ولد آدم وعلي سيد العرب، فلما جاء قال: يا معشر الأنصار! ألا أدلكم على ما إن تمسكتم به لن تضلوا بعده أبدا، هذا علي فأحبوه بحبي وأكرموا بكرامتي، فإن جبريل أمرني بالذي قلت لكم عن الله عز وجل.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: اے انس! جا کر میرے لئے عرب کے سردار کو بلا لا۔ عائشہ نے پوچھا کیا آپ عرب کے سردار نہیں؟ تو فرمایا میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں اور علیؑ عرب کے سردار ہیں۔ اور حضرت علیؑ تشریف لائے تو آپؑ نے ارشاد فرمایا اے گروہ انصار کیا میں تمہیں بتاؤں کہ اگر تم اس کو مضبوطی سے تھامے رہو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ یہ علیؑ ہیں ان سے محبت میری محبت ہے اور میرے اکرام کی وجہ سے اس کا اکرام کرو کیونکہ جبرائیل نے مجھے حکم دیا ہے کہ جو کچھ میں نے کہا وہ اللہ عز وجل کے حکم سے کہا ہے۔

۳۶۴۳۱- أيضا إن عليا حمل الباب يوم خيبر حتى صعد المسلمون ففتحوها، وأنه جرب فلم يحمله إلا أربعون رجلا. (ش) حسن.

ایضاً۔ خیبر کے دن حضرت علیؑ نے قلعہ کا دروازہ اٹھایا تا کہ لوگ قلعہ میں داخل ہوئیں۔ اور جب بعد میں تجربہ کیا گیا تو اُس دروازے کو چالیس لوگ مل کر بھی اٹھانہ سکے۔

۴۵۵۸۶- عن عمر قال: والله إني لأكره نفسي على الجماع رجاء أن يخرج الله مني نسمة تسبح. (ق).

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں جماع سے اس لئے کراہت کرتا ہوں کہ جو منی کے قطرے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں وہ خارج نہ ہو جائیں۔

۴۵۵۸۹- حضرت عمرؓ نے کہا: گھر میں پڑی ہوئی چٹائی بہتر ہے اُس عورت سے جو بچے پیدا نہ کر سکے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ

کہتے سنا: محبت کرنے والی اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی سے نکاح کرو تا کہ قیامت کے دن میں تمہاری کثرت پر فخر کر سکوں۔

۱۳۴۹۷- عن قسامة بن زهير قال: لما كان من شأن أبي بكر والمغيرة الذي كان، ودعا الشهود فشهد أبو بكر

وشهد ابن معبد ونافع بن عبد الحارث فشق على عمر حين شهد هؤلاء الثلاثة، فلما قام زياد قال عمر: إني أرى غلاما

كيسا لن يشهد إن شاء الله إلا بحق، قال زياد: أما الزنا فلا أشهد به، ولكن قد رأيت أمرا قبيحا، قال عمر: الله أكبر

حدودهم فجلدوهم فقال أبو بكر: أشهد أنه زان، فهم عمر أن يعيد عليه الحد فيها، فنهاه علي وقال: إن جلدته فارجم

صاحبك (مغيرة) فتركه ولم يجلد. (هق) (رواه البيهقي في السنن الكبرى كتاب الحدود 8/234) (ص).

قسامة ب زہیر سے مروی ہے کہ جب ابو بکرؓ اور مغیرہ کا واقعہ پیش آیا جس میں ابو بکرؓ نے مغیرہ پر زنا کا الزام لگا تھا۔ جب گواہ بلوائے

گئے تو سب سے پہلے ابو بکرؓ نے گواہی دی پھر شبل بن معد اور نافع بن عبد الحارث نے بھی گواہی دیدی۔ جب چوتھے گواہ کی باری آئی جس

کی گواہی پر ثابت ہو جاتا اور حد جاری ہو جاتی تھی تو حضرت عمر کو گوارہ نہ ہوا کہ مغیرہ پر حد جاری ہو چنانچہ جب زیاد گواہی کے لئے اٹھا تو حضرت عمر نے کہا کہ: کسی غلام حق کے سوا ہرگز کوئی گواہی نہ دے گا۔ چنانچہ زیاد نے کہا: میں گواہی نہیں دیتا لیکن میں نے پھر بھی ایک بُری بات دیکھی تھی۔ حضرت عمر خوش ہو کر نعرہ تکبیر بلند کیا اور حکم دیا کہ: جو تین لوگوں نے زنا کی گواہی دی ہے انہیں تہمت کے الزام میں اُن پر حد جاری کی جائے۔ چنانچہ اُن پر حد جاری کی گئی۔ ابوبکرؓ نے حد کھانے کے بعد پھر کہا میں اب بھی شہادت دیتا ہوں کہ مغیرہ زانی ہے۔ حضرت عمر نے پھر دوبارہ تہمت کے الزام میں حد جاری کرنا چاہا۔ تو حضرت علیؓ منع کیا اور کہا: اگر آپ نے اُسے حد جاری کرنا ہے تو مغیرہ کو رجم کرو۔ حضرت عمر ابوبکرؓ کو چھوڑ دیا۔ (السنن بیہقی)

۴۶۶۱۲ عن ابن عباس قال : حدثني عمر بن الخطاب، قال : لما اعتزل النبي صلى الله عليه وسلم نسائه دخلت المسجد فإذا الناس يكتنون بالحصى ويقولون طلق رسول الله صلى الله عليه وسلم نسائه، وذلك قبل أن يؤمروا بالحجاب فقلت لأعلمن ذلك اليوم، فدخلت على عائشة فقلت : يا بنت أبي بكر قد بلغ من شأنك أن تؤذي رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ فقالت مالي ولك يا ابن الخطاب؟

جب عمر ابن خطاب کو یہ معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے تو وہ عائشہ کے پاس گئے اور پوچھا اے ابوبکر کی بیٹی! مجھے تیرے بارے میں یہ معلوم ہوا ہے کہ تو رسول اللہ ﷺ کو اذیت دیتی ہے۔ تو عائشہ نے جواب دیا اے خطاب کے بیٹے! تجھے مجھ سے باز پرس کرنے کا کیا حق ہے؟

۴۲۲۲۔ من مسند عمر رضي الله عنه) عن الشعبي قال : نزل عمر بالروحاء، فرأى ناسا يتدرون أحجارا فقال : ما هذا؟ فقالوا يقولون إن النبي صلى الله عليه وسلم صلى إلى هذه الأحجار، فقال : سبحان الله ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا راکبا، مر بواد فحضرت الصلاة فصلی ثم حدث فقال : إني كنت أغشى اليهود يوم دراستهم، جب حضرت عمر روجاء میں اترے تو وہاں لوگوں کو دیکھا کہ پڑے ہوئے پتھروں کی طرف بھاگ رہے ہیں۔ حضرت عمر نے پوچھا کہ: یہ کیا ہو رہا ہے تو لوگوں نے جواب دیا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے ان پتھروں پر نماز پڑھی تھی۔ حضرت عمر نے کہا: سبحان اللہ! رسول اللہ ﷺ سفر میں سواری ہی پر تھے وادی سے گزر رہا اور نماز پڑھ لی اور بس (اس میں کوئی فضیلت ہے)۔ پھر حضرت عمر نے کہا: میں یہودیوں کے پاس اُن کے درس کے دن جاتا تھا۔ تفسیر الدر المنثور جلد ۱ ص ۹۰۔

۳۰۱۱۹۔ عن علي قال : سار رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى خيبر، فلما أتاه رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث عمر ومعه الناس إلى مدينتهم وإلى قصرهم فقاتلوهم، فلم يلبثوا أن هزموا عمر وأصحابه فجاء يجنبهم ويجنبونه فساء ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال : لأبعثن عليهم رجلا يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله يقاتلهم حتى يفتح الله له ليس بفرار فتطاول الناس لها، ومدوا أعناقهم يرونه أنفسهم رجاء ما قال، فمكث رسول الله صلى الله عليه وسلم

عليه وسلم ساعة فقال: أين علي؟ فقالوا: هو أرمد قال: ادعوه لي فلما أتيتاه ففتح عيني، ثم تفل فيها، ثم أعطاني اللواء فانطلقت به سعيًا خشية أن يحدث رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها حدثًا أو في حتى أتيتهم فقاتلتهم فبرز مرحب يرتجز وبرزت له أرتجز كما يرتجز حتى التقينا، فقتله الله بيدي، وانهمز أصحابه فتحصنوا وأغلقوا الباب فأتينا الباب فلم أزل أعالجه حتى فتحه الله. (ش) والبخاري، وسنده حسن.

حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر پر چڑھائی کی تو خیبر کے قریب پہنچ کر آپ ﷺ نے حضرت عمرؓ کی کمان میں حملہ کرنے کے لئے فوج بھیجی۔ لیکن حضرت عمرؓ اور ان کی فوج کو شکست ہوئی۔ حضرت عمرؓ فوج کو بزدل کہتے تھے اور فوج حضرت عمرؓ کو بزدل۔ رسول اللہ ﷺ کو یہ شکست ناگوار گزری آپؐ یہ اعلان فرمایا کہ کل امیر مقرر کر کے ایسے شخص کو بھیجوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول سے محبت کرتا ہو اور اللہ اور اُس کا رسول بھی اُس سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُس کے ہاتھ پر فتح نصیب کرے گا اور وہ بھاگنے والا نہیں۔ یہ سن لشکر اسلام میں اس شرف کی طمع ہوئی حتیٰ کہ لوگ اپنے سر اٹھا کر اپنے کو ظاہر کر رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد رسول کریم ﷺ وآلہ وسلم نے پوچھا: علیؑ کہاں ہیں؟۔ صحابہ نے کہا: اُنہیں آشوب چشم ہے۔ فرمایا: میرے پاس لاؤ۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں جب میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے میرا نکھیں کھولیں اور آنکھوں پر لعاب دہن لگایا۔ پھر مجھے علم دیا۔ میں تیزی سے چلا۔ میں اہل خیبر کے پاس پہنچا اور حملہ کیا، مرحب رجز پڑھتا ہوا آیا۔ میں نے بھی رجز پڑھا اور اُس کے مد مقابل ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں سے اُسے قتل کیا، اُس کے ساتھی شکست کھا کر قلعہ بند ہو گئے اور قلعہ کا دروازہ بند کر دیا۔

۲۲۴۰۱ مطیع بن الأسود قال: صلى عمر بن الخطاب بالناس الصبح، ثم ذكر احتلاما فاغتسل، ثم أعاد صلاة الصبح ولم يأمر أحدا بإعادة الصلاة. (ق).

مطیع بن اسود کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ عمر ابن خطاب نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی پھر اُنہیں یاد آیا کہ انہیں احتلام ہوا ہے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے خود تو نماز کا اعادہ کیا مگر جو لوگ اُن کے پیچھے نماز پڑھے تھے اُنہیں نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا

۲۲۴۰۲ عن الشريد الثقفي أن عمر صلى بالناس وهو جنب فأعاد ولم يأمرهم أن يعيدوا. یعنی حضرت عمرؓ بن خطاب حالت جنابت میں نماز باجماعت کی، جب یاد آیا تو نماز دوبارہ خود ادا کی مگر لوگوں کو جو اُن کے پیچھے نماز ادا کی تھی دوبارہ ادا کرنے نہیں کہا۔ کنز العمال ج ۸ ص ۱۶۱ سلسلہ ۲۲۴۰۱ اور سلسلہ ۲۲۴۰۲؛ سنن الکبریٰ البیہقی باب امامت الجنب ج ۳ ص ۳۸۷ سلسلہ ۴۱۰۷؛ سنن الدارقطنی باب الصلاة الامام ج ۱ ص ۳۵۴ سلسلہ ۱۳۵۰؛ جامع المسانید والمرسل جلال الدین سیوطی ج ۱ ص ۱۷۰ سلسلہ ۲۶۸۶۔ المغنی کتاب الصلاة ج ۲ ص ۴۶۴۔ ایسی ہی روایت عبد اللہ ابن عمرؓ کے بار میں ان ہی کتابوں میں موجود ہے۔

۲۲۴۰۶ عن محمد بن عمرو بن الحارث أن عثمان صلى بالناس وهو جنب، فلما أصبح نظر في ثوبه احتلاما فقال: كبرت والله إلا أنني أرى أجنب، ثم لا أعلم ثم أعاد ولم يأمرهم أن يعيدوا.

أن عثمان بن عفان صلى بالناس وهو جنب، فأعاد ولم يأمرهم أن يعيدوا۔ یعنی حضرت عثمان بن عفانؓ حالت جنابت میں نماز باجماعت کی

امامت، جب یاد آیا تو نماز دوبارہ خود ادا کی مگر لوگوں کو جو ان کے پیچھے نماز ادا کی تھی دوبارہ ادا کرنے نہیں کہا۔ کنز العمال ج ۸ ص ۱۶۱ سلسلہ ۲۲۴۰۱ اور سلسلہ ۲۲۴۰۲: سنن الکبریٰ البیہقی باب امامت الجنب ج ۳ ص ۳۸۷ سلسلہ ۱۴۱۰۸: سنن الدارقطنی باب الصلاة امام ج ۱ ص ۵۴۳ سلسلہ ۱۳۵۱

۳۱۶۷۰۔ عن عروہ قال: قلت لعائشة: من كان أحب الناس إلى رسول الله ﷺ؟ قالت عليّ ابن ابی طالب۔ قلت أي شئى كان سبب خروجه علىّ؟ قلت: لم تزوجك أبوك أمك؟ قلت من قدر الله قالت و كان من قدر الله عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ: رسول اللہ ﷺ کے نزدیک محبوب ترین کون تھے تو فرمایا: علیّ ابن ابی طالب۔ پھر پوچھا کہ ان کے خلاف خروج کرنے کا کیا سبب تھا؟ اس پر حضرت عائشہ نے ان سے پوچھا کہ تمہارے باپ اور ماں کے نکاح کا کیا سبب تھا؟ انھوں نے جواب دیا: یہ تقدیر الہی سے ہوا۔ تو حضرت عائشہ نے جواب دیا: یہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہوا۔

۳۱۶۹۳ عن حذيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، أرايتكم لو حدثتكم أنكم تأخذون كتابكم فتحرقونه وتلقونه في الحشوش صدقتموني؟ قالوا: سبحان الله! ويكون هذا؟ قال: أرايتكم لو حدثتكم أنكم تكسرون قبلتكم صدقتموني؟ قالوا: سبحان الله! ويكون هذا؟ قال: أرايتكم لو حدثتكم أن أمكم تخرج في فرقة من المسلمين وتقاتلكم صدقتموني؟ قالوا: سبحان الله! ويكون هذا۔ فرمایا حذیفہؓ نے: اگر میں نے حدیث سنائی تو تم تین حصوں تقسیم ہو جاؤ گے۔ بتاؤ اگر میں کہوں کہ تم کتاب اللہ کو جلا دو گے کیا میری تصدیق کر سکو گے لوگوں نے کہا سبحان اللہ کیا ایسا ہونے والا ہے، پھر کہا کہ اگر میں کہوں کہ تم کعبہ کو توڑ دو گے تو کیا میری تصدیق کر سکو گے؟ لوگوں نے کہا: کیا ایسا ہو سکتا ہے۔ پھر حذیفہؓ نے کہا: تمہاری ماں، مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ نکلے گی اور تم قتال کرو گے تو لوگوں نے تعجب سے کہا کیا ایسا ہو سکتا ہے؟

۱۵۴۷ عن عمر أنه خطب بالجابية فحمد الله وأثنى عليه ثم قال: من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له فقال له قس (كذا) بين يديه كلمة بالفارسية فقال عمر لمترجم يترجم له ما يقول قال: يزعم أن الله لا يضل أحدا فقال عمر: كذبت يا عدو الله بل الله خلقك وهو أضلك وهو يدخلك النار إن شاء الله ولولا ولت (كذا) عقدا لضربت عنقك ثم قال إن الله لما خلق آدم نشر ذريته فكتب أهل الجنة وما هم عاملون وأهل النار وما هم عاملون ثم قال هؤلاء لهذه وهؤلاء لهذه فتفرق الناس ويختلفون في القدر۔

عمر ابن خطاب سے مروی ہے کہ انھوں نے جابیہ میں خطبہ دیا تو اللہ کی حمد و ثنا کے بعد کہا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے اُس کو کوئی گمراہ نہیں کرنے والا نہیں اور جس کو اللہ گمراہ کر دے اُس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ ایک قس (پادری) جو آپ کے سامنے بیٹھا تھا اُس نے

فارسی زبان میں آپ سے کوئی بات کہی۔ تو عمر نے مترجم سے پوچھا کہ یہ کیا کہتا ہے (سبحان اللہ خلیفہ دوسرے کا محتاج اور زبان سے ناواقف۔ حضرت امام حسنؑ ۶ سال کی سن میں صدقہ کا کھجور دہن اقدس میں جب ڈالے تو رسول اللہ نے انہیں ”کخ کخ“ (یہ لفظ فارسی ہے) تھو کو فرمایا تھا۔ مراد) مترجم نے کہا کہ یہ کہہ رہا ہے کہ: اللہ کسی کو گمراہ نہیں کرتا۔ تو عمر نے کہا اے دشمن خدا! تو نے جھوٹ بولا بلکہ اللہ نے ہی تجھے پیدا کیا اور وہی تجھے گمراہ کرتا ہے اور وہی تجھے دوزخ میں ڈالے گا۔ اور اگر تمہارے اور ہمارے درمیان معاہدہ نہ ہوتا تو ابھی تیری گردن اڑا دیتا۔ اس کے بعد لوگ متفرق ہو گئے اور قدر کے بارے میں پھر کبھی بحث نہیں کئے۔ (یہ ہی موجد تھے فرقہ قدریہ کے جس کے لئے (آنحضرتؐ کی حدیث مرجعہ اور قدریہ فرقہ کے بارے میں کہ یہ اسلام سے خارج ہیں)۔ صِنْفَانِ مِنْ اَمْتِي لَيْسَ تَنَالُهُمْ مِنْ شِفَاعَتِي الْمَرْجُئَةِ وَالْقَدَرِيَّةِ: یعنی آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری اُمت میں دو گروہ میری شفاعت سے محروم ہیں ایک مرجعہ اور دوسرے قدریہ۔

۲۹۵۵۲۔ عن ابن المسيب قال: أول من كتب التاريخ عمر لسنتين ونصف من خلافته، فكتب لست عشرة من الهجرة بمشورة علي بن أبي طالب.

عمر ابن خطاب نے حضرت علیؑ کے مشورہ سے سن ہجری شروع کی یہ ۱۶ھ میں ہوا۔ تاریخ الخلفاء سیوطی اردو ص ۱۴۲
۳۲۸۷۷۔ أما بعد فإنني أمرت بسد هذه الأبواب غير باب علي فقال فيه قائلكم، وإني والله ما سددت شيئا ولا فتحتة ولكنني أمرت بشيء فاتبعته. حم والضياء - عن زيد بن أرقم).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: میں نے سب کے دروازے بند کروادئے سوائے علیؑ کے دروازے کہ واللہ! میں نے کسی کا دروازہ کھلا رکھا اور نہ بند کیا مگر یہ کہ میں نے حکم کی تعمیل۔

۳۲۸۷۸۔ لا يحبك إلا مؤمن ولا يبغضك إلا منافق - قاله لعلي.

ت (أخرجه الترمذي كتاب المناقب باب مناقب علي رقم (۳۷۱۶ و ۳۷۱۷) وقال: حسن صحيح ص)، ن، ۵ - عن علي).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: یا علی! تم سے مومن ہی محبت کرے گا اور منافق ہی بغض کرے گا۔

۳۲۸۷۹۔ أنت أخي في الدنيا والآخرة - قاله لعلي. فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: یا علی! تم سے مومن ہی محبت کر سکتا اور منافق ہی بغض کرے گا۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: یا علی! تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔

۳۲۸۸۰۔ انت مني وأنا منك - قاله لعلي.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: یا علی! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے۔

۳۲۸۸۱۔ أنت مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبي بعدي.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: یا علی! تمہاری حیثیت میرے لئے ایسی ہے جیسے موسیٰ کے لئے ہارون۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔
۳۲۸۸۲ ما أنا انتجيتہ ولكن الله انتجاه۔

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: میں نے علی (سرگوشی) کو راز دار نہیں بنایا بلکہ اللہ نے (سرگوشی) کی۔

ت (أخرجه الترمذي كتاب المناقب باب مناقب علي رقم (3726) وقال حسن غريب ص) - عن جابر).

۳۲۸۸۲ ما تريدون من علي؟ ما تريدون من علي؟ ما تريدون من علي؟ إن عليا مني وأنا منه وهو ولي كل مؤمن بعدي.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: تم علی سے کیا چاہتے ہو، تم علی سے کیا چاہتے ہو، تم علی سے کیا چاہتے ہو بلاشبہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں۔

۳۲۸۸۴ لا يحب عليا منافق ولا يبغضه مؤمن.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: منافق کبھی بھی علی سے محبت نہیں کرے گا اور مومن علی سے بغض نہیں کرے گا۔

۳۲۸۸۵ يا علي! لا يحل لأحد أن يجنب في هذا المسجد غيري وغيرك.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: یا علی! کسی کے لئے یہ حلال نہیں کے سوائے میرے اور تمہارے کہ وہ حالت جنابت میں مسجد میں آئیں۔

۳۲۸۸۷ ما أنا أخرجتكم من قبل نفسي ولا أنا تركته ولكن الله أخرجكم وتركه، إنما أنا عبد مأمور، ما أمرت به فعلت، إن أتبع إلا ما يوحى إلي.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: یا علی! میں نے نہ تم کو اپنی طرف سے نکالا اور نہ کسی کو چھوڑا بلکہ اللہ نے نکالا اور چھوڑا میں تو اللہ کا مامور بندہ ہوں اُس کا حکم بجالاتا ہوں اور اُسی کی پیروی کرتا ہوں۔

۳۲۸۸۸ اجلس يا أبا تراب - قاله لعلی.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: اے ابو تراب! بیٹھ جاؤ۔ یہ آپ نے حضرت علی سے فرمایا

خ (البخاري كتاب فضائل الصحابة باب مناقب علي (235؟) ص) - عن سهل بن سعد).

۳۲۸۸۹ أنا دار الحكمة وعلي بابها.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اُس کا دروازہ ہیں۔

۳۲۸۹۰ أنا مدينة العلم وعلي بابها، فمن أراد العلم فليأت الباب.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: میں علم کا شہر ہوں اور علی اُس کا دروازہ جسے علم حاصل کرنا ہو وہ دروازے سے آئے۔

۳۲۸۹۱۔ إن الله تعالى أمرني أن أزوج فاطمة من علي.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا گیا کہ میں فاطمہ کا عقد علی سے کروں۔

۳۲۸۹۲۔ إن الله تعالى جعل ذرية كل نبي في صلبه۔ وإن الله تعالى جعل ذريتي في صلب علي بن أبي طالب.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی اولاد کو اُس کے صلب (نسل) میں رکھا اور میری اولاد کو علی ابن ابی طالب کی صلب میں۔

۳۲۸۹۳۔ خير أخوتي علي وخير أعمامي حمزة.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: میرے بھائیوں میں سب سے بہترین علی ہیں اور میرے چچاؤں میں سب سے بہتر حمزہ ہیں۔

۳۲۸۹۴۔ ذكر علي عبادة.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: علی کا ذکر عبادت ہے۔

۳۲۸۹۵۔ النظر إلى وجه علي عبادة.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: علی کے چہرہ کو دیکھنا عبادت ہے۔

۳۲۸۹۶۔ السبق ثلاثة: فالسابق إلى موسى يوشع بن نون، والسابق إلى عيسى يس، والسابق إلى محمد علي بن أبي طالب.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: سابق میں سبقت لے جانے والے تین ہیں موسیٰ کے لئے یوشع بن نون اور عیسیٰ کے لئے صاحب یس اور محمد (ﷺ وآلہ وسلم) کی طرف سے سبقت لے جانے والے علی ابن ابی طالب ہیں۔

۳۲۸۹۷۔ الصديقون ثلاثة: حزقيل مؤمن آل فرعون، وحبيب النجار صاحب آل يس، وعلي بن أبي طالب.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: صدیق تین ہیں ایک حزقیل مؤمن آل فرعون، حبیب النجار مؤمن آل یس اور علی ابن ابی طالب۔

۳۲۸۹۸۔ الصديقون ثلاثة: حبيب النجار مؤمن آل يس قال: (يا قوم اتبعوا المرسلين) وحزقيل مؤمن آل فرعون

الذي قال: (أتقتلون رجلاً أن يقول ربي الله) وعلي بن أبي طالب وهو أفضلهم.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: صدیق تین ہیں ایک حزقیل مؤمن آل فرعون، حبیب النجار جنہوں نے یہ کہا تھا: یا قوم اتبعوا المرسلین (اور مومن آل یس جنہوں نے یہ فرمایا تھا: أتقتلون رجلاً أن يقول ربي الله۔ اور علی ابن ابی طالب اُن سب سے افضل ہیں۔

۳۲۸۹۹۔ عادى الله من عادى عليا.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: اے اللہ! دشمنی رکھ اُس سے جس نے علی سے دشمنی کی۔

۳۲۹۰۰۔ عنوان صحيفة المؤمن حب علي بن أبي طالب.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: مؤمن کے ایمان کی صفحہ کا عنوان علیؑ ابن ابی طالب کی محبت ہے۔

۳۲۹۰۱۔ من آذی علیا فقد آذانی۔

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: جس نے علیؑ کو اذیت دی اُس نے مجھ کو اذیت دی۔

۳۲۹۰۲۔ من أحب علیا أحبني ومن أبغض علیا فقد أبغضني۔

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: جس نے علیؑ سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت اور جس نے علیؑ سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا۔

۳۲۹۰۳۔ من سب علیا فقد سبني ومن سبني فقد سب الله۔

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: جس نے علیؑ پر لعنت کی اُس نے مجھ پر لعنت کی اور جس نے مجھ پر لعنت کی اُس نے اللہ پر لعنت کی۔

۳۲۹۰۴۔ من كنت مولا فعلي مولاہ۔

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: میں جس کا مولا علیؑ اُس کے مولا ہیں۔

۳۲۹۰۵۔ من كنت وليه فعلي وليه۔

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: میں جس کا ولی علیؑ اُس کے ولی۔

۳۲۹۰۶۔ ألا أحدثكم بأشقى الناس رجلين: أحيمر ثمود الذي عقر الناقة، والذي يضربك يا علي عني هذه حتى يبل منها هذه۔

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: کیا میں تم کو دو بدترین مردوں کے بارے میں نہ بتاؤں، ایک قوم ثمود کا وہ بد بخت جس نے اونٹنی کے کوچیوں کا ٹیٹ اور ایک وہ یا علیؑ جو تمہارے سر پر ضرب لگائے گا حتیٰ کہ تمہاری داڑھی کو ترک کر دے گا۔

۳۲۹۰۷۔ علي أخ في الدنيا والآخرة۔

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: علیؑ دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہیں۔

۳۲۹۰۸۔ علي أصلي وجعفر فرعي۔

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: علیؑ میری اصل ہیں (جڑ) اور جعفر ابن ابی طالب میرے فروغ۔

۳۲۹۰۹۔ علي إمام البررة وقاتل الفجرة، منصور من نصره، مخذول من خذله۔

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: علیؑ نیک لوگوں کے امام ہیں اور گنہگاروں کو ختم کرنے والے ہیں جس نے علیؑ کی مدد کی وہ بامراد ہوا اور جس نے علیؑ کو چھوڑ دیا وہ نامراد ہوا۔

۳۲۹۱۰۔ علي بن أبي طالب باب حطة (حطة: قوله تعالى) {وقولوا حطة} أي حط عنا أوزارنا. والمعنى: أن علي

بن أبي طالب طريق حط الخطايا. انتهى. فيض القدير (۳۵۶/۴) (ب)، من دخل منه كان مؤمناً، ومن خرج منه كان كافراً - عن ابن عباس). فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: علیؑ باب طہ یعنی مغفرت کا دروازہ ہیں جو اس میں داخل ہوا وہ مومن اور جو اس سے کترا کے نکل گیا وہ کافر۔

۳۲۹۱۱۔ لی عتبة علمي.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: علیؑ میرے علم کی چوکھٹ ہے (threshold)

۳۲۹۱۲۔ علي مع القرآن والقرآن مع علي، لن يتفرقا حتى يردا على الحوض.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: علیؑ قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علیؑ کے ساتھ ہے یہ دونوں حوض کوثر تک اکٹھے رہیں گے

۳۲۹۱۳۔ علي مني وأنا من علي، ولا يؤدي عني إلا أنا أو علي.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: علیؑ مجھ سے ہیں اور میں علیؑ سے ہوں اپنا کام یا تو میں خود کرتا ہوں یا پھر علیؑ۔

۳۲۹۱۴۔ علي مني بمنزلة رأسي من بدني.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: علیؑ کی اہمیت میرے لئے ایسی ہے جیسے کہ میرے سر کو میرے بدن کی۔

۳۲۹۱۵۔ علي مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبي بعدي.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: علیؑ کا مرتبہ میرے نزدیک وہی ہے جو موسیٰ کے نزدیک ہارون کا تھا مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۳۲۹۱۶۔ علي بن أبي طالب مولى من كنت مولاه.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: علیؑ مولا ہیں ہر اس کے جس کا میں مولا ہوں۔

۳۲۹۱۷۔ علي بن أبي طالب يزهر في الجنة ككوكب الصبح لأهل الدنيا.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: علیؑ ابن ابی طالب جنت کے لئے ایسے روشن رہیں گے جیسے صبح کا ستارہ اہل دنیا کے لئے۔

۳۲۹۱۸۔ علي يعسوب (يعسوب: أي ملك المؤمنين. واليعسوب - بوزن اليعقوب - ملك النحل.

انتهى. المختار (339) (ب) المؤمنين، والمال يعسوب المنافقين. عد عن علي).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: علیؑ یعسوب ہیں مومن کے لئے اور منافقین کے لئے۔ (یعسوب شہد کی مکھیوں کا بادشاہ جس کا کام یہ

کہ جب شہد کی مکھی پھولوں کا رس لے کر اپنے چھتے کی طرف آتی ہے تو یعسوب سونگھتا ہے کہ وہ رس شہد کے چھتے کے لئے مناسب ہے یا نہیں اگر غیر مناسب ہے تو اُس مکھی کے دو ٹکڑے کر دیتا ہے)

۳۲۹۱۸۔ علي يقضي ديني.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: علیؑ میرا قرض ادا کرنے والے ہیں۔

۳۲۹۲۰۔ ما أنزل الله تعالى آية ”يا أيها الذين آمنوا“ - إلا وعلي رأسها وأميرها.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: جب کسی آیت میں یہ ”یا أيها الذين آمنوا“ نازل ہوئی اس کے مصداق اور سردار علی ہیں۔

۳۲۹۲۱۔ كفى وكف علي في العدل سواء.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: میرا اور علی کا ہاتھ عدل میں برابر ہے۔

۳۲۹۲۳۔ أما علمت أن الله عز وجل أطلع على أهل الأرض فاختار منهم أباك فبعثه نبيا، ثم أطلع ثانية فاختار

بعلك فأوحى إلي فأنكحته واتخذته وصيا - قاله لفاطمة.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: کیا تمہیں اس کا علم نہیں اللہ تعالیٰ نے زمین پر نظر ڈالی پھر اُن میں

سے تمہارے باپ کو چُنا اور اُن کو نبی بنا کر بھیجا پھر دوبارہ نظر دوڑائی اور تمہارے شوہر کو چُنا۔ پھر اُس نے مجھے وحی کی چنانچہ میں نے اُن کا

نکاح تم سے کیا اور انہیں اپنا وصی مقرر کیا۔

۳۲۹۲۴۔ ما ترضين أني زوجتك أقدم أمتي سلما (سلما: قرأ أبو عمرو): ادخلوا في السلم كافة {وذهب بمعناها

إلى الإسلام. المختار (۲۴۶) (ب) وأكثرهم علما وأعظمهم حلما.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری شادی کی ایسے شخص سے جو

اسلام سب سے پہلے لے آیا اور بڑا عالم اور سب سے بڑا حلیم ہے۔

۳۲۹۲۵۔ أما ترضين أني زوجتك أول المسلمين إسلاما وأعلمهم علما فإنك سيدة نساء أمتي كما سادت مريم

قومها، أما ترضين يا فاطمة أن الله أطلع على أهل الأرض فاختار منهم رجلين فجعل أحدهما أباك والآخر بعلك.

ك (أخرجه الحاكم في المستدرک (۲۱۹/۳)

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ میں نے تمہاری شادی ایسے شخص

سے کی جو سب سے قبل اسلام لایا اور سب سے بڑا عالم ہے کیونکہ تم میری اُمّت کی عورتوں کی سردار ہو جیسے کہ مریم اپنی قوم کے سردار تھیں۔

اے فاطمہ! کیا تم اس راضی نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اہل زمین پر نظر دوڑائی اور اُن میں سے دو مردوں کو منتخب کیا ایک تمہارا باپ اور دوسرا تمہارا

شوہر۔

۳۲۹۲۶۔ زوجتك خير أهلي، أعلمهم علما وأفضلهم حلما وأولهم سلما - قاله لفاطمة.

الخطيب في المتفق والمفترق - عن بريدة).

۳۲۹۲۹۔ يا أنس! أتدري ما جئني به جبريل من عند صاحب العرش؟ قال: إن الله أمرني أن أزوج فاطمة من علي.

هق والخطيب وابن عساكر - عن أنس) قال : كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم فغشيه الوحي فلما سري عنه قال : فذكره. راوی کہتا ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس تھا کہ آپ کو وحی نے ڈھانپ لیا اور جب آپ بحال ہوئے تو یہ بات ارشاد فرمائی۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے انس! کیا تمہیں اس بات کے بارے میں علم ہے کہ جو جبریل، صاحب عرش کی جانب سے میرے پاس لائے، پھر ارشاد فرمایا: اللہ نے مجھے حکم دیا کہ میں (حضرت) فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کا عقد علی سے کرادوں۔ ۱۳۲۹۳۰ فاطمہ؟ أما إني ما ألتك أن أنكحتك خير أهلي.

% (ابن سعد - عن عكرمة مرسلا).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: اے فاطمہ (سلام اللہ علیہا) واضح رہے کہ میں نے تمہارا نکاح میرے اہل میں سے بہترین فرد سے کیا ہے۔

۳۲۹۳۱- أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنك ليس بنبي، إنه لا ينبغي لي أن أذهب إلا وأنت خليفتي. حم، ك - عن ابن عباس).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: یا علی! کیا تم اس بات راضی نہیں کہ میرے نزدیک تمہارا مرتبہ وہی ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک حضرت ہارون کا مگر تم نبی نہیں ہو۔ میرے لئے مناسب نہیں کہ تمہیں میرا خلیفہ بنائے چلا جاؤں۔

۳۲۹۳۲- أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى.. طب عن مالك بن الحسن بن الحويرث عن أبيه عن جدہ).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: یا علی! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہارا مرتبہ میرے نزدیک وہی ہے جو حضرت ہارون کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا۔

۳۲۹۳۳- أما قولك :يقول قريش :ما أسرع ما تخلف عن ابن عمه وخذله !فإن لك بي أسوة قالوا :ساحر وكاهن وكذاب، أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبي بعدي؛ وأما قولك أتعرض لفضل الله، هذه أبهار من فلفل جائنا من اليمن فبعه واستمتع به أنت وفاطمة حتى يأتيكم الله من فضله، فإن المدينة لا تصلح إلا بي وبك.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا: تمہارا یہ کہنا کہ قریش یہ کہیں گے کہ کتنا جلد اپنے چچا زاد بھائی کو چھوڑ دیا اس کو رسوا کیا۔ تمہیں مجھ سے مطابقت ہے لوگوں نے مجھے جادوگر، کاهن، اور کذاب کہا۔ کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تمہاری حیثیت میرے ہاں ایسی ہے جیسے ہارون کی موسیٰ کے ہاں مگر یہ کہ میرے بعد کوئی اور نہیں، تمہارا یہ کہنا کہ اللہ کا فضل پیش کروں یہ مرچیں یمن سے آئی ہیں اُس کو فروخت کر کے تم اور فاطمہؑ فائدہ حاصل کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا فضل نازل کرے، یہ مدینہ میرے اور تمہارے لئے ہی لائق ہے۔

۳۲۹۳۵۔ قم فما صلحت أن تكون إلا أبا تراب، أغضبت علي حين وأخيت بين المهاجرين والأنصار ولم أواخ بينك وبين أحد منهم؟ أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه ليس بعدي نبي، ألا من أحبك حف بالأمن والإيمان، ومن أبغضك أماته الله ميتة الجاهلية وحوسب بعمله في الإسلام.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ سے فرمایا: اٹھو! اے ابوتراب! کیا تم ناراض ہوئے جب میں نے مهاجرین اور انصار میں مواخات قائم کی اور تمہاری کسی کے ساتھ قائم نہ کیا؟ کیا تم اس پر راضی نہیں ہو تمہارا مقام میرے ہاں ایسا ہے جیسے ہارون کا موسیٰ کے ہاں۔ مگر یہ کہ میرے بعد سلسلہ نبوت ختم۔ سن لو! جو تم سے محبت کرے وہ امن و ایمان کی زندگی گزارے گا، جو تم سے بغض رکھے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا اور اسکے اعمال جو اسلام کے لانے کے بعد ہوئے محسوب ہوں گے (یعنی بغض علیؑ کی وجہ سے وہ دائرہ اسلام خارج ہو گیا)

۳۲۹۳۶۔ یا أم سليم! إن عليا لحمه من لحمي ودمه من دمي وهو مني بمنزلة هارون من موسى.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: اے ام سلیم! بلاشبہ علیؑ کا گوشت میرے گوشت سے ہے اور اس کا خون میرے خون سے اور اس مرتبہ میرے نزدیک وہی ہے جو حضرت موسیٰؑ سے حضرت ہارون کا تھا۔

۳۲۹۳۷۔ یا علي! أنت مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبي بعدي.

طب - عن أسماء بنت عميس).

ایسی اور اسی قسم کی حدیث مذکور ہو چکی ہے مختلف راویوں کے ذریعہ سے۔

۳۲۹۳۸۔ إن عليا مني وأنا منه وهو ولي كل مؤمن.

ط والحسن بن سفيان وأبو نعيم في فضائل الصحابة - عن عمران بن حصين).

ایسی اور اسی قسم کی حدیث مذکور ہو چکی ہے مختلف راویوں کے ذریعہ سے۔

۳۲۹۳۹۔ إنما تركتكم لنفسي، أنت أخي وأنا أخوك، فإن حاجك أحد فقل: أنا عبد الله وأخو رسوله، لا يدعها

بعدك إلا كذاب. عد عن - عمرو بن عبد الله بن يعلى بن مرة عن أبيه عن جدّه).

ایسی اور اسی قسم کی حدیث مذکور ہو چکی ہے مختلف راویوں کے ذریعہ سے۔

۳۲۹۴۰۔ دعوا عليا، دعوا عليا، دعوا عليا؛ إن عليا مني وأنا منه وهو ولي كل مؤمن بعدي. ش - عن عمران بن

حصين). ایسی اور اسی قسم کی حدیث مذکور ہو چکی ہے مختلف راویوں کے ذریعہ سے۔

۳۲۹۴۱۔ علي مني وأنا من علي، وعلي ولي كل مؤمن بعدي.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: بلاشبہ علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں اور علیؑ تمام مومنین کے ولی میرے بعد ہیں۔

۳۲۹۴۲۔ لا تقع في علي فإنه مني وأنا منه وهو وليكم بعدي. ش عن عبد الله بن بريدة عن أبيه).

ایسی اور اسی قسم کی حدیث مذکور ہو چکی ہے مختلف راویوں کے ذریعہ سے۔

۳۲۹۴۳۔ انا وعلي من شجرة واحدة والناس من أشجار شتى.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: میں اور علیؑ ایک ہی نسل سے ہے اور دوسرے لوگ مختلف نسلوں سے ہیں۔

۳۲۹۴۴۔ يا علي! الناس من شجر شتى وأنا وأنت من شجرة واحدة.ك - عن جابر).

ایسی اور اسی قسم کی حدیث مذکور ہو چکی ہے مختلف راویوں کے ذریعہ سے۔

۳۲۹۴۵۔ ألا إن الله وليي وأنا ولي كل مؤمن، من كنت مولاه فعلي مولاه.

أبو نعيم في فضائل الصحابة - عن زيد بن أرقم والبراء بن عازب معا).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: سُن لو! بلاشبہ اللہ میرا ولی اور میں بھی ولی ہوں تمام مؤمنین کا اور جس کا میں مولاً ہوں یہ علیؑ بھی اُس کا مولاً ہے۔

۳۲۹۴۶۔ اللهم! من كنت مولاه فعلي مولاه، اللهم! وال من والاه، وعاد من عاداه، وانصر من نصره، وأعن من

أعانه.طب - عن حبشي بن جنادة).

۳۲۹۴۷۔ اللهم اشهد لهم الله قد بلغت! هذا أخي وابن عمي وصهري وأبو ولدي، اللهم كب من عاداه في النار.

الشيرازي في الألقاب وابن النجار - عن ابن عمر).

۳۲۹۴۸۔ من يكن الله ورسوله مولاه فإن هذا مولاه - يعني علياً، اللهم! وال من والاه وعاد من عاداه، اللهم! من

أحبه من الناس فكن له حبيباً، ومن أبغضه من الناس فكن له بغيضاً، اللهم! إني لا أجد أحداً أستودعه في الأرض بعد

العبدین الصالحین غیرک فاقض عني بالحسنى. (أورده الهيثمي في مجمع الزوائد (۱۰۶/۹) وقال رواه الطبراني

وفيه: بشر بن حرب وهو لين ص).

۳۲۹۴۹۔ يا بريدة! أألت أولى بالمؤمنين من أنفسهم؟ من كنت مولاه فعلي مولاه.

حم، حب وسمويه، ك، ص - عن ابن عباس عن بريدة).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: اے بریدہ! کیا میں مؤمنین کا اُن کی جان پر ولی نہیں ہوں؟ پس جس کا میں مولاً علیؑ بھی اُس مولاً۔

۳۲۹۵۰۔ من كنت مولاه فعلي مولاه، اللهم! وال من والاه، وعاد من عاداه.

طب - عن ابن عمر! ش - عن أبي هريرة واثنی عشر من الصحابة؛ حم، طب، ص - عن أبي أيوب وجمع من

الصحابة؛ ك - عن علي وطلحة؛ حم، طب، ص عن علي وزيد بن أرقم وثلاثين رجلاً من الصحابة؛ أبو نعيم في

فضائل الصحابة - عن سعد؛ الخطيب - عن أنس).

ایسی اور اسی قسم کی حدیث مذکور ہو چکی ہے مختلف راویوں کے ذریعہ سے۔

۳۲۹۵۱۔ من كنت مولاه فعلي مولاه، اللهم إله من والاه، وعاد من عاداه، وانصر من نصره، وأخذل من خذله، وأعن من أعانته. طب عن عمرو بن مرة وزيد بن أرقم معا.

ایسی اور اسی قسم کی حدیث مذکور ہو چکی ہے مختلف راویوں کے ذریعہ سے۔

۳۲۹۵۲۔ إن وصيي وموضع سري وخير من أترك بعدي وينجز عدتي ويقضي ديني علي بن أبي طالب.

طب - عن أبي سعيد وسلمان (أورده الهيثمي في مجمع الزوائد (۱۱۴/۹)

ایسی اور اسی قسم کی حدیث مذکور ہو چکی ہے مختلف راویوں کے ذریعہ سے۔

۳۲۹۵۳۔ وصي من آمن بي وصدقني بولاية علي بن أبي طالب، فمن تولاه فقد تولاني، ومن تولاني فقد تولي الله، ومن أحبه فقد أحبني ومن أحبني فقد أحب الله، ومن أبغضه فقد أبغضني، ومن أبغضني فقد أبغض الله عز وجل.

طب وابن عساكر - عن أبي عبيدة بن محمد بن عمار ابن ياسر عن أبيه عن جدّه).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے : میں ہر اُس شخص کو وصیت کرتا ہوں جو مجھ پر ایمان لایا، تصدیق کی بولایت علیؑ جس نے علیؑ سے تولار کھا اُس نے مجھ سے تولائی اور اُس نے اللہ سے تولائی۔ اور جس نے علیؑ سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت اور اللہ سے محبت کی۔

۳۲۹۵۴۔ اللهم أعنه وأعن به، وارحم به وانصره وانصر به، اللهم وال من والاه وعاد من عاداه - يعني عليا.

طب - عن ابن عباس).

ایسی اور اسی قسم کی حدیث مذکور ہو چکی ہے مختلف راویوں کے ذریعہ سے۔

۳۲۹۵۵۔ ألا أرضيك يا علي؟ أنت أخي ووزيري تقضي ديني وتنجز مواعيدي وتبرئ ذمتي، فمن أحبك في حياة مني فقد قضى بحبه، ومن أحبك في حياة منك بعدي ختم الله له بالأمن والإيمان، ومن أحبك بعدي ولم يرك ختم الله له بالأمن والإيمان وآمنه يوم الفزع، ومن مات وهو يبغضك يا علي مات ميتة جاهلية يحاسبه الله بما عمل في الإسلام. طب عن ابن عمر).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: یا علیؑ! کیا آپ اس پر راضی نہیں کہا آپ میرے بھائی اور میرے وزیر ہیں میرے واعدوں کو پورے کرنے والے اور میری ذمہ داری ادا کرنے والے جو تجھ سے محبت کرے اللہ تعالیٰ اُس کا خاتمہ امن و ایمان پر فرمائے گا اور اُس کو امن عطا فرمائے گا۔ اے علیؑ! جس کی موت تیری عداوت پر آئے وہ جاہلیت کی موت مرے گا جو اُسے اسلام میں عمل کیا وہ محسوب ہوگا۔

۳۲۹۵۶۔ علي بن أبي طالب ينجز عدااتي ويقضي ديني. ابن مردويه والديلمي - عن سلمان).

ایسی اور اسی قسم کی حدیث مذکور ہو چکی ہے مختلف راویوں کے ذریعہ سے۔

۳۲۹۵۷۔ علی بن ابی طالب یزھر فی الجنة ککو کب الصبح لأهل الدنيا

ایسی اور اسی قسم کی حدیث مذکور ہو چکی ہے مختلف راویوں کے ذریعہ سے۔

۳۲۹۵۸۔ اللهم! من آمن بي وصدقني فليتول علي بن أبي طالب فإن ولايته ولايتي وولايتي ولاية الله.

طب - عن محمد بن أبي عبيدة بن محمد بن عمار بن ياسر عن أبيه عن جده عن عمار).

ایسی اور اسی قسم کی حدیث مذکور ہو چکی ہے مختلف راویوں کے ذریعہ سے۔

۳۲۹۵۸۔ من أحب أن يحيى حياتي ويموت موتي ويسكن جنة الخلد التي وعدني ربي فإن ربي عز وجل غرس

قضبناها بيده فليتول علي بن أبي طالب فإنه لن يخرجكم من هدى ولن يدخلكم في ضلالة.

طب، ك وتعقب وأبو نعيم في فضائل الصحابة - عن زيد بن أرقم).

ایسی اور اسی قسم کی حدیث مذکور ہو چکی ہے مختلف راویوں کے ذریعہ سے۔

۳۲۹۶۰۔ من أحب أن يحيى حياتي ويموت ميتتي ويدخل الجنة التي وعدني ربي قضبانها من قضبانها غرسها بيده

وهي جنة الخلد فليتول عليا وذريته من بعده فإنهم لن يخرجوكم من باب هدى ولن يدخلوكم في باب ضلالة.

مطير والباوردي وابن شاهين وابن منده - عن زياد بن مطرف وهو (أورده الهيثمي في مجمع الزوائد

۱۰۸/۹) وقال رواه الطبراني وفيه يحيى ابن يعلى الأسلمي وهو ضعيف ص).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: جو اس بات کو پسند کرتا ہو کہ وہ میری جیسی زندگی گزارے اور میری جیسی موت نصیب ہو اور میرے

رب کی جنت میں داخل جس کا مجھ سے وعدہ میرے رب نے درخت لگائے اور وہ جنت الخلد میں رہے تو اُس کو چاہئے کہ وہ علی ابن

طالب تولا کرے اور اُن کے بعد اُن کی اولاد سے محبت (تولا) رکھے کیونکہ وہ تمہیں ہدایت سے نکال کر گمراہی کے دروازے داخل نہیں

کرے گا۔

۳۲۹۶۱۔ لا تقل هذا فهو أولى الناس بكم بعدي - يعني عليا.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: ایسی بات مت کرو وہ یعنی علیؑ میرے بعد تم سب سے افضل ہیں

۳۲۹۶۲۔ لا يقضي ديني غيري أو علي.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: میرا قرض میں یا علیؑ کوئی ادا نہیں کر سکتا۔

۳۲۹۶۳۔ يا بريدة! إن عليا وليكم بعدي فأحب عليا فإنه يفعل ما يؤمر.

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: اے بریدہ! علیؑ میرے بعد تمہارے ولی ہیں علیؑ سے محبت کر کیونکہ یہ وہی کام کرتے ہیں جس کا میں

حکم دیتا ہوں۔

۳۲۹۶۴۔ سیکون بعدی فتنہ فإذا کان ذلک فالزموا علی بن أبی طالب فإنه الفاروق بین الحق والباطل۔
فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: میرے بعد فتنے ظاہر ہوں گے جب ایسا ہو تو تم علیؑ ابن ابی طالب کا ساتھ دو کیونکہ وہی (فاروق) حق و باطل کے درمیان جدائی کرنے والا ہوگا۔

۳۲۹۶۵۔ یا علی! أنت تغسل جثتي وتؤدي ديني وتواريني في حفرتي وتفي بدمتي وأنت صاحب لوائي في الدنيا والآخرة۔

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: اے علی! تم ہی میرے جسم کو غسل دینا میرا قرض ادا کرنا مجھے قبر میں اتارنا، میری ذمہ داریوں کو پورا کرنا تم میرے علم بردار ہو دنیا اور آخرت میں۔

۳۲۹۶۶۔ إن تولوا عليا تجدوه هاديا مهديا يسلك بكم الطريق المستقيم۔
فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: اگر تم لوگ علیؑ سے محبت کرو گے تم علیؑ کو اپنا ہادی اور مہدی پاؤ گے اور تمہیں وہ سیدھے راستہ پر چلائیگا
۳۲۹۶۷۔ إن منكم من يقاتل علي تأويل القرآن كما قاتلت علي تنزيله، قيل: أبو بكر وعمر، قال: لا، ولكنه خاصف النعل - يعني عليا۔

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: تم میں سے بعض قرآن کی تاویل پر قتال کریں گے جیسا مجھ سے تنزیل پر قتال کیا گیا اور جب کیا پوچھا گیا کہ وہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر ہیں؟ تو فرمایا نہیں وہ بلکہ وہ جو میری جوتی درست کر رہا ہے یعنی علیؑ ابن ابی طالب۔

۳۲۹۶۸۔ أنا أقات لعلي تنزيل القرآن وعلي يقاتل علي تأويله۔
ایسی اور اسی قسم کی حدیث مذکور ہو چکی ہے مختلف راویوں کے ذریعہ سے۔

۳۲۹۶۹۔ والذي نفسي بيده! إن فيكم لرجلا يقاتل الناس من بعدي علي تأويل القرآن كما قاتلت المشركين علي تنزيله وهم يشهدون أن لا إله إلا الله فيكبر قتلهم علي الناس حتى يطعنون علي ولي الله تعالى ويسخطون عمله كما سخط موسى أمر السفينة والغلام والجدار، فكان ذلك كله رضي الله تعالى. الديلمي - عن أبي ذر).
فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو میرے بعد لوگوں سے تاویل قرآن پر قتال کرے گا جیسے میں نے مشرکین سے تنزیل پر قتال کیا وہ گواہی دینے والے ہوں گے لا إله إلا الله اُن کو قتل کرنا لوگوں کو شاق گذرے گا حتیٰ کہ وہ علیؑ ولی اللہ پر طعن کریں گے اور ان کے اس عمل پر ناراض ہوں گے جیسے موسیٰ کشتی توڑنے کے معاملہ میں غلام کے قتل کرنے اور دیوار کے سیدھی کرنے میں (خضر) سے ناراض تھے حالانکہ یہ سب کام اللہ کی مرضی کے مطابق ہوئے۔

۳۲۹۷۰۔ يا علي! ستقاتلك الفئة الباغية وأنت علي الحق، فمن لم ينصرك يومئذ فليس مني. ابن عساكر - عن

عمار بن یاسر). فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: اے علیؑ! عنقریب تجھ سے باغی قتال کریں گیں جب کہ تو حق پر ہوگا اس زمانے میں جو تیری مدد نہ کرے اُس کا مجھ سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔

۳۲۹۷۱۔ اُبا رافع! سیكون بعدی قوم یقاتلون علیا، حق علی اللہ جہادہم، فمن لم یستطع جہادہم بیدہ فبلسانہ من لم یستطع بلسانہ فبقلبہ، لیس وراء ذلک شیء۔ طب - عن محمد بن عبید اللہ بن أبی رافع عن أبیہ عن جدہ). فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: اے ابورافع! میرے بعد ایک قوم علیؑ سے قتال کرے گی حق اللہ یہ ہے کہ اُن کے خلاف جہاد کرنا ہاتھ سے اور اگر اس پر قادر نہیں ہو تو زبان سے جہاد کرے اور زبان سے جہاد کرنے پر قادر نہیں تو دل سے جہاد کرنا اس لئے اس سے کم جہاد کا کوئی درجہ نہیں۔

۳۲۹۷۲۔ یا عمار! إن رأیت علیا قد سلک وادیا وسلک الناس وادیا غیرہ فاسلک مع علی ودع الناس، إنه لن یدلک علی ردی ولن یخرجک من الہدی۔ الدیلمی - عن عمار بن یاسر وعن أبی ایوب). فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: اے عمارؓ! اگر تو دیکھے کہ علیؑ ایک راستے پر چل رہے ہیں اور لوگ دوسرے راستے پر تم لوگوں کا راستہ چھوڑ کر علیؑ کے راستے پر علیؑ کے ساتھ ساتھ چلو۔ وہ تمہاری رہنمائی کبھی بھی غلط راستے کی طرف نہیں کریں گیں اور تم کو ہدایت کے راستے ہی سے نکالے گئے۔

۳۲۹۷۳۔ من أطاعنی فقد أطاع اللہ عز وجل ومن عصانی فقد عصی اللہ ومن أطاع علیا فقد أطاعنی ومن عصی علیا فقد عصانی۔ ک - عن أبی ذر). فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: جس نے میری اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے میری نافرمانی کی اُس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے علیؑ کی اطاعت کی اُس نے میری اطاعت کی، اور جس نے علیؑ سے نافرمانی کی اُس نے مجھ سے نافرمانی کی۔

۳۲۹۷۴۔ من فارق علیا فارقنی، ومن فارقنی فقد فارق اللہ۔ طب عن ابن عمر). فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: جس نے علیؑ کو چھوڑا اُس نے مجھ کو چھوڑا اور جس نے مجھے چھوڑا اُس نے اللہ کو چھوڑا۔

۳۲۹۷۵۔ من فارقک یا علی فقد فارقنی، ومن فارقنی فقد فارق اللہ۔ طب - عن ابن عمر). فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: جس نے علیؑ کو چھوڑا اُس نے مجھ کو چھوڑا اور جس نے مجھے چھوڑا اُس نے اللہ کو چھوڑا۔

۳۲۹۷۶۔ من فارقک یا علی فقد فارقنی، ومن فارقنی، فقد فارق اللہ۔ ک - عن أبی ذر). فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: اے علیؑ جس نے تمہیں چھوڑا اُس نے مجھے چھوڑا اور جس نے مجھے چھوڑا اُس نے اللہ کو چھوڑا۔

۳۲۹۷۷۔ أعلم أمتی من بعدی علی بن أبی طالب۔ الدیلمی - عن سلمان). فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: میرے بعد میری اُمت کا سب سے بڑا عالم علیؑ ابن ابی طالب ہیں۔

۳۲۹۷۸- أنا مدينة العلم وعلي بابها. أبو نعيم في المعرفة - عن علي).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اُس کا دروازہ ہیں۔

۳۲۹۷۹- أنا مدينة العلم وعلي بابها، فمن أراد العلم فليأته من بابها. (طب - عن ابن عباس).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: میں شہر علم ہوں اور علیؑ اُس کا دروازہ ہیں جسے علم حاصل کرنا ہو وہ دروازے سے آئے۔

۳۲۹۸۰- علي بن أبي طالب أعلم الناس بالله والناس حبا وتعظيما لأهل لا إله إلا الله. أبو نعيم - عن علي).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: علی بن ابی طالب تمام لوگوں میں سب سے زیادہ اللہ کو پہچاننے والے ہیں محبت اور تعظیم کے لحاظ سے لا الہ الا اللہ کے اقرار کرنے والوں کے حق میں ہیں۔

۳۲۹۸۱- علي باب علمي ومبين لأمتي ما أرسلت به من بعدي، حبه إيمان وبغضه نفاق والنظر إليه رافة. الديلمي - عن أبي ذر).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: علی میرے علم کا دروازہ ہے میرے بعد میری شریعت کو لوگوں کے لئے کھول کر بیان کرنے والا اُن کی محبت ایمان ہے اور اُن سے بغض نفاق ہے اور اُن کی طرف نظر شفقت رکھنا ہے۔

۳۲۹۸۲- قسمت الحكمة عشرة أجزاء فأعطي علي تسعة أجزاء والناس جزئا واحدا، وعلي أعلم بالواحد منهم. - فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: حکمت کو دس حصوں پر تقسیم کیا گیا اور علیؑ کو (۹) نو حصے ملے بقیہ لوگوں کو ایک حصہ دیا گیا اُس ایک حصے میں بھی علیؑ ابن ابی طالب سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔

۳۲۹۸۳- يا علي! أنت تبين لأمتي ما اختلفوا فيه من بعدي. الديلمي - عن أنس).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: اے علیؑ میرے بعد آپ لوگوں کو مختلف مسائل کا حل بتائیں گے۔

۳۲۹۸۴- أبشر يا علي! حياتك وموتك معي. ابن قانع وابن منده، عد، طب وابن عساكر -

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: اے علیؑ! بشارت ہو تمہاری زندگی اور موت میرے ساتھ ہے۔

۳۲۹۸۵- إذا كان يوم ضربت لي قبة من ياقوتة حمراء عليّ يمين العرش، وضربت لإبراهيم قبة من ياقوتة

خضرائعليّ يسار العرش، وضربت فيما بيننا لعلني بن أبي طالب قبة من لؤلؤة بيضاء؛ فما ظنك بحبيب بين

خليلين. هق في فضائل الصحابة وابن الجوزي - عن سلمان).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: قیامت کے دن میرے لئے سرخ یاقوت ایک قبة ہوگا عرش کے دائیں جانب اور حضرت ابراہیمؑ

کے لئے سبز یاقوت کا قبة ہوگا عرش کے بائیں جانب اور ہم دونوں کے درمیان علیؑ کے لئے سفید موتیوں کا قبة نصب کیا جائے گا پس تمہارا

کیا خیال ہے دو خلیلوں کے درمیان ایک حبیب کا۔

۳۲۹۸۸۔ إن الله اتخذني خليلاً كما اتخذ إبراهيم خليلاً، فقصري في الجنة وقصر إبراهيم في الجنة متقابلين، وقصر علي بن أبي طالب بين قصري وقصر إبراهيم، فياله من حبيب بين خليلين. ك في تاريخه، حق في فضائل الصحابة وابن الجوزي عن حذيفة).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیل بنایا جیسے ابراہیم کو خلیل بنایا جنت میں میرا محل اور ابراہیم کا محل مد مقابل ہوگا اور علی کا محل ہم دونوں کے محل کے سامنے ہوگا۔ خوش نصیب ہے ایک حبیب کی دو خلیلوں کے درمیان۔

۳۲۹۸۹۔ إن الملائكة صلت علي وعلى علي سبع سنين قبل أن يسلم بشر. كره؛ وفيه عمرو بن جميع).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: فرشتوں نے مجھ پر اور علیؑ پر کسی انسان کے اسلام لانے سے سات سال قبل درود بھیجا۔

۳۲۹۹۰۔ إن هذا أول من آمن بي وأول من يصفحني يوم القيامة، وهذا الصديق الأكبر، وهذا فاروق هذه الأمة يفرق بين الحق والباطل وهذا يعسوب المؤمنين، والمال يعسوب الظالمين - قاله لعلي. - طب - عن سلمان وأبي ذر معا؛ حق - عد - عن حذيفة) (أورده الهيثمي في مجمع الزوائد (۱۰۲/۹) وقال: رواه الطبراني والبخاري وفيه عمر بن سعيد المصري ص).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ کی طرف اشارہ کر کے: یہ وہ ہیں جو سب سے پہلے مجھ پر ایمان لائے اور روز قیامت مجھ سے مصافحہ کریں گے یہ بڑے صدیق ہیں یہ اُمت کے فاروق ہیں جو حق و باطل کے درمیان فرق کریں گے یہ مسلمانوں کے یعسوب (یعسوب وہ مکھی ہے جو شہد کی مکھیاں پھولوں سے رس لے کر واپس آتے ہیں تو یہ یعسوب سنگھتا ہے کہ جو رس لائے ہیں وہ قابل ہے کہ اُس کو شہد میں شامل کریں اور اگر نہیں تو جو کبھی خراب رس لاتی ہے وہ اُس کے دو ٹکڑے کر دیتا ہے)۔

۳۲۹۹۱۔ أولكم واداعلى الحوض أولكم إسلاما علي بن أبي طالب. ك ولم يصححه والخطيب - عن سلمان).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: حوض کوثر پر سب سے پہلے وہ حاضر ہوگا جو سب سے قبل اسلام لایا ہو اور علیؑ ابن ابی طالب ہیں۔

۳۲۹۹۲۔ أول من صلى معي علي. ك في تاريخه والديلمي - عن ابن عباس)

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: جس نے سب سے قبل میرے ساتھ نماز پڑھی وہ علیؑ ابن ابی طالب ہیں۔

۳۲۹۹۳۔ لو أن السماوات والأرض موضوعتان في كفة وإيمان علي في كفة لرجح إيمان علي. الديلمي - عن ابن عمر).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: اگر آسمان و زمین کے لوگوں کا ایمان ترازو کے ایک پہلے میں اور دوسرے پہلے میں ایمان علیؑ ابن ابی طالب رکھا جائے علیؑ کا پہلہ بھاری رہے گا۔

۳۲۹۹۴۔ يا علي! أخصمك بالنبوة ولا نبوة بعدي، وتخصم بسبع ولا يحاجك فيها أحد من قريش: أنت أولهم

إيماننا بالله وأوفاهم بعهد الله وأقومهم بأمر الله وأقسمهم بالسوية وأعدلهم في الرعية وأبصرهم بالقضية وأعظمهم عند الله مزية. حل - عن معاذ).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: اے علیؑ میں تم پر نبوت کی وجہ سے فوقیت رکھتا ہوں اور سات (۷) باتوں کی وجہ سے جس میں کوئی اور شریک نہیں وہ یہ کہ تم قریش میں سب سے پہلے ایمان لائے، اور سب سے زیادہ عہد کو پورا کرنے والا، اللہ کے حکم کو سب سے زیادہ قائم رکھنے والا اور سب سے زیادہ عدالت کرنے والا سب سے زیادہ رعایا میں انصاف فرما، ہم کرنے والا مقدمات کو سب سے زیادہ سمجھنے والا اور ان میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ خصوصیات والا۔

۳۲۹۹۵۔ یا علی لک سبع خصال لا يحاجك فيها أحد يوم القيامة: أنت أول المؤمنين بالله إيماناً وأوفاهم بعهد الله وأقومهم بأمر الله وأرفاههم بالرعية وأقسمهم بالسوية وأعلمهم بالقضية وأعظمهم مزية يوم القيامة۔ حل - عن أبي سعيد).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: اے علیؑ تمہاری سات خصوصیات ہیں روز قیامت میں کوئی تمہارا اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گا، تم اللہ پر ایمان سب سے پہلے لائے، اللہ کے عہد کو پورا کیا، اللہ کے حکم کو سب سے زیادہ قائم کیا، رعایا پر سب سے زیادہ شفقت کرنے والا، اور قضایا کو سب سے زیادہ سمجھنے والا اور روز قیامت سب سے معظّم ہیں۔

۳۲۹۹۶۔ أما إنك ستلقى بعدي جهداً! قال: في سلامة من ديني؟ قال: نعم - قاله لعلّك - عن ابن عباس). فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: یا علیؑ میرے بعد تمہیں سخت مشقت اٹھانی پڑے گی۔ حضرت علیؑ نے پاچھا کیا میرے دین کی سلامتی رہے گی۔ فرمایا: ہاں

۳۲۹۹۷۔ إن الأمة ستعذر بك من بعدي، وأنت تعيش على ملتي وتقتل على سنتي، من أحبك أحبني ومن أبغضك أبغضني، وإن هذا سيخضب من هذا - يعني لحيته من رأسه. قط في الأفراد، ك، خط - عن علي). فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: یا علیؑ میرے بعد اُمت تم سے غداری کرے گی تم میرے دین پر رہو گے اور میری سنت پر شہید ہو گے جس نے تم سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی جس نے تم سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا یعنی تمہاری داڑھی تمہارے خون سے تر ہو جائے گی۔

۳۲۹۹۸۔ لا تموت حتى تضرب ضربة على هذه فتخضب هذه، ويقتلك أشقاها كما عقر ناقة الله أشقى بني فلان. قط في الأفراد - عن علي).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: یا علیؑ تمہیں موت نہ آئے گی یہاں تک تمہارے سر پر ضربت لگے گی جس سے تمہاری داڑھی خون سے تر ہو جائے گی اور تم کو قوم کا بد بخت قتل کرے گا جیسے ناقة صالح کو بنی فلاں کے بد بخت قتل کیا تھا۔

۳۲۹۹۹- إن هذا لن يموت يملاً غيظاً ولن يموت إلا مقتولاً - قال لعلي. قط في الأفراد وابن عساكر - عن أنس).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ کے بارے میں کہ انہیں موت نہ آئے گی مگر شہادت پر۔

۳۳۰۰۰- يأتي الوحيد الشهيد، يأتي الوحيد الشهيد - قاله لعلي. ع - عن عائشة).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ کے بارے میں کہ وہ تنہا شہید ہو کر آئیں گے، تنہا شہید ہو کر آئیں گے۔

۳۳۰۰۴- أما بعد فإني أمرت بسد هذه الأبواب غير باب علي فقال فيه قائلكم، وإني والله ما سددت شيئاً ولا فتحتة ولكن أمرت بشيء فاتبعته. حم، ص - عن زيد بن أرقم).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: اما بعد میں نے دروازے بند کرنے کا جو حکم سوائے علیؑ کے در - تم میں سے کہنے والا کہہ لے۔ یہ واللہ نہ میں نے بند کیا اور نہ میں نے کھلا رکھا۔ لیکن جس کا بات حکم ہوا میں نے بجالایا۔

۳۳۰۰۵- سدوا هذه الأبواب إلا باب علي. حم، ک، ص - عن زيد بن أرقم).

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: تمام دروازے بند کر دو سوائے علیؑ کے دروازے کے۔

۳۲۹۹۴- يا علي! أخصمك بالنبوة ولا نبوة بعدي، وتخصم بسبع ولا يحاجك فيها أحد من قريش: أنت أولهم إيماناً بالله وأوفاهم بعهد الله وأقومهم بأمر الله وأقسمهم بالسوية وأعدلهم في الرعية وأبصرهم بالقضية وأعظمهم عند الله مزية. حل - عن معاذ).

یہ روایت پہلے مذکور ہو چکی۔

۳۲۹۹۵- يا علي لك سبع خصال لا يحاجك فيها أحد يوم القيامة: أنت أول المؤمنين بالله إيماناً وأوفاهم بعهد الله وأقومهم بأمر الله وأرفهم بالرعية وأقسمهم بالسوية وأعلمهم بالقضية وأعظمهم مزية يوم القيامة. حل - عن أبي سعيد).

یہ روایت پہلے مذکور ہو چکی۔

۳۲۹۹۶- ما إنك ستلقى بعدي جهداً! قال: في سلامة من ديني؟ قال: نعم - قاله لعلي. ک - عن ابن عباس).

یہ روایت پہلے مذکور ہو چکی۔

۳۲۹۹۷- إن الأمة ستغدر بك من بعدي، وأنت تعيش على ملتي وتقت لعلي سني، من أحبك أحبني ومن أبغضك أبغضني، وإن هذا سيخضب من هذا - يعني لحيته من رأسه. قط في الأفراد، ک، خط - عن علي).

یہ روایت پہلے مذکور ہو چکی۔

۳۲۹۹۸- لا تموت حتى تضرب ضربة علي هذه فتخضب هذه، ويقتلك أشقاها كما عقر ناقة الله أشقى بني فلان.

قط في الأفراد - عن علي).

یہ روایت پہلے مذکور ہو چکی۔

۳۲۹۹۹۔ إن هذا لن يموت يماً غيظاً ولن يموت إلا مقتولاً - قال لعلي.

قط في الأفراد وابن عساكر - عن أنس).

۳۳۰۰۰۔ يأتي الوحيد الشهيد، يأتي الوحيد الشهيد - قاله لعلي. ع - عن عائشة).

یہ روایت پہلے مذکور ہو چکی۔

۳۳۰۰۴۔ أما بعد فإنني أمرت بسد هذه الأبواب غير باب علي فقال فيه قائلكم، وإنني والله ما سددت شيئاً ولا فتحته

ولكن أمرت بشيء فاتبعته. حم، ص - عن زيد بن أرقم).

یہ روایت پہلے مذکور ہو چکی۔

۳۳۰۰۵۔ سدوا هذه الأبواب إلا باب علي. حم، ك، ص - عن زيد بن أرقم). ابن النجار - عن عبد الله بن أسعد بن

زرارة).

یہ روایت پہلے مذکور ہو چکی۔

۳۳۰۱۲۔ أنا المنذر وعلي الهادي، وبك يا علي يهتدي المهتدون من بعدي. الديلمي - عن ابن عباس).

رسول الله ﷺ وآله وسلم نے فرمایا: میں ڈرانے والا ہوں اور علیؑ ہدایت کرنے والے یا علیؑ! آپ ہی کے ذریعہ ہدایت حاصل کرنے والے ہدایت پائیں گے۔

۳۳۰۱۳۔ أنا وهذا حجة على أمتي يوم القيامة - يعني علياً. الخطيب عن أنس).

رسول الله ﷺ وآله وسلم نے فرمایا: روز قیامت میں اور علیؑ ہی میری امت پر حجت رہیں گے۔

۳۳۰۱۴۔ أيها الناس لا تشكوا علياً، فوالله إنه لأخيشن (لأخيشن: الخشونة ضد اللين. واخشوشن الرجل: تعود

لبس الخشن والأخشن: مثل الخشن. وفي الحديث (أخيشن في ذات الله). المختار (137) (ب) في ذات الله عز

وجل وفي سبيل الله. حم، ك، ض - عن أبي سعيد).

رسول الله ﷺ وآله وسلم نے فرمایا: اے لوگو! علیؑ کی شکایت مت کرو وہ اللہ کی ذات اور اللہ کی راہ میں سختی کے ساتھ لڑنے والے ہیں۔

۳۳۰۱۵۔ يا أيها الناس لا تشكوا علياً، فوالله إنه لأخيشن في دين الله. حل - عن أبي سعيد).

رسول الله ﷺ وآله وسلم نے فرمایا: اے لوگو! علیؑ کی شکایت مت کرو وہ اللہ تعالیٰ کے دین میں انتہائی سخت ہیں۔

۳۳۰۱۶۔ تكون بين الناس فرقة واختلاف فيكون هذا وأصحابه على الحق - يعني علياً. طب - عن كعب بن عجر

رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں اختلاف ہوگا یہ علی اور اُن کے ساتھی حق پر ہوں گے۔

۳۳۰۱۷ لا تسبوا عليا فإنه ممسوس في ذات الله تعالى. طب - حل عن كعب بن عجرة).

رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کو گالی مت دو کیونکہ وہ اللہ کی ذات میں انتہائی سخت ہیں۔

۳۳۰۱۸ - الحق مع ذا، الحق مع ذا - يعني عليا. ع، ص - عن أبي سعيد).

رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: حق اُن کے ساتھ ہے یعنی علی کے ساتھ ہے۔

۳۳۰۱۹ - الله ورسوله وجبريل عنك راضون.

طب - عن محمد بن عبيد الله بن أبي رافع عن أبيه عن جده) أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث عليا مبعثا فلما قدم قال له: فذكره.

رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! اللہ اور اُس کا رسول و جبریل تجھ سے راضی ہیں،

۳۳۰۲۰ - يا علي! إن جبريل زعم أنه يحبك قال: وقد بلغت أن يحبني جبريل؟ قال: نعم، ومن هو خير من جبريل؛

الله عز وجل يحبك. الحسن ابن سفيان - عن أبي الضحاک الأنصاري).

رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! جبریل کا خیال ہے کہ وہ آپ سے محبت کرتے ہیں حضرت علی نے تعجب سے پوچھا: کیا آپ کا یہ ارشاد ہے کہ جبریل مجھ سے محبت کرتے ہیں؟ فرمایا: ہاں وہ (یعنی تم سے) جو جبریل سے بہتر ہو۔

۳۳۰۲۱ - حب علي يأكل الذنوب كما تأكل النار الحطب. (تمام وابن عساكر - عن أبي؛ وأورد ابن الجوزي)

رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کی محبت گناہوں کو ایسے کھا جاتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو۔

۳۳۰۲۲ ما ثبت الله حب علي في قلب مؤمن فزلت به قدم إلا ثبت الله قدما يوم القيامة على الصراط. الخطيب في

المتفق والمفترق - عن محمد بن علي معصلا).

رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس مؤمن کے دل میں علی کی محبت پختہ ہو جائے تو اگر اُس کا قدم دُگم گائے تو اللہ اس

کے قدم کو روز قیامت پل صراط پر ثبت کر دے گا یعنی قائم رکھے گا۔

۳۳۰۲۳ - محبك محبي ومبغضك مبغضي - قاله لعلي. (طب - عن سلمان) (أورد الهيثمي في مجمع

الزوائد ۱۳۲/۹) (وقال: رواه الطبراني وفيه عبد الملك الطويل وثقه ابن حبان ضعفه الأزدي وبقية رجاله وثقوا ورواه

البنزار بنحوه. ص).

رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی! جو مجھ سے محبت کرنے والا وہ تجھ سے محبت کرے گا اور جو مجھ سے بغض رکھنے والا تجھ سے بغض

رکھے گا۔

۳۳۰۲۴۔ من أحب عليا فقد أحبني ومن أحبني فقد أحب الله ومن أبغضه فقد أبغضني ومن أبغضني فقد أبغض الله.

طب - عن محمد بن عبد الله بن أبي رافع عن أبيه عن جده؛ طب - عن أم سلمة).

رسول الله ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے علیؑ سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اُس نے اللہ سے محبت کی۔ اور جس نے علیؑ سے بغض کیا اُس نے مجھ سے بغض کیا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا وہ اللہ سے بغض رکھا۔

۳۳۰۲۵۔ من أحبک فبحبی أحبک، فإن العبد لا ينال ولا یتي إلا بحبک - لعلی. الديلمي - عن ابن عباس).

رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ جس نے تجھ سے محبت کی میری محبت کی وجہ کی کیا نہ کوئی بندہ میرا قرب حاصل نہیں کر سکتا مگر تیری محبت کے ذریعہ۔

۳۳۰۲۶۔ لا یبغضک مؤمن ولا یحبک منافق - قاله لعلی. عم عن أم سلمة)

ایسی یا ایسی ہی حدیث مذکور ہو چکی ہے

۳۳۰۲۷۔ لا یبغض علیا مؤمن ولا یحبہ منافق. ش - عن أم سلمة).

ایسی یا ایسی ہی حدیث مذکور ہو چکی ہے

۳۳۰۲۸۔ لا یحبک إلا مؤمن ولا یبغضک إلا منافق - قاله لعلی. م - عن علی).

ایسی یا ایسی ہی حدیث مذکور ہو چکی ہے

۳۳۰۲۹۔ لا یحب علیا إلا مؤمن ولا یبغضه إلا منافق. طب - عن أم سلمة).

ایسی یا ایسی ہی حدیث مذکور ہو چکی ہے

۳۳۰۳۰۔ یا علی! طوبی لمن أحبک وصدق فیک، وویل لمن أبغضک وکذب فیک. طب، ک و تعقب

والخطیب - عن عمار بن یاسر).

رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ بشارت ہو ہر اُس کے لئے جو تجھ سے محبت کرتا ہو اور تیرے صداقت کا راستہ اختیار کیا اور

ہلاکت ہے اس کے لئے جو تجھ سے نفرت کرے اور تجھے جھٹلائے

۳۳۰۳۱۔ ثلاث من کن فیہ فلیس منی ولا أنا منه: بغض علی، ونصب (نصب: أي: تعب، وبابه طرب. المختار

۵۲۴) (ب) أهل بيتي، ومن قال: الإيمان كلام. (الديلمي - عن جابر).

رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کسی میں تین باتیں ہو اُس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں، علیؑ سے بغض اور میرے اہل بیت کو نشانہ

بنانا (ظلم کا) اور قول اختیار کرے کہ ایمان کلام ہے (یعنی باتیں ہی باتیں ہیں عمل نہیں)

۳۳۰۳۲۔ إن فیک من عیسی مثلاً، أبغضته اليهود حتی بهتوا أمه أحبته النصارى حتی أنزلوه بالمنزلة التي

لیس بها۔۔ عد، ک وأبو نعيم في فضائل الصحابة، ک و تعقب - عن علي).

رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ! آپ کی مثال عیسیٰ جیسی ہے اُن سے یہودیوں نے عدوات کی اور اُن کی ماں پر بہتان باندھا نصاریٰ نے اُن سے محبت کی اور اُن کو اُس مقام تک پہنچایا جس کے وہ اہل نہیں تھے۔

۳۳۰۳۳۔ اللهم! انصر من نصر عليا، اللهم! أكرم عليا، اللهم! اخذل من خذل عليا. طب - عن عمرو بن شراحيل). رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! مدد کر اُس کی جس نے علیؑ کی مدد کی اور اے اللہ! کرم فرما علیؑ کو۔ اے اللہ! اُس کو رسوا کر جو علیؑ کی رسوائی کا خواہاں ہے۔

۳۳۰۳۴۔ اللهم! إنك أخذت مني عبيدة بن الحارث يوم بدر و حمزة ابن عبد المطلب يوم أحد وهذا علي فلا تذرني فردا وأنت خير الوارثين. الديلمي - عن علي).

رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو نے عبیدہ بن حارث کو مجھ سے بدر میں جدا کیا اور حضرت حمزہؓ کو احد کے دن یہ علیؑ ہیں تو مجھ کو تنہا نہ چھوڑنا، تو خیر الوارثین ہے۔

۳۳۰۳۵۔ لمبارزة علي لعمر بن عبد ود أفضل من أعمال أمتي إلى يوم القيامة.

رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ کی لڑائی عمر بن عبدود کے مقابل میں قیامت تک بہتر ہیں میری اُمت کے تمام اعمال سے۔ (ملاحظہ ہو تفسیر رازی جلد ۳۲ ص ۳۱ باب تفسیر سورہ انا انزلنا؛ تاریخ بغداد خطیب ج ۱۳ ص ۱۹ سلسلہ ۸۷۷)

۳۳۰۳۹۔ النظر إلى وجه علي عبادة. ابن عساكر - عن عائشة) (أورده الهيثمي في مجمع الزوائد (۱۱۹/۹) وقال رواه الطبراني وفيه: عمران بن خالد الخزاعي ص).

رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

۳۳۰۴۰۔ رأيت ليلة أسري بي مئبنا على ساق العرش: أني أنا الله لا إله غيري، خلقت جنة عدن بيدي، محمد صفوتي من خلقي، أيدته بعلي نصرته بعلي. ابن عساكر وابن الجوزي - عن أبي الحمراء).

رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے معراج کی رات عرش پر لکھا دیکھا: کہ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں نے جنت عدن کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مخلوق میں سے منتخب ہیں میں نے اُن کی مدد علیؑ کے ذریعہ کی۔

۳۳۰۴۱۔ لما أسري بي إلى السماء دخلت الجنة فرأيت في ساق العرش الأيمن مكتوب: لا إله إلا الله محمد رسول الله، أيدته بعلي ونصرته. طب - عن أبي الحمراء).

رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: معراج کی رات میں جنت میں داخل ہوا ستون عرش پر دائیں جانب لکھا ہوا دیکھا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہیں اور میں نے علیؑ کے ذریعہ اُن کی مدد کی۔

۳۳۰۴۲۔ مکتوب فی باب الجنة قبل أن یخلق السموات والأرض بألفی سنة: لا إله إلا الله محمد رسول الله، أیدته بعلي. ع - عن جابر).

رسول الله ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: آسمان اور زمین کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل جنت کے دروازے پر لکھا گیا کہ: لا إله إلا الله محمد رسول الله ہیں اور میں نے علیؑ کے ذریعہ ان کی مدد کی۔

۳۳۰۴۳۔ مکتوب علی باب الجنة: لا إله إلا الله محمد رسول الله، علیؑ أخو رسول الله صلی الله علیه وسلم، قبل أن یخلق السموات والأرض بألفی عام. طس، خط فی المتفق والمفترق وابن الجوزی فی الواہیات - عن جابر). رسول الله ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت کے دروازہ پر لکھا ہوا ہے۔ لا إله إلا الله محمد رسول الله، علیؑ بھائی ہیں رسول الله کے زمیں و آسمان کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل۔

۳۳۰۴۴۔ سلام علیک أبا الریحانتین! أو صیک بریحانتین من الدنيا، فعن قليل ینهدم رکناک، والله خلیفتی علیک - قاله لعلي. أبو نعیم وابن عساکر - عن جابر).

رسول الله ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت علیؑ سے سلام ہو تم ریحانتین (یعنی امام حسنؑ اور امام حسینؑ) کے باپ! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں ایمان کے بارے میں تمہارا عنقریب ستون گرایا جائے گا واللہ تم خلیفہ ہو۔

۳۳۰۴۵۔ علي خير البشر، فمن أبی فقد كفر. الخطیب - عن جابر).

رسول الله ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ خیر البشر ہیں جس نے انکار کیا اُس نے کفر کیا۔

۳۳۰۴۶۔ من لم یقل؛ علي خير الناس؛ فقد كفر. الخطیب - عن ابن مسعود عن علي).

رسول الله ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے علیؑ کو تمام انسانوں سے افضل نہیں قرار دیا اُس نے کفر کیا۔

۳۳۰۴۸۔ قم یا علي! فقد برئت، ما سألت الله شیئا إلا أعطانی، وما سألت الله شیئا إلا سألت لك مثله إلا أنه قيل:

لا نبوة بعدک. أبو نعیم فی فضائل الصحابة - عن علي).

رسول الله ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ! کھڑے ہو جاؤ آپ بری ہیں میں نے الله سے دعا مانگی قبول ہوئی میں نے اپنے لئے بھی دعا مانگی جواب میں یہ کہا گیا کہ میرے بعد نبوت ختم۔

۳۳۰۴۹۔ ما انتجیته (انتجی القدوم، وتناجوا أي: تساروا. وانتجاه: خصه بمناجاته المختار (۵۱۴) ب)

ولكن الله انتجاه. ت: حسن غریب، طب - عن جابر) قال: دعا رسول الله صلی الله علیه وسلم علیا یوم الطائف

فانتجاه فقال الناس: لقد طال نجواه مع ابن عمه قال: فذكره.

رسول الله ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے علیؑ سے سرگوشی نہیں کئی مگر الله نے۔

۳۳۰۵۰۔ من حسد علیا فقد حسدنی ومن حسدنی فقد کفر۔ ابن مردویہ - عن أنس).

رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے علیؑ سے حسد کیا اُس نے مجھ سے حسد کی اور وہ کفر ہے۔

۳۳۰۵۱۔ لا ینبغي لأحد أن یجنب فی هذا المسجد إلا أنا أو علی۔ طب - عن أم سلمة (أورده الهیثمی فی مجمع الزوائد (9/115) وقال: رواه البزار وخارجة لم أعرفه وبقية رجاله ثقات . ص).

رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی حالت جنابت میں داخل ہونے کی اجازت نہیں سوائے میرے اور علیؑ کے۔

۳۳۰۵۲۔ یا علی! لا یحل لأحد أن یجنب فی هذا المسجد غیري وغیرک۔ ت: حسن غریب، ع، عن أبي سعید). رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ! کسی کے لئے مسجد میں حالت جنابت میں داخل ہونے کی اجازت نہیں مگر میرے اور آپ کے۔

۳۳۰۵۳۔ یا علی! إن الله تعالى قد زينك بزينة لم تزين العباد بزينة أحب إلى الله تعالى منها، هي زينة الأبرار عند الله الزهد في الدنيا فجعلك لا ترزأ (ترزأ: في حديث سراقه بن جعشم (فلم يرزأني شيئاً) أي لم يأخذني شيئاً. يقال رزأته أرزأه وأصله النقص. النهاية (۲/۸۱) ب) من الدنيا شيئاً ولا ترزأ الدنيا منك شيئاً، ووهب لك حب المساكين فجعلك ترضى بهم أتباعاً ويرضون بك إماماً. حل - عن عمار بن ياسر).

رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسی زینت سے مزین کیا کہ بندوں میں کسی کو ایسی پسندیدہ زینت نصیب نہ ہوئی، یہ زینت اللہ کے نزدیک ابرار سے بے رغبت رہنا۔ اے علیؑ! تم نے دنیا سے کچھ نہیں لیا اور دنیا نے تم سے کچھ حاصل نہیں کیا۔ تمہیں مساکین کی محبت دی گئی تو اُن کو تابع بنا کر خوش و راضی رہے۔

۳۴۲۰۲۔ أفضل نساء أهل الجنة خديجة بنت خويلد وفاطمة بنت محمد ومريم بنت عمران وآسية بنت مزاحم امرأة فرعون. حم، (أورده الهیثمی فی مجمع الزوائد (۹/۲۳۳) رواه أحمد وأبو يعلى والطبراني ورجالهم رجال الصحيح.

والحاكم في المستدرک (3/185) وقال صحيح . ص) طب، ک - عن ابن عباس).

رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنتی عورتوں میں سب سے افضل حضرت خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد ﷺ وآلہ وسلم، مریم بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم زوجہ فرعون۔

۳۴۲۰۳۔ حسبك من نساء العالمين مريم بنت عمران وخديجة بنت خويلد وفاطمة بنت محمد وآسية امرأة فرعون

رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: کافی ہے تیرے لئے جہاں والوں کی عورتوں میں سے مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ

بنت محمد ﷺ وآلہ وسلم اور آسیہ زوجہ فرعون۔

حم، ت؛ حب، ک - عن أنس)۔ أخرجه الترمذي كتاب المناقب باب فضل خديجة رضي الله عنها رقم (3878) وقال صحيح .ص)۔

۳۴۴۰۴۔ خير نساء العالمين أربع: مريم بنت عمران؛ وخديجة بنت خويلد، وفاطمة بنت محمد، وآسية امرأة فرعون. حم، ق عن أنس)۔ أخرجه الحاكم في المستدرک (3/186) وقال صحيح والترمذي كتاب المناقب باب مناقب فضل خديجة رضي الله عنها رقم (3877) وقال حسن صحيح .ص)۔

ایسی ہی حدیث مذکور ہو چکی ہے

۳۴۴۰۵۔ خير نسائها مريم بنت عمران، وخير نسائها خديجة بنت خويلد. حم، ق عن علي)۔ أخرجه الحاكم في المستدرک (3/186) وقال صحيح والترمذي كتاب المناقب باب مناقب فضل خديجة رضي الله عنها رقم (3877) وقال حسن صحيح .ص)۔

ایسی ہی حدیث مذکور ہو چکی ہے

۳۴۴۰۶۔ سيدات نساء أهل الجنة أربع: مريم، وفاطمة، وخديجة وآسية. ک - عن عائشة)۔ أخرجه الحاكم في المستدرک (3/186) وقال صحيح والترمذي كتاب المناقب باب مناقب فضل خديجة رضي الله عنها رقم (3877) وقال حسن صحيح .ص)۔

رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت کی عورتوں کی سردار چار ہیں، مریم، فاطمہ، خدیجہ، اور آسیہ

۳۴۴۰۹۔ سيدات نساء أهل الجنة مريم بنت عمران فاطمة وخديجة وآسية امرأة فرعون. طب - عن ابن عباس)۔

رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت کے عورتوں سردار مریم بنت عمران، فاطمہ، خدیجہ، اور آسیہ زوجہ فرعون ہیں

۳۴۴۱۱۔ أربع نسوة سادات عالمهن: مريم بنت عمران، وآسية امرأة فرعون، وخديجة بنت خويلد، وفاطمة بنت

محمد، وأفضلهن عالما فاطمة. هب - عن ابن عباس)۔

رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار عورتیں عالمین کی سردار ہیں، مریم بنت عمران، آسیہ زوجہ فرعون، خدیجہ بنت خویلد، اور فاطمہ بنت

محمد ﷺ وآلہ وسلم اور امیں سب سے افضل عالم میں فاطمہ بنت محمد (سلام اللہ عیہا) ہیں۔

بالكتاب والسنة

۸۷۰۔ يا أيها الناس إني تركت فيكم ما إن أخذتم به لن تضلوا: كتاب الله، وعترتي أهل بيتي. ن عن جابر)۔

رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم ان کو مضبوطی سے تھام لیا تو ہرگز

گمراہ نہ ہوگے، کتاب اللہ۔ اور میری عترت میرے اہل بیت۔

۸۷۱۔ أيها الناس قد تركت فيكم ما إن أخذتم به لن تضلوا كتاب الله وعترتي أهل بيتي. ت عن جابر).
حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم اُن کو مضبوطی سے تھام لیا تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے، کتاب اللہ۔ اور میری عترت میرے اہل بیت۔

۸۷۲۔ إني تارك فيكم خليفتين، كتاب الله حبل ممدود ما بين السماء والأرض وعترتي أهل بيتي وإنهما لن يتفرقا حتى يردا علي الحوض. حم طب عن زيد بن ثابت).

زيد بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے درمیان دو خلیفہ چھوڑے جا رہا ہوں کتاب اللہ، یہ اللہ کی رسی ہے جو آسمان وزمین کے درمیان تک پہنچی ہوئی ہے دوسرا میرا خاندان یعنی اہل بیت یہ دونوں یعنی کتاب اللہ و میرے اہل بیت باہم کبھی جدا نہیں ہوں گے حتیٰ کے دونوں حوض پر میرے پاس آئیں۔

۸۷۳۔ إني تارك فيكم ما إن تمسكتم به لن تضلوا بعدي أحدهما أعظم من الآخر كتاب الله حبل ممدود من السماء إلى الأرض وعترتي أهل بيتي ولن يتفرقا حتى يردا علي الحوض فانظروا كيف تخلفوني فيهما. ت عن زيد بن أرقم
زيد بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، اگر تم نے اُن کو مضبوطی سے تھام لیا تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے اُن میں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہے وہ کتاب اللہ، یہ اللہ کی رسی آسمان اور زمین کے درمیان تک پہنچی ہوئی ہے۔ دوسرا میرا خاندان یعنی اہل بیت۔ کتاب اللہ اور اہل بیت باہم کبھی جدا نہیں ہوں گے حتیٰ کے دونوں حوض پر میرے پاس آئیں۔ لہذا خیال رکھنا کہ میرے بعد تم اُن کے ساتھ کس طرح پیش آتے ہو۔

۳۶۳۶۲۔ عن عفيف الكندي قال: جئت في الجاهلية إلى مكة وأنا أريد أن ابتاع لأهلي من ثيابها وعطرها فأتيت العباس وكان رجلا تاجرا فإني عنده جالس أنظر إلى الكعبة وقد كلفت الشمس وارتفعت في السماء فذهبت إذ أقبل شاب فنظر إلى السماء ثم قام مستقبل الكعبة فلم ألبث إلا يسيرا حتى جاء غلام فقام عن يمينه ثم لم ألبث إلا يسيرا حتى جاءت امرأة فقامت خلفهما فرقع الشاب فرقع الغلام والمرأة فرفع الشاب فرفع الغلام والمرأة فسجد الشاب فسجد الغلام والمرأة، فقلت: يا عباس! أمر عظيم؟ فقال: أمر عظيم، تدري من هذا الشاب؟ هذا محمد بن عبد الله بن أخي، تدري من هذا الغلام؟ هذا علي بن أخي، تدري من هذه المرأة؟ هذه خديجة بنت خويلد؛ زوجته؛ إن ابن أخي هذا حدثني أن ربه رب السماوات والأرض أمره بهذا الدين ولا والله ما على ظهر الأرض أحد على هذا الدين غير هؤلاء الثلاثة.

عفيف الکندی کی روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ زمانہ جاہلیت میں مکہ آیا اور عباس ابن عبدالمطلب کے ہاں مہمان ہوا۔ میں کعبہ کی طرف دیکھ رہا تھا ایک جوان

شخص وہاں آیا، اُس نے آسمان کو دیکھا کعبہ کی سمت بڑھ کر اُس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ فوراً ہی ایک لڑکا اُس کی داہنی سمت آ کر کھڑا ہوا اس کے بعد ہی ایک عورت آ کر دونوں کے پیچھے کھڑی ہو گئی۔ اس جوان نے رکوع کیا اس کے ساتھ لڑکے اور عورت نے بھی رکوع کیا۔ جوان نے سر اٹھایا ان دونوں نے بھی سر اٹھایا پھر وہ سجدے میں گیا وہ دونوں سجدے میں گئے۔ میں نے عباس سے کہا یہ تو کوئی اہم بات ہے۔ انھوں نے کہا بیشک جانتے ہو یہ کون ہے میں نے کہا نہیں۔ انھوں نے کہا یہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب میرا بھتیجا ہے۔ جانتے ہو اس کے ساتھ کون ہے؟ میں نے کہا نہیں جانتا۔ انھوں نے کہا یہ علی ابن ابی طالب بن عبد المطلب میرا بھتیجا ہے اور اس عورت کو جانتے ہو جو دونوں کے پیچھے کھڑی ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ انھوں نے کہا یہ خدیجہ بنت خویلد میرے بھتیجے کی بیوی ہے اور اُس نے مجھ سے کہا کہ تمہارا رب وہ ہے جو آسمان کا رب ہے اور اس بات کو جو تم دیکھ رہے ہو ان کو اسی نے حکم دیا ہے اور خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ تمام روئے زمین پر اس مسلک پر ان تینوں کے علاوہ اور بھی کوئی ہے اس کے راوی عفیف نے کہا کہ: میرے دل میں اسلام راسخ ہوا اور میں نے دعا کی کہ کاش میں چوتھا ہوتا ان میں شامل ہوتا۔ تاریخ طبری حصہ اول ص ۸۲ نفیس اکیڈمی اردو؛ تاریخ طبری عربی جلد ۲ ص ۵۶؛ التاريخ الكبير بخاری جلد ۷ ص ۴؛ مستدرک الصحيحین جلد ۳ ص ۱۸۳؛ مجمع الزوائد الهيئمی جلد ۹ ص ۲۲۳۔

۳۶۳۶۶- أيضا عن أبي عبيدة قال: كتب معاوية إلى علي بن أبي طالب: يا أبا الحسن! إن لي فضائل كثيرة و كان أبي سيدا في الجاهلية و صرت ملكا في الإسلام و أنا صهر رسول الله صلى الله عليه و سلم و خال المؤمنين و كاتب الوحي، فقال علي: أبا الفضائل تفخر علي ابن أكلة الأكباد؟ ثم قال: اكتب يا غلام!

محمد النبي أخي و صهري * * و حمزة سيد الشهداء عمي

و جعفر الذي يمسي و يضحى * * يطير مع الملائكة ابن أُمي

و بنت محمد سكني و عرسي * * منوط لحمها بدمي و لحمي

و سبطا أحمد و لداي منها * * فأيكم له سهم كسهمي

سبقتكم إلى الإسلام طرا * * صغيرا ما بلغت أوان حلمي

فقال معاوية: أخفوا هذا الكتاب لا يقرأه أهل الشام فيميلون إلى ابن أبي طالب.

ابو عبیدہ کی روایت ہے کہ معاویہ نے حضرت علیؑ کو خط لکھا۔ جس کا مضمون یہ تھا کہ: اے ابوالحسن! میرے بہت سے فضائل ہیں میرا باپ جاہلیت میں سردار تھا اور میں اسلام میں بادشاہ ہو گیا ہوں میرا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سرالی رشتہ ہے، میں مومنین کا ماموں ہوں کا تب وحی ہوں۔ حضرت علیؑ نے اس خط کے جواب لکھا: اے ابوالفضائل جگر چبانے والی کے بیٹے مجھ پر فخر کرتا ہے؟ پھر فرمایا اے لڑکے لکھو! محمد ﷺ جو نبی ہیں میرے بھائی اور سر ہیں جب کہ حمزہؓ سید الشہد امیرے چچا ہیں۔ اور جعفرؓ صبح و شام فرشتوں کے ساتھ پرواز کر رہے ہیں اور وہ میرے ماں کے بیٹے ہیں، محمد ﷺ و آلہ وسلم کی بیٹی میری زوجہ ہیں دلہن ہیں اُس کی جان میری جان سے ملی ہوئی ہے۔ محمد ﷺ کے دونوں سے جو اُن کی بیٹی سے ہیں دونوں میرے فرزند ہیں تم میں سے کون ہے جس کا حصہ میرے حصے جیسا ہو، میں بچپن ہی میں اسلام کی طرف سبقت کی جب کہ میں بالغ بھی نہ ہوا تھا۔ جب معاویہ کو یہ خط ملا تو اُس نے حکم دیا اس خط کو چھپا دو اگر اہل شام کو علم ہوگا تو وہ

علی ابی طالب کی طرف مائل نہ ہو جائیں۔

۳۶۳۷۰ عن علي قال :خطب أبو بكر وعمر فاطمة إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأبى رسول الله صلى الله عليه وسلم عليهما، فقال عمر :أنت لها يا علي !قال :مالي من شيء إلا درعي وجملي وسيفي، فتعرض علي ذات يوم لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال :يا علي !هل لك من شيء؟ قال :جملي ودرعي أرهنهما، فزوجني رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة، فلما بلغ فاطمة ذلك بكت، فدخل عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال :ما لك تبكين يا فاطمة !والله أنكحتك أكثرهم علما وأفضلهم حلما وأقدمهم سلما وفي لفظ :أولهم سلما.

حضرت علیؑ سے روایت کہ ابوبکر نے اور عمر ابن خطاب نے رسول اللہ ﷺ والہ کو فاطمہ زہرا (سلام اللہ علیہا) سے نکاح کا پیغام بھیجا رسول اللہ ﷺ نے انکار کر دیا حضرت عمر نے کہا: اے علیؑ! فاطمہ (سلام اللہ علیہا) تمہارے ہی لئے ہے، حضرت علیؑ نے کہا میرے پاس تو سوائے زرہ، اونٹ اور تلوار کے سوا کچھ بھی نہیں۔ چنانچہ ایک دن حضرت علیؑ کا اور رسول اللہ ﷺ کا آمناسا منا ہوا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علیؑ! تمہارے پاس کچھ ہے؟ حضرت علیؑ نے جواب دیا: میں نے اپنا اونٹ اور زرہ رہن رکھا ہے۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کی شادی مجھ سے کرادی۔ جب یہ خبر حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کو ہوئی تو آپؐ رونے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم اُن کے پاس گئے اور فرمایا: تم کیوں رو رہی ہو اے فاطمہ! اللہ کی قسم میں نے ایسے شخص تمہارا نکاح کرایا جو علم میں سب آگے اور بردباری میں سب سے بڑھ کر اور اسلام لانے میں سب سے مقدم ہے۔

۳۶۳۷۱ عن علي قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :يا بني عبد المطلب !إني قد جئتكُم بخير الدنيا والآخرة وقد أمرني الله أن أدعوكم إليه فأياكم يؤازرنني على هذا الأمر على أن يكون أخي ووصيي وخليفتي فيكم؟ قال :فأحجم القوم عنها جميعا وقلت :يا نبي الله !أكون وزيرك عليه؟ فأخذ برقبتي ثم قال :هذا أخي ووصيي وخليفتي فيكم، فاسمعوا له وأطيعوا.

حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: اے بنی عبدالمطلب! میں تمہارے پاس دنیا اور آخرت کی بھلائی لے کر آیا ہوں مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ میں تمہیں دعوت دوں لہذا تم میں سے کون شخص اس امر میں میرا وزن اٹھائے گا میرا دست راست بنے گا بایں طور کہ وہ میرا بھائی، میرا وصی، اور میرا خلیفہ ہو۔ پھر آپؐ نے مجھے میری گردن سے پکڑا اور فرمایا یہ میرا بھائی، میرا وصی اور میرا خلیفہ ہے اس کی بات سُنو اور اس کی اطاعت کرو۔

۳۶۳۷۲۔ عن علي قال :علمني رسول الله صلى الله عليه وسلم ألف باب كل باب يفتح ألف باب. حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے مجھے علم کے ہزار ابواب سکھائے اور ہر باب کے ہزار ابواب میں نے کھولے۔

۳۶۳۷۳ عن ربعي بن خراش قال: سمعت عليا يقول وهو بالمدائن: جاء سهيل بن عمرو إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: إنه قد خرج إليك أناس من أرقائنا ليس بهم الدين تعبداً فارددهم إلينا، فقال له أبو بكر وعمر: صدق يا رسول الله! فقال النبي صلى الله عليه وسلم: لن تنتهوا معشر قريش حتى يبعث الله عليكم رجلاً امتحن الله قلبه بالإيمان يضرب أعناقكم وأنتم مجفلون عنه إجمال الغنم، فقال أبو بكر: أنا هو يا رسول الله! قال: لا: قال عمر: أنا هو يا رسول الله؟ قال: لا ولكنه خاصف النعل، قال: وفي كف علي نعل يخصفها لرسول الله صلى الله عليه وسلم. ربعي بن خراش کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؑ کو فرماتے سنا کہ آپؑ مدائن میں تھے سہیل بن عمرو نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا ہمارے کچھ غلام تمہارے پاس آئے ہیں ان میں دین کی کوئی سمجھ بوجھ نہیں آپ انہیں واپس کر دیں، ابو بکر و عمر بن خطاب دونوں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ سچ کہتا ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جماعت قریش! تم ہرگز باز نہ آؤ گے جب تک میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایسے شخص کو نہیں بھیجوں جس کے دل اللہ نے ایمان سے جانچ لیا ہے وہ تمہاری گردنیں مارے گا اور تم بھیڑ بکریوں کی طرح بھاگو گے یہ سن حضرت ابو بکر نے پوچھا: وہ شخص میں ہوں یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا: نہیں، پھر حضرت عمر نے پوچھا: یا رسول اللہ! وہ شخص میں ہوں؟ آپ نے فرمایا نہیں، لیکن وہ شخص وہ جو میرا جوتا گانٹھ رہا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ اس وقت حضرت علیؑ کے ہاتھ میں رسول اللہ کا جوتا تھا جسے وہ گانٹھ رہے تھے۔

۳۶۳۷۸ أنا أسلم بن الفضل بن سهل ثنا الحسين بن عبيد الله الأزارقي البغدادي ثنا إبراهيم بن سعيد الجوهري حدثني أمير المؤمنين المأمون حدثني الرشيد حدثني المهدي حدثني المنصور حدثني أبي حدثني عبد الله بن عباس قال: سمعت عمر بن الخطاب يقول: كفوا عن ذكر علي بن أبي طالب فقد رأيت من رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه خصالا لأن تكون لي واحدة منهن في آل الخطاب أحب إلي مما طلعت عليه الشمس، كنت أنا وأبو بكر وأبو عبيدة في نفر من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فانتهيت إلى باب أم سلمة وعلي، قائم على الباب فقلنا: أردنا رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: يخرج إليكم، فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فسرنا إليه فاتكأ على علي بن أبي طالب ثم ضرب بيده منكبه ثم قال: إنك مخاصم تخاصم، أنت أول المؤمنين إيماناً، وأعلمهم بأيام الله، وأوفاهم بعهده، وأقسمهم بالسوية، وأرأفهم بالرعية وأعظمهم رزية، وأنت عاضدي، وغاسلي، ودافني، والمتقدم إلى كل شديدة وكريهة، ولن ترجع بعدي كافراً وأنت تتقدمني بلواء الحمد وتذود عن حوضي، ثم قال ابن عباس من نفسه: ولقد فاز علي بصهر رسول الله صلى الله عليه وسلم وبسطة في العشيرة وبذلاً للماعون وعلماً بالتنزيل وفقها للتأويل ونيلاً للأقران.

عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے عمر ابن خطاب کو یہ فرماتے سنا: علیؑ کے تذکرے سے رک جاؤ چونکہ میں ان میں وہ خصلتیں

دیکھی جو اپنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے حاصل فرمائی ہیں اگر اس میں سے ایک بھی آل خطاب کو ملتیں تو وہ اُس چیز سے زیادہ محبوب ہوتیں جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ: میں، ابوبکر، اور ابو عبیدہ صحابہ کی ایک جماعت میں تھے۔ میں حضرت ام المؤمنین ام سلمہؓ کے دروازے تک جا پہنچا۔ دروازے پر حضرت علیؓ کھڑے ہوئے تھے، ہم نے عرض کیا: ہم رسول اللہ ﷺ سے ملنے کے ارادے سے آئیں ہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اب باہر آ ہی چاہتے ہیں۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے کہ آپؐ حضرت علیؓ کے کاندھے کا سہارا لئے ہوئے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: یا علیؓ تجھ سے خصومت اور جھگڑا کیا جائے گا تو ایمان لے اعتبار پہلا مومن، سب سے زیادہ اللہ کے دنوں کو جاننے والا سب سے زیادہ وعدہ وفا کرنے والا، درستی پر چلنے والا، رعیت پر سب سے زیادہ مہربان، تو میرا بازو ہے، مجھے غسل دینا والا ہے مجھے دفن مرنے والا، ہر سختی اور پریشانی زیادہ چلنے والا، اور کبھی کفر نہیں کرے گا، لواءِ حمہ کو اٹھائے میرے آگے آگے چلنے والا، اور حوضِ کوثر میرے ساتھ ہوگا۔ ابن عباسؓ نے فرمایا: حضرت علیؓ سسرالی رشتہ حاصل کرنے میں کامیاب، خاندان میں اُن کا غلبہ عام ہے، عام استعمال کی چیزیں دینے والے ہیں تنزیل و تاویل کا علم قرآن رکھے ہیں اور ہر ایک سے آگے رہتے ہیں۔

۳۶۳۸۹ عن عباد بن عبد الله سمعت عليا يقول: أنا عبد الله وأخو رسوله، وأنا الصديق الأكبر، لا يقولها بعدي إلا كذاب مفتر، ولقد صليت قبل الناس سبع سنين.

عباد بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ: میں نے حضرت علیؓ کو یہ فرماتے سنا: میں اللہ کا بندہ ہوں اور اُس کے رسولؐ کا بھائی ہوں میں صدیق اکبر ہوں میرے بعد جو یہ کہے گا وہ کذاب ہی ہوگا میں نے لوگوں سے سات قبل نماز پڑھی ہیں۔

۳۶۳۹۰ عن حبة بن جوين قال: قال علي: عبدت الله مع رسول الله صلى الله عليه وسلم سبع سنين قبل أن يعبده أحد من هذه الأمة.

حبہ بن جوین کہتے ہیں کہ: میں حضرت علیؓ کو یہ فرماتے سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ و آلہ وسلم کے ساتھ سات سال عبادت کی ہے قبل ازیں کہ اس اُمت کا کوئی فرد عبادت کرتا۔

۳۶۳۹۱ عن حبة أن عليا قال: اللهم! إنك تعلم أنه لم يعبدك أحد من هذه الأمة قبلي ولقد عبدتك قبل أن يعبدك أحد من هذه الأمة ست سنين

حبہ بن جوین کہتے ہیں کہ میں حضرت علیؓ کو یہ فرماتے سنا: یا اللہ! تو جانتا ہے اس اُمت میں مجھ سے قبل تیری عبادت کسی نے نہیں کی اس امت میں سے کوئی شخص تیری عبادت کرتا اُس سے سات قبل میں نے تیری عبادت کی ہے۔

۳۶۴۰۱ - أ يضاعن ابن الحنفية قال: لو كان علي ذاakra عثمان بسوء ذكره يوم جائه ناس فشكوا سعاة عثمان فقال لي علي: اذهب بهذا الكتاب إلى عثمان فأخبره أن فيه صدقة رسول الله صلى الله عليه وسلم فمر ساعاتك يعملوا بها

فأتيته فقال: أغنيها عنا، فأتيت بها علياً فأخبرته له فقال: لا عليك، ضعها حيث أخذتها.

ایضاً ابن حنفیہ (محمد ابن حنفیہ فرزند علی ابی طالب) سے روایت ہے کہ اگر حضرت علیؑ کو حضرت عثمان کا ذکر بد کرنا ہوتا تو اس دن ضرور کرتے جس دن لوگوں نے آکر حضرت عثمان کی شکایت کی تو آپ نے مجھے کہا کہ یہ خط عثمان کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہو کہ اس میں رسول اللہ کے صدقہ کا حکم (یعنی حدیث رسولؐ تحریراً) ہے اپنے گورنروں کو حکم دو کہ اُس کے مطابق عمل کریں۔ میں (محمد ابن حنفیہ) وہ خط لے کر حضرت عثمان کے حاضر ہوئے تو حضرت عثمان نے کہا: مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔ میں وہ خط لے کر واپس آیا اور حضرت علیؑ کو اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں جہاں سے وہ خط اٹھایا تھا وہیں رکھ دو۔

۳۶۴۰۲ عن علي قال: جاء النبي صلى الله عليه وسلم أناس من قریش فقالوا: يا محمد! إنا جيرانك وحلفاؤك وإن ناساً من عبیدنا قد أتوك ليس بهم رغبة في الدين ولا رغبة في الفقه، إنما فروا من ضياعنا وأموالنا فارددهم إلينا، فقال لأبي بكر: ما تقول؟ قال: صدقوا، إنهم لجيرانك وأحلافك، فتغير وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال لعمر: ما تقول؟ قال: صدقوا إنهم لجيرانك وحلفاؤك، فتغير وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: يا معشر قریش! والله ليبعثن الله عليكم رجلاً قد امتحن الله قلبه بالإيمان فيضربكم على الدين أو يضرب بعضكم، فقال أبو بكر: أنا يا رسول الله! قال: لا، قال عمر: أنا يا رسول الله؟ قال: لا، ولكنه الذي يخصف النعل وكان أعطى علياً نعلاً يخصفها. (وابن جریر، وصححه، (ص).

یہ حدیث کم و بیش حدیث ۳۶۳۷ کی طرح ہے صرف اس میں اضافہ یہ کہ آنحضرت ﷺ والہ وسلم کا چہرہ ابو بکر اور عمر کے جواب سے متغیر ہو گیا تھا۔

۳۶۴۱۹ عن علي قال: لما نزلت هذه الآية على رسول الله صلى الله عليه وسلم (وانذر عشيرتک الأقربین) دعاني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: يا علي! إن الله أمرني أن أُنذر عشيرتي الأقربین، فضقت بذلك ذرعاً وعرفت أني مهمما أناديهم بهذا الأمر أرى منهم ما أكره فصمت عليها حتى جئني جبريل فقال: يا محمد! إنك إن لم تفعل ما تؤمر به يعذبك ربك، فاصنع لي صاعاً من طعام واجعل عليه رجل شاة واجعل لنا عساً من لبن ثم اجمع لي بني عبد المطلب حتى أكلمهم وأبلغ ما أمرت به، ففعلت ما أمرني به ثم دعوتهم له وهم يومئذ أربعون رجلاً يزيدون رجلاً أو ينقصونه، فيهم أعمامهم: أبو طالب وحمزة والعباس وأبو لهب، فلما اجتمعوا إليه دعاني بالطعام الذي صنعتهم لهم فجئت به، فلما وضعته تناول النبي صلى الله عليه وسلم جشِبَ - حزمة من اللحم فشققها بأسنانه ثم ألقاها في نواحي الصحيفة ثم قال: كلوا بسم الله، فأكل القوم حتى نهلوا عنه، ما نرى إلا آثار أصابعهم، والله! إن كان الرجل الواحد منهم ليأكل مثل ما قدمت لجميعهم، ثم قال: اسق القوم يا علي! فجئتهم بذلك العس، فشربوا منه حتى رروا

جميعاً، وأيم الله! إن كان الرجل منهم ليشرب مثله. فلما أراد النبي صلى الله عليه وسلم أن يكلمهم بدره (بدره: بدر إلى الشيء: أسرع. المختار. 32 ب) أبو لهب إلى الكلام فقال: لقد شحركم صاحبكم، فتفرق القوم ولم يكلمهم النبي صلى الله عليه وسلم، فلما كان الغد فقال: فقال: يا علي! إن هذا الرجل قد سبقني إلى ما سمعت من القول فتفرق القوم قبل أن أكلمهم فعد لنا مثل الذي صنعت بالأمس من الطعام والشراب ثم اجمعهم لي، ففعلت ثم جمعتهم، ثم دعاني بالطعام فقربته، ففعل به كما فعل بالأمس، فأكلوا وشربوا حتى نهلوا، ثم تكلم النبي صلى الله عليه وسلم فقال: يا بني عبد المطلب! إني والله ما أعلم شاباً في العرب جاء قومه بأفضل مما جئتمكم به! إني قد جئتمكم بخير الدنيا والآخرة وقد أمرني الله أن أدعوكم إليه، فأياكم يؤازرنى على أمري هذا؟ فقلت وأنا أحدثهم سناً وأرمصهم (وأرمصهم: يقال: غمصت العين ورمصت من الغمص والرمص، وهو البياض الذي تقطعه العين ويجمع في زوايا الأجفان والرمص: الرطب منه، والغمص: اليابس. النهاية. 2/263 ب) عينا وأعظمهم بطناً وأحمشهم (وأحمشهم: يقال: رجل حمش الساقين وأحمش الساقين أي دقيقهما. النهاية. 1/440 ب) ساقاً: أنا يا نبي الله أكون وزيرك عليه! فأخذ برقبتي فقال: إن هذا أخي ووصيي وخليفتي فيكم فاسمعوا له وأطيعوا، فقام القوم يضحكون ويقولون لأبي طالب: قد أمرك أن تسمع وتطيع لعلي.

ابن إسحاق وابن جرير وابن أبي حاتم وابن مردويه وأبو نعيم، (حق) معافي الدلائل.

حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ جب آیت ”وانذر عشیرتک الاقربین“ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے مجھے اپنے پاس بلایا اور فرمایا: اے علی! مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤں۔ لیکن میں اس پر میری قدرت نہیں جب کبھی میں اعلان کرتا ہوں تو لوگ ناگواری سے دیکھتے ہیں میں خاموش رہ جاتا ہوں۔ حتیٰ کہ جبرئیل میرے پاس آئے اور فرمایا کہ: اے محمد (ﷺ وآلہ وسلم) جس کا تم کو حکم دیا گیا ہے تو اُس کو بجالاًؤ۔ لہذا اے علی! تم میرے لئے ایک صاع کھانا تیار کرو اور اُس پر بکری کی ایک دستہ رکھ دو اور ہمارے لئے دودھ کا شربت تیار کرو پھر میرے پاس بنی عبدالمطلب کو جمع کرو تا کہ میں اُن سے بات کروں اور جو مجھے حکم ملا ہے وہ اُن تک پہنچا دو۔ چنانچہ میں کھانا تیار کیا اور بنی عبدالمطلب کو دعوت دی اس وقت اُن کی تعداد چالیس تھی ان میں آپ ﷺ، حضرت ابوطالب، حمزہؓ، عباسؓ، اور ابولہب شامل تھے۔ جب یہ لوگ جمع ہو گئے تو آپ ﷺ نے مجھے کھانا لانے کو کہا، میں کھانا حاضر کر دیا آپؐ نے گوشت ایک ٹکڑا لیا اور دندان مبارک سے لگا کر رکھ دیا پھر فرمایا: بسم اللہ! کھانا شروع کرو۔ لوگ پیٹ بھر کھایا حتیٰ کہ وہ بے نیاز ہو گئے مگر کھانا جیسا تھا ویسا ہی باقی رہا برتن میں ہم کھانے والوں کے انگلیوں کے نشان دیکھ رہے تھے حالانکہ جو کھانا پیش کیا گیا تھا وہ ایک آدمی کے ہی لئے کافی تھا۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا پینے کے لئے مشروب لاؤ۔ میں وہ مشروب لایا لوگوں نے پینا شروع کیا اور سیر ہو گئے حالانکہ وہ ایک آدمی کے لئے ہی کافی تھا۔ چنانچہ جب سب کھا چکے تو نبی کریم ﷺ بات کرنے کا راہ دہ کیا ابولہب جلدی سے بول

اُٹھا: چلو بس بات ہوگئی چلو اُٹھو، سب اُٹھ کر چلے گئے اور نبی کریم ﷺ کچھ کہہ نہ سکے، دوسرے دن رسول کریم ﷺ وآلہ نے فرمایا: اے علی! یہ شخص (ابولہب) مجھ پر سبقت لے گیا جس کے وجہ سے لوگ اُٹھ کر چلے گئے اور میں کچھ کہہ نہ سکا لہذا کل کی طرح آج پھر کھانے اور مشروب کا انتظام کرو اور لوگوں کو جمع کرو۔ میں نے کھانا تیار کیا پھر لوگوں کو بلایا، آپ نے ایسا ہی کہا جیسے کل کیا تھا لوگ سیر ہو کر کھانا کھایا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے کلام کیا اور فرمایا: اے بنی عبدالمطلب! میں نہیں جانتا کہ عرب میں کوئی نوجوان ان تعلیمات سے افضل کوئی لایا ہو میں تمہارے پاس دنیا اور آخرت کی بھلائی لایا ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ میں تمہیں دعوت دوں، تم میں سے کون ہے اس معاملہ میں مجھے تقویت پہنچائے گا؟ میں (یعنی حضرت علیؑ) نے کہا: اس کام کے لئے میں تیار ہوں حالانکہ میں اس قوم میں سب سے کم سن میری پنڈلیاں تپتی تھیں۔ میں (حضرت علیؑ) عرض کیا: یا نبی اللہ! میں اس معاملہ میں آپ کا وزیر بنتا ہوں۔ آپ ﷺ نے مجھے گردن سے پکڑ لیا اور فرمایا: یہ میری بھائی، میرا وصی اور میرا خلیفہ ہے اس کی بات سُنو اور اس کی اطاعت کرو۔ لوگ ہنستے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے اور ابوطالب سے کہنے لگے: اس نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم علیؑ کی بات سُنو اور اس کی اطاعت کرو۔

۳۶۲۲۰۔ مسند البراء بن عازب قال: کنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فنزلنا بغدير خم فنودي: الصلاة جامعة! وكسح لرسول الله صلى الله عليه وسلم تحت شجرة فصلى الظهر فأخذ بيد علي فقال: أأستم تعلمون أني أولى بالمؤمنين من أنفسهم؟ قالوا: بلى، فقال: أأستم تعلمون أني أولى بكل مؤمن؟ من نفسه، قالوا: بلى، فأخذ بيد علي فقال: اللهم! من كنت مولاه فعلي مولاه، اللهم! وال من والاه وعاد من عاداه؛ فلقبه عمر بعد ذلك فقال: هنيئاً لك يا ابن أبي طالب! أصبحت وأمست مولى كل مؤمن ومؤمنة.

مسند براء بن عازب: ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے اتنے میں منادی نے اعلان کیا ”الصلاة الجامعة“۔ ایک درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ کے لئے جگہ صاف کی گئی۔ آپ نے نماز ظہر پڑھی اور پھر آپ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑا فرمایا: تمہیں معلوم نہیں کہ میں مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ حق رکھتا ہوں: صحابہؓ نے جواباً عرض کیا: جی ہاں بے شک! پھر آپ نے فرمایا: تمہیں معلوم نہیں کہ میں مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ حق رکھتا ہوں: صحابہؓ نے جواباً عرض کیا: جی ہاں بے شک! پھر آپ نے فرمایا: تمہیں معلوم نہیں کہ میں مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ حق رکھتا ہوں: صحابہؓ نے جواباً عرض کیا: جی ہاں بے شک!۔ پھر آپ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: یا اللہ! میں جس کا مولا ہوں یہ علیؑ اُس کا مولا ہے۔ یا اللہ! جو علیؑ کو دوست رکھتا ہو تو بھ اُس کو دوست رکھ اور جو علیؑ سے دشمنی رکھتا ہو تو اُس کا دشمن ہو جا۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ آگے بڑھے اور کہا: اے علیؑ! مبارک ہو صبح اور شام پر آپ ہر مومن مرد اور عورت کے مولا ہو گئے۔

۳۶۲۲۳۔ ثنا محمد بن إسماعيل الضراري ثنا عبد السلام بن صالح الهروي ثنا أبو معاوية عن الأعمش عن مجاهد عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أنا مدينة العلم وعلي بابها، فمن أراد المدينة فليأتها من

بابہا۔

محمد بن اسماعیل ضراری، عبدالسلام بن صالح اللہ وی وہ ابو معاویہ سے اور وہ اعمش سے اور وہ مجاہد سے اور وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے: میں علم کا شہر ہوں اور علیؓ اُس کا دروازہ ہے جو شہر میں داخل ہونا چاہے اُسکے دروازے سے آئے۔ مصنف (علامہ متقی) لکھتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے اور کہتے ہیں کہ: میں عرصہ دراز تک یہی جواب دیتا رہا حتیٰ کہ مجھے تہذیب الآثار میں حضرت علیؓ کی اس حدیث کے بارے میں ابن جریر کی تصحیح پر واقفیت ہوئی جب کہ حاکم نے ابن عباسؓ کی اس حدیث کو صحیح گردانا۔ میں (علامہ متقی) نے استخارہ کیا پھر مجھے یہ یقین ہو گیا کہ یہ حدیث حسن ہے اور مرتبہ صحیح تک پہنچی ہے۔ عربی متن زیر میں ہے

۳۶۶۲۔ ثنا إبراہیم بن موسی الرازی - و لیس بالفراء - ثنا أبو معاویة - بإسناد مثله هذا الشيخ لا أعرفه ولا سمعت منه غیر هذا الحديث - انتھی کلام ابن جریر . وقد أورد ابن الجوزي في الموضوعات حديث علي وابن عباس وأخرج (ک) حديث ابن عباس وقال : صحيح الإسناد، وأن الحديث من قسم الحسن لا يرتقي إلى الصحة ولا ينحط إلى الكذب، وبيان ذلك يستدعي طولاً ولكن هذا هو المعتمد في ذلك انتهى . وقد كنت أجب بهذا الجواب دهرًا إلى أن وقفت على تصحيح ابن جرير لحديث علي في تهذيب الآثار مع تصحيح (ک) لحديث ابن عباس فاستخرت الله وجزمت بارتقاء الحديث من مرتبة الحسن إلى مرتبة الصحة

۳۶۷۸۔ وبهذا الإسناد عن علي قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : يا علي ! ليس في القيامة راكب غيرنا ونحن أربعة، فقام رجل من الأنصار فقال : فداك أبي وأمي ! فمن هم؟ قال : أنا على البراق : وأخي صالح على ناقته التي عقرت، وعمي حمزة على ناقتي العضباء، وأخي علي على ناقه من نوق الجنة بيده لواء الحمد ينادي : لا إله إلا الله محمد رسول الله، فيقول الآدميون : ما هذا إلا ملك مقرب أو نبي مرسل أو حامل عرش، فيجيهم ملك من بطنان العرش : يا معشر الآدميين ! ليس هذا ملكا مقربا ولا نبيا مرسلا ولا حامل عرش، هذا الصديق الأكبر علي بن أبي طالب .

اسی اسناد سے حضرت علیؓ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علیؓ! قیامت کے دن ہم چار کے علاوہ کوئی شخص سواری پر نہیں ہوگا۔ انصار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ فدا وہ کون ہیں؟۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: میں براق پر سوار ہوں گا، میرے بھائی صالحؓ اُس اونٹنی پر سوار ہوں گے جس کی اونٹیں کاٹ دی گئی تھیں، میرے چچا حمزہؓ غصباء پر سوار ہوں گے اور میرا بھائی علیؓ جنت کی اونٹنی پر سوار ہوگا اور اُس کے ہاتھ میں لوائے حمد ہوگا اور یہ اعلان کر رہا ہوگا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ آدمی کہیں گے کہ یہ کوئی مقرب فرشتہ ہے یا نبی مرسل ہے یا عرش کا اٹھانے والا فرشتہ ہے۔ چنانچہ فرشتے سے نیچے ایک فرشتہ انھیں جواب دے

گا: اے آدمیوں کی جماعت یہ مقرب فرشتہ نہیں ہے نہ نبی مرسل ہے اور نہ ہی حامل عرش ہے بلکہ یہ صدیق اکبر علی ابن ابی طالب ہیں۔

۳۶۴۸۵۔ عن زید بن أرقم قال: نشد علي الناس من سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يوم غدیر خم: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أُولَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ! قَالُوا: بَلَىٰ، قَالَ: فَمَنْ كُنْتَ مَوْلَاهُ فَعَلِي مَوْلَاهُ! اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادَ مِنْ عَادَاهُ، فَقَامَ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَشَهِدُوا بِذَلِكَ.

زید ابن ارقم سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے لوگوں کو واسطہ دے کر پوچھا کہ: کس کس نے غدیر خم میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: تمہیں معلوم نہیں کہ میں مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ حق رکھتا ہوں: صحابہؓ نے جواباً عرض کیا: جی ہاں بے شک! پھر آپؐ نے فرمایا: تمہیں معلوم نہیں کہ میں مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ حق رکھتا ہوں: صحابہؓ نے جواباً عرض کیا: جی ہاں بے شک! پھر آپؐ نے فرمایا: تمہیں معلوم نہیں کہ میں مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ حق رکھتا ہوں: صحابہؓ نے جواباً عرض کیا: جی ہاں بے شک! پھر آپؐ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: یا اللہ! میں جس کا مولا ہوں یہ علیؑ اُس کا مولا ہے۔ یا اللہ! جو علیؑ کو دوست رکھتا ہو تو بھی اُس کو دوست رکھ اور جو علیؑ سے دشمنی رکھتا ہو تو اُس کا دشمن ہو جا۔ چنانچہ بارہ آدمی کھڑے ہوئے اور انھوں نے گواہی دی۔

۳۶۴۹۹۔ عن سليمان بن عبد الله عن معاذ العدوية قالت: سمعت عليا وهو يخطب على منبر البصرة يقول: أنا للصدیق الأكبر! آمنت قبل أن يؤمن أبو بكر، وأسلمت قبل أن يسلم.

۳۶۴۹۹۔ روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؑ کو سنا آپ بصرہ کے منبر خطاب فرما رہے تھے میں صدیق اکبر ہوں میں نے ابو بکر سے پہلے ایمان لایا اور ان کے اسلام لانے سے قبل اسلام لایا۔

۳۶۵۰۱۔ عن علي قال: نزلت الآية على رسول الله صلى الله عليه وسلم في نعته (إنما وليكم الله ورسوله). إلى آخر الآية خرج النبي صلى الله عليه وسلم فدخل المسجد وجاء الناس يصلون بين راعع وساجد وقائم يصلي، فإذا سائل، فقال: يا سائل! هل أعطاك أحد شيئاً؟ قال: لا إلا ذاك الراعع - لعلي بن أبي طالب - أعطاني خاتمه حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کریمہ ”انما وليكم الله ورسوله“ نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور لوگ بھی جمع تھے بعض نماز پڑھ رہے تھے اور رکوع یا سجدے میں کوئی قیام میں اچانک ایک سائل پر نظر آپ ﷺ نے اُس پوچھا: تمہیں کسی نے کچھ عطا کی ہے اُس نے کہا: نہیں مگر اس رکوع کرنے والے نے یعنی علی ابن ابی طالب نے یہ انگوٹھی دی ہے۔

۳۶۵۰۲۔ عن أبي المعتمر مسلم بن أوس وجارية بن قدامة السعدي أنهما حضرا علي بن أبي طالب يخطب وهو يقول: سلوني قبل أن تفقدوني! فإني لا أسأل عن شيء دون العرش إلا أخبرت عنه.

ابو معتمر نے وہ مسلم بن اوس اور وجاریہ بن قدامہ السعدی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت علیؑ کی خدمت میں تھے تو آپؐ خطبہ دے رہے تھے اور فرمایا: پوچھو! مجھ سے جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو قبل اس کے مجھے نہ پاؤ۔ اس لئے زیر عرش مجھ سے جس چیز کے متعلق سوال کیا

جائے گا میں اُس کا جواب ضرور دوں گا۔

۳۶۵۰۸۔ ایضاً عن عبد الله القشيري قال : حدثني أنس بن مالك قال : كنت أحجب النبي صلى الله عليه وسلم فسمعتة يقول : اللهم ! أطعمنا من طعام الجنة، فأتي بلحم طير مشوي فوضع بين يديه فقال : اللهم ائتنا بمن تحبه ويحبك ويحب نبيك ! قال أنس : فخرجت فإذا علي بالباب ! فاستأذني فلم أذن له، ثم عدت فسمعت من النبي صلى الله عليه وسلم مثل ذلك، فخرجت فإذا علي بالباب ! فاستأذني فلم أذن له، ثم عدت فسمعت من النبي صلى الله عليه وسلم مثل ذلك أحسب أنه قال : ثلاثاً، فدخل بغير إذني فقال النبي صلى الله عليه وسلم : ما الذي أبطأ بك يا علي؟ قال : يا رسول الله ! جئت لأدخل فحجبني أنس، قال : يا أنس ! لم حجبته؟ قال : يا رسول الله ! لما سمعت الدعوة أحببت أن يجيء رجل من قومي فتكون له، فقال النبي صلى الله عليه وسلم : لا يضر الرجل محبة قومه ما لم يبغيض سواهم.

عبداللہ قشیری انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں ایک دن نبی کریم کے پاس درباری کر رہا تھا تو میں سنا آپ ﷺ یہ فرما رہے تھے یا اللہ! ہمیں جنت کے کھانوں میں سے کھلا۔۔ چنانچہ آپ کی خدمت میں کسی نے بھونے ہوئے پرندہ کا گوشت لایا گیا اور آپ کے سامنے رکھ دیا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! میرے پاس ایسے شخص کو بھیج جس سے تو محبت کرتا اور تجھ سے اور تیرے نبی سے محبت کرتا ہو۔ انس کہتے ہیں کہ میں دروازے سے باہر نکلا تو دیکھتا ہوں کہ حضرت علیؓ کھڑے ہوئے ہیں درپر۔ اور اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کر رہے ہیں۔ میں انہیں اندر داخل ہونے کی اجازت نہیں دی وہ واپس لوٹ گئے میں اندر واپس آیا تو سنا نبی کریم ﷺ وہی ارشاد فرما رہے: یا اللہ! میرے پاس ایسے شخص کو بھیج جس سے تو محبت کرتا اور تجھ سے اور تیرے نبی سے محبت کرتا ہو۔ عبداللہ قشیری کہتے ہیں کہ کہ میرا گمان ہے انس نے ایسا تین بار ہوتے کہا (کہ رسول اللہ ﷺ کا دعا کرنا اور حضرت علیؓ کا آنا) تیسری بار اجازت کے انتظار سے قبل حضرت علیؓ اندر داخل ہو گئے۔ نبی کریم ﷺ نے دریافت کیا: یا علی! تم نے تاخیر کیوں کر دی؟ حضرت علیؓ نے فرمایا: یا رسول اللہ میں داخل ہونا چاہتا تھا لیکن انس نے مجھے روک دیتا تھا۔ آپ ﷺ نے انس پوچھا: اے انس روکنے کی سبب تھ؟ تو انس نے جواب دیا: رسول اللہ! میں جب آپ کی دعائی تو میں نے چاہا کہ میری قوم کا کوئی شخص آجائے اور یہ دعا اُس کے حق میں ہو جائے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی کو اُس کی محبت ضرور نہیں پہنچاتی جب تک وہ اُن کے علاوہ کسی اور سے بغض نہ رکھتا ہو۔

۳۶۵۱۶۔ عن علي قال : انطلقت أنا والنبي صلى الله عليه وسلم حتى أتينا الكعبة فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم : اجلس - وصعد على منكبى، فذهبت لأنهض به فرأى مني ضعفا فنزل وجلس لي النبي صلى الله عليه وسلم وقال : اصعد على منكبى، فصعدت على منكبى، فنهض بي فإنه يخيل إلي أني لو شئت لملت أفق السماء حتى صعدت على البيت وعليه تمثال صفر أو نحاس فجعلت أزاوله عن يمينه وعن شماله وبين يديه ومن خلفه، ورسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول: هيه هيه! وأنا أعالجه حتى استمكنت منه، قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم: اقذف به، فخذفت به فتكسر كما تتكسر القوارير، ثم نزلت فانطلقت أنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم نستبق حتى توارينا بالبيوت خشية أن يلقانا أحد من الناس فلم يرفع عليها بعد.

حضرت علیؑ کی روایت ہے کہ جب ہم خانہ کعبہ کے قریب پہنچے تو آپؐ نے مجھ سے فرمایا بیٹھ جاؤ جب میں بیٹھ گیا آپؐ میرے کاندھوں پر سوار ہوئے پھر میں آپؐ کو لے کر اٹھنے لگا مگر میں اٹھ نہ سکا۔ آپؐ یہ دیکھ کر اتر آئے اور پھر آپؐ ﷺ مجھے لے کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ: مجھے ایسے لگا اگر میں چاہوں تو آسمان کی بلندوں چھو لوں۔ پھر خانہ کعبہ پر چڑھ گیا اور چھت پر تانبے یا پیتل کا بت تھا میں اُس بت کو دائیں بائیں کر کے توڑا اور اُس کو نیچے پھینک دیا اس طرح وہ ٹکڑے ہو گیا جیسے شیشہ پھر میں اوپر سے نیچے اتر آیا۔ مسند احمد بن حنبل جلد ۸۴

۵۱۰- عن أبي الأسود قال: دخل معاوية على عائشة فقالت: ما حملك على قتل أهل عذراء حاجر وأصحابه؟ فقال: يا أم المؤمنين! إنني رأيت قتلهم صلاحاً للأمة وبقائهم فساداً للأمة، فقالت: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: سيقتل بعذراء ناس يغضب الله لهم وأهل السماء.

ابو اسود کہتے ہیں کہ معاویہ ایک دفعہ حضرت عائشہ کے پاس آئے تو عائشہ نے معاویہ سے پوچھا: تم نے اہل عذرا حجرؓ اور اُن کے ساتھیوں کو کیوں قتل کیا؟ معاویہ نے جواب دیا: اے ام المؤمنین! میں نے اُمت کی بہتری کے لئے قتل کیا، چونکہ اُن کے زندہ رہنے سے اُمت میں فساد پھیلنے کا خدشہ تھا۔ عائشہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ عنقریب عذراء میں لوگوں کو قتل کیا جائے گا جس کی وجہ سے اللہ اور اہل آسمان غضبناک ہوں گے۔

۶۲۳- أيضا عن يزيد بن حبان عن زيد بن أرقم قال: قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم خطيباً بماء يدعى خمّا بين مكة والمدينة فحمد الله وأثنى عليه ووعظ وذكر ثم قال: أما بعد أيها الناس! إنني أنتظر أن يأتيني رسول ربي فأجيب، وأنا تارك فيكم الثقلين: أحدهما كتاب الله، فيه الهدى والصدق، فاستمسكوا بكتاب الله وخذوا به - فرغب في كتاب الله وحث عليه؛ ثم قال: وأهل بيتي أذكر كم الله في أهل بيتي - ثلاث مرات. فقيل لزيد: ومن أهل بيته؟ أليس نساؤه من أهل بيته؟ فقال زيد: إن نسائه من أهل بيته ولكن أهل بيته من حرم الصدقة بعده، قيل: ومن هم؟ قال: هم آل العباس وآل علي وآل جعفر وآل عقيل، قيل: أكل هؤلاء يحرم الصدقة؟ قال: نعم.

زيد بن حبان، زيد بن ارقم سے روایت کرتے ہیں کہ: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم ہمیں خطاب کرنے کے لئے کھڑے ہوئے، اس وقت آپؐ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ ہے خم نامی چشمہ پر تھے۔ آپؐ نے حمد و ثنا کے بعد وعظ و نصیحت کی اور پھر فرمایا: اما بعد! اے لوگو! میں انتظار کر رہا ہوں کہ میرے پاس میرے رب کا قاصد آئے اور میں اس بات کو قبول کروں میں تمہارے درمیان دو چیزیں بھاری

چھوڑ رہا ہوں ایک کتاب اللہ ہے اس میں ہدایت اور سچائی ہے کتاب اللہ کو مضبوطی سے پکڑے رہو، پھر آپؐ نے ہمیں کتاب اللہ کی ترغیب دی اور اُس کو ابھارا۔ پھر آپؐ فرمایا: دوسرے میرے اہل بیت ہیں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق دہائی دیتا ہوں اسی کلمے کو آپؐ نے تین بار فرمایا۔ چنانچہ زید بن ارقمؓ سے پوچھا گیا: آپؐ کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپؐ کی بیویاں اہل بیت نہیں ہے۔ زید بن ارقمؓ نے جواب دیا: آپؐ کی ازواج اہل بیت تو ہیں لیکن اہل بیت وہ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔ پوچھا: وہ کون؟ جواب دیا وہ آل عباس، آل علی، آل جعفر۔ اور آل عقیل ہیں۔ پوچھا گیا: کیا ان پر صدقہ حرام ہی؟ جواب دیا: ہاں۔

۳۷۶۳۴۔ مسند علی عن الشبلی قال: سمعت محمد بن علي الدامغاني قال: سمعت علي بن حمزة الصوفي يحدث عن أبيه قال: سمعت موسى بن جعفر يقول: حدثنا أبي سمعت أبي يحدث عن أبيه عن علي بن أبي طالب قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم: يا علي! إن الإسلام عريان لباسه التقوى، ورياشه الهدى، وزينته الحياء وعماده الورع، وملاكه العمل الصالح، وأساس الإسلام حبي وحب أهل بيتي.

مسند علی سے شبلی کی روایت ہے کہ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے علیؓ! اسلام نگاہ ہے اور اُس کا لباس تقویٰ ہے، اُس کے بال و پر ہدایت ہے اور اُس کی زینت حیا ہے اُس کا ستون ورع ہے، اُس کی جڑ عمل صالح اور مہری اور میرے اہل بیت کے محبت اسلام کی بنیاد ہے۔

۳۷۶۳۵۔ أن النبي ﷺ كا يمر بيت فاطمة ستة أشهر إذا فرج إلى الفجر۔ يقول: الصلوة يوا اهل بيت! انما يعد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا۔

مسند انس ہے ہے کہ انس روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ چھ مہینے تک حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا) نماز فجر کے لئے گھر کے پاس سے گذرتے جاتے وقت آپؐ یہ فرماتے: اے اہل بیت تمہارے اوپر رحمت نازل ہو۔ اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ تم سے ہر گندگی کو دور رکھا اور تمہیں پاک رکھا۔

۳۷۷۶۹۔ مسند الصديق۔ عن أم جعفر أن فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت: يا أسماء! إنني قد استقبحت ما يصنع بالنساء، إنه يطرح على المرأة الثوب فيصفها، فقالت أسماء: يا بنت رسول الله! ألا أريك شيئاً رأيته بأرض الحبشة، فدعت بجرائد رطبة فحنتها ثم طرحت عليها ثوباً، فقالت فاطمة: ما أحسن هذا وأجمله! يعرف به الرجل من المرأة، فإذا أنا مت فاغسليني أنت وعلي ولا يدخل علي أحد، فلما توفيت جاءت عائشة تدخل فقالت أسماء: لا تدخلني، فشكت إلى أبي بكر فقالت: إن هذه الخثعمية تحول بيني وبين ابنة رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد جعلت لها مثل هودج العروس، فجاء أبو بكر فوقف على الباب وقال: يا أسماء! ما حملك على أن منعت أزواج النبي صلى الله عليه وسلم يدخلن على ابنة رسول الله صلى الله عليه وسلم وجعلت لها مثل هودج العروس؟

فَقَالَتْ: أَمَرْتَنِي أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَيْهَا أَحَدٌ وَرَأَيْتُهَا هَذَا الَّذِي صَنَعْتَ وَهِيَ حَيَّةٌ فَأَمَرْتَنِي أَنْ أَصْنَعَ ذَلِكَ لَهَا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَاصْنَعِي مَا أَمَرْتُكَ، ثُمَّ غَسَلَهَا عَلَيَّ وَأَسْمَاءَ.

مسند صدیق سے ام جعفر کی روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت رسول ﷺ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اسماء! (جو حضرت جعفر طیار کی بیوہ اور اس وقت زوجہ ابوبکر تھیں) عورتوں کے میت کے ساتھ جو کیا جاتا ہے وہ مجھ کو بُرا لگتا ہے۔ چنانچہ مردے پر صرف ایک کپڑا ڈال دیا جاتا ہے جو عورت کے اعضا کو ظاہر کر دیتا ہے، اسماء بنت عمیس نے کہا: اے بنت رسول ﷺ! کیا میں ایسی چیز نہ بتاؤں جو سر زمین حبشہ میں میں نے دیکھا ہے۔ چنانچہ اسماء نے چند ٹھنیوں کو منگوا کر اور انہیں ٹیڑھا کر کے اُس پر کپڑا ڈال دیا۔ حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا) نے فرمایا: کتنا خوبصورت ہے۔ اس میں مردہ رکھنے سے مرد اور عورت کی تمیز نہیں ہوگی۔ لہذا جب میں مرجاؤں تو مجھے تم اور علیؑ غسل دینا اور میرے پاس کوئی نہ آئے، چنانچہ جب حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا) نے وفات پائی تو عائشہ نے اندر آنا چاہا۔ اسماءؓ جو اس وقت زوجہ ابوبکر تھیں اندر آنے کے لئے روکا۔ عائشہ نے ابوبکر سے شکایت کی کہ یہ میرے اور رسولؐ کی بیٹی درمیان حائل ہوگئی ہے اور اُس نے فاطمہ کے لئے لہن کی ہودج (ڈولی) کی طرح بنا رکھی ہے۔ ابوبکر آئے اور دروازے ہی پر کھڑے رہے اور پوچھا: اے اسماء! رسولؐ کی زوجہ کو رسولؐ کی بیٹی کے پاس اندر آنے کیوں روک رکھا ہے۔ اور تم نے فاطمہ کے لئے لہن جیسی ہودج کی طرح کیوں بنایا؟۔ حضرت اسماء نے جواب دیا: کے مجھے حکم دیا گیا کہ کوئی اُن کے پاس نہ آئے اور ہودج میں نے اُن کی حیات میں بنایا تھا اور ایسا بنانے اُنہوں نے حکم دیا۔ یہ سُن کر ابوبکر نے کہا جیسا تم سے کہا گیا ویسا بجالاؤ۔ پھر حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کو حضرت علیؑ اور اسماء نے غسل دیا۔

۳۷۸۱۹۔ عن أبي جعفر أن عمر بن الخطاب منع أزواج النبي صلى الله عليه وسلم الحج والعمرة. ابن سعد
ابو جعفر سے روایت ہے کہ عمر ابن خطاب نے ازواج رسول ﷺ کو حج و عمر کرنے سے منع فرما دیا تھا۔

۴۴۲۹۔ قال: بينا أنا عند علي بن أبي طالب رضي الله عنه في الرحبة إذ أتاه رجل فسأله عن هذه الآية { أفمن كان على بينة من ربه ويتلوه شاهد منه } فقال: ما من رجل من قريش جرت عليه المواسي إلا قد نزلت فيه طائفة من القرآن، والله والله لأن يكونوا يعلموا ما سبق لنا أهل البيت على لسان النبي الأمي صلى الله عليه وسلم أحب إلي من أن يكون لي ملء هذه الرحبة ذهباً وفضة، والله إن مثلنا في هذه الأمة كمثل سفينة نوح في قوم نوح، وإن مثلنا في هذه الأمة كمثل باب حطة في بني إسرائيل. أبو سهل القطان في أماليه وابن مردويه

عباد بن عبد اللہ اسدی سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں میں حضرت علیؑ کی خدمت میں موجود تھا۔ آپؐ کشادہ گھانس پر تشریف فرما تھے۔ ایک شخص آیا اور اُس نے اس آیت افمن كان على بينة من ربه ويتلوه شاهد منه سورہود: ۷۱ بھلا جو اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل رکھتے ہیں اور اُس کے ساتھ ایک گواہ بھی اُس کی جانب سے ہوگا۔ کا کیا مطلب ہے؟۔ آپؐ نے فرمایا: قریش کے ہر بالغ شخص کے بارے میں کچھ نہ کچھ قرآن میں نازل ہوا۔ واللہ! واللہ! اگر لوگ یہ جان لیں کہ ہم اہل بیت کے لئے اللہ نے زبان رسولؐ سے کیا کیا (فضیلتیں)

گنوائے ہیں تو یہ مجھے اس سے زیادہ کہیں پسند ہے کہ پوری جگہ سونے چاندی کے ساتھ بھر کر مل جائے۔ واللہ! اس اُمت میں ہماری مثال ایسی ہے جیسے کشتی نوح اور ہماری مثال اس اُمت میں ایسی ہے جیسے بنی اسرائیل میں باب حطہ۔

۳۵۶۰۰۔ عن عائشة قالت: واختلفوا في ميراثه فما وجدوا عند أحد من ذلك علما، فقال أبو بكر، سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: إنا معشر الأنبياء لا نورث، ما تركنا صدقة.

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ کی میراث کے بارے میں اختلاف ہوا کسی کو اس حدیث کے بارے میں علم نہ تھا کہ ابوبکر نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ ہم انبیاء کی جماعت کا کوئی میراث نہیں ہوتی جو کچھ مال چھوڑے جاتے ہیں وہ صدقہ ہے۔

۳۵۶۹۹۔ عن الضحاک قال، رأى أبو بكر الصديق طيرا واقفا على شجرة فقال: طوبى لك يا طير! والله لو ددت أني كنت مثلك تقع على الشجر وتأكل من الثمر ثم تطير وليس عليك حساب ولا عذاب، والله! لو ددت أني كنت شجرة في جانب الطريق مر علي جمل فأخذني فأدخلني فاه فلاكني ثم ازدردني ثم أخرجني بعرا ولم أكن بشرا.

ضحاک سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے ایک پرندہ دیکھا کہ وہ ایک درخت پر بیٹھا ہے کہا: تجھے مبارک ہواے پرندے! واللہ کاش کے میں بھی تیری طرح ہوتا درخت پر بیٹھتا ہے پھل کھاتا ہے پھراڑ جاتا ہے تجھ پر نہ حساب ہے نہ عذاب کاش کہ میں ایک درخت ہوتا راستہ کے کنارے پر اور گذرتا ہوا اونٹ مجھے اپنے منہ میں داخل کرتا خوب چباتا پھر مجھے ہضم کر لیتا پھر میں مینگی بن نکل جاتا مگر انسان نہ ہوتا۔

(ما شاء اللہ پھر وہ حدیث عشر مبشرہ کیا ہوئی، صحابی ہونے کا ان کے ہاں کوئی شرف ہی نہیں)

۱۲۰۹۷۔ عن عمر بن الخطاب قال: لما كان اليوم الذي توفي فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم بويج لأبي بكر في ذلك اليوم، فلما كان من الغد جائت فاطمة إلى أبي بكر معها علي فقالت: ميراثي من رسول الله صلى الله عليه وسلم أبي، قال: أمن الرثة (الرثة: تقول: ورثت أبي، وورثت الشيء من أبي أرثه بالكسر فيهما ورثا ووراثته وإرثا، الألف منقلبة من الواو، ورثة الهاء عوض من الواو: الصحاح للجوهري) ۲۹۵/۱ (ب).

العقد: بالكسر: القلادة. الصحاح للجوهري (۵۰۷/۱) (ب) أو من العقد؟ قالت: فدك وخيبر وصدقاته بالمدينة أرثها كما ترثك بناتك إذا مت، فقال أبو بكر: أبوك والله خير مني وأنت خير من بناتي، وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا نورث ما تركناه صدقة يعني هذه الأموال القائمة فتعلمين أن أباك أعطاكها؛ فوالله لئن قلت: نعم لأقبل قولك، ولأصدقك، قالت: جائتني أم أيمن فأخبرتني أنه أعطاني فدك قال عمر: فسمعتة يقول: هي لك فإذا قلت قد سمعتة فهي لك، فأنا أصدقك فأقبل قولك، قالت: قد أخبرتك بما عندني (ابن سعد) ورجاله ثقات سوى الواقدي (أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى (2/316) (ص).

۱۴۰۹ھ - حضرت عمر سے مروی ہے کہ جس دن رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی اور ابو بکر بیعت ہو گئی۔ تو حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا) حضرت علی کے ساتھ ابو بکر کے پاس آئیں اور فرمایا کہ میرے باپ کی میراث مجھے دیں۔ ابو بکر نے پوچھا میراث میں کیا دینے کا فرمایا تھا؟۔ حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا) نے فرمایا: فدک، خیبر اور مدینے کے اموال میں، میں اُن کی وارث ہوں۔ جس طرح تمہارے مرنے کے بعد تمہاری اولاد وارث بنیں گی۔ ابو بکر یہ سُن کر بولے: واللہ آپ کا باپ ﷺ مجھ سے بہتر تھا اور آپ میری بیٹیوں سے بہتر ہیں مگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سُنا کہ: ہم کسی کو اپنا وارث نہیں بناتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ اگر آپ کو علم ہے کہ یہ مال آپ کے باپ نے دیا ہے تو ہاں کرو۔ ہم تمہاری بات قبول کریں گے۔ اور تم کو یہ اموال دے دیں گے۔ حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا) نے فرمایا: یہ میرے پاس اُم ایمن (یہ حضورؐ ورثہ میں آپ کے والد سے ملی تھیں) ہیں۔ ام ایمنؓ نے کہا یہ فدک رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کو دیدیا ہے۔ حضرت عمر جو اس وقت موجود تھے گواہی دی کہ: ہاں رسول اللہ ﷺ کو میں نے فرماتے ہوئے یہ سُنا ہے کہ فدک تمہارے (حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا)) لئے ہے۔ اے ابو بکر تم نے بھی سُنا ہے اور میں تمہاری (حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا)) کی بات قبول کرتا ہوں۔ حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا) نے فرمایا مجھ کو جتنا معلوم تھا میں نے بتلادیا۔

۱۴۱۳ھ - عن أسلم أنه حين بويع لأبي بكر بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم كان علي والزبير يدخلون على فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم ويشاورونها ويرجعون في أمرهم؛ فلما بلغ ذلك عمر بن الخطاب خرج حتى دخل على فاطمة، فقال: يا بنت رسول الله ما من الخلق أحد أحب إلي من أبيك، وما من أحد أحب إلينا بعد أبيك منك، وإيم الله ما ذاك بما نعي إن اجتمع هؤلاء النفر عندك أن أمر بهم أن يحرق عليهم الباب، فلما خرج عليهم عمر جاؤوها قالت: تعلمون أن عمر قد جائني وقد حلف بالله لئن عدتم ليحرقن عليكم الباب اسلم سے روایت ہے کہ بعد وفات رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم جب ابو بکر کی بیعت کی گئی زبیر، حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کے گھر مشورہ کرنے آتے اور سوئچ پچا کرتے۔ عمر ابن خطاب آئے اور حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کو مخاطب ہو کر کہا: اے بنت رسول! مجھے مخلوق میں آپ کے باپ سے زیادہ کوئی محبوب نہیں اور آپ کے باپ کے بعد آپ سے زیادہ کوئی محبوب نہیں۔ مگر واللہ! یہ لوگ جو آپ کے پاس آئے ہیں یہ باز آجائیں ورنہ یہ دروازہ جلا دوں گا۔

۸۸۹ھ - عن أسلم أن عمر بن الخطاب اطلع على أبي بكر وهو يمد لسانه، قال: ما تصنع يا خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ قال: إن هذا الذي أوردني الموارد

اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے دیکھا کہ حضرت ابو بکر اپنی زبان کو پکڑ کر کھینچ رہے ہیں۔ حضرت عمر نے پوچھا اے خلیفہ! یہ کیا ہو رہا ہے۔ اسی نے مجھے خطرناک جگہ پھنچا دیا ہے۔

27189- عن عمر قال: رأني رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا أبول قائما فقال: يا عمر لا تبلى قائما

۲۷۱۸۹۔ حضرت عمر کہتے ہیں کہ: مجھے رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا تو فرمایا: اے عمر کھڑے ہو کر پیشاب مت کرو۔

۲۴۳۹۰۔ عن حمید بن عبد الرحمن بن عوف أن عمر وعثمان كانا يصليان المغرب في رمضان حين ينظران إلى الليل قبل أن يفطروا ثم يفطران بعد الصلاة وذلك في رمضان.

۲۴۳۹۰۔ حمید بن عبد الرحمن بن عوف روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان اس وقت نماز پڑھتے تھے جب افطاری سے قبل رات کی تاریکی دیکھ لیتے تھے پھر نماز کے بعد افطار کرتے تھے۔

۴۵۷۱۲۔ عن سعيد بن المسيب قال: استمتع ابن حريث وابن فلان، كلاهما ولد له من المتعة زمان أبي بكر وعمر.

۴۵۷۱۲۔ سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ ابن حریث اور ابن فلاں نے متعہ کیا ہے۔ حضرت ابو بکر اور عمر کے زمانے میں دونوں کی متعہ سے اولاد بھی ہوئی۔

۴۵۷۱۵۔ عن عمر قال: متعتان كانا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم انهي عنهما واعاقب عليهما: متعة النساء، ومتعة الحج. (أبو صالح كاتب الليث في نسخه، والطحاوي)

حضرت عمر نے فرمایا: رسول کریم ﷺ کے زمانے میں متعہ کی دو قسمیں جائز تھیں۔ میں اُن سے منع کرتا ہوں۔ اور اُن پر سزا بھی دوں گا۔ ایک عورتوں کا متعہ اور دوسرا متعہ حج۔

۴۵۷۱۸۔ عن سعيد بن المسيب أن عمر نهى عن متعة النساء وعن متعة الحاج. (مسدد).

سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر نے متعہ نساء اور متعہ حج سے منع کیا۔

۴۵۷۱۹۔ عن جابر: كانوا يتمتعون من النساء حتى نهاهم عمر ابن الخطاب. (ابن جرير).

حضرت جابرؓ کی روایت ہے: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں متعہ نساء اور متعہ حج کرتے تھے حضرت عمر نے منع کیا۔

۴۵۷۲۰۔ عن جابر قال: تمتعنا متعة الحج ومتعة النساء على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم، فلما كان عمر نهانا فانتهيينا. (ابن جرير).

حضرت جابرؓ کی روایت ہے: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں متعہ نساء اور متعہ حج کرتے تھے حضرت عمر نے منع کیا ہم باز آ گئے۔

۴۵۷۲۲۔ عن أبي قلابة أن عمر قال: متعتان كانتا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا أنهي عنهما وأضرب فيهما. (ابن جرير، كر).

ابو قلابہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: متعہ کی دو قسمیں رسول کریم ﷺ کے زمانے میں تھیں میں اُن سے منع کرتا ہوں۔

(% ابن جرير).

۴۵۷۳۰۔ عن جابر أنه سئل عن متعة النساء فقال: استمتعنا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وعمر، ثم نهى عنها عمر. (عب).

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ متعہ کیا ہم عہد رسول ﷺ میں اور عہد ابوبکرؓ پھر حضرت عمرؓ نے منع کیا۔

۴۵۷۳۱۔ أيضاً عن حسن بن محمد بن علي عن جابر بن عبد الله وسلمة بن الأكوع قالا: كنا في غزوة فجاءنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: استمتعوا. (عب).

حضرت جابرؓ اور سلمہ بن اکوعؓ بیان کرتے ہیں کہ: ایک غزوہ میں ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا متعہ کرو۔

۴۵۷۳۲۔ عن جابر قال: كنا نستمتع بالقبضة من التمر والدقيق على عهد النبي صلى الله عليه وسلم وأبي بكر حتى نهى عمر الناس، وكنا نعتد من المستمتع منهن بحیضة.

۴۵۷۳۲۔ حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ اور ابوبکرؓ کے عہد میں مٹھی بھر کھجور اور آٹے پر متعہ کر لیتے تھے حتیٰ کہ حضرت عمرؓ نے ہمیں اُس سے منع کر دیا چنانچہ ہم متعہ کرنے والی عورت کی عدۃ کا شمار ایک حیض سے کرتے تھے۔

۳۵۸۹۹۔ عن أنس بن مالك قال: رأيت عمر بن الخطاب وهو يومئذ أمير المؤمنين يطرح له صاع من تمر فيأكلها حتى يأكل حشفها.

انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے زمانہ خلافت عمر ابن خطابؓ کو دیکھا اُن کے سامنے ایک صاع کھجور رکھی جاتی اور تمام کھا لیتے تھے حتیٰ کہ اُس کے گٹھلیاں بھی کھا جاتے تھے۔

۳۵۹۲۸۔ عاصم بن عبيد الله بن عاصم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کھانے کے بعد اپنی جوتی پر ہاتھ صاف کر لیتے اور فرماتے آل عمر کا رومال اُن کی جوتیاں ہیں۔

سائب بن یزید کہتے ہیں کہ: بسا اوقات میں نے عمر بن خطابؓ کے پاس رات کا کھانا کھایا وہ روٹی اور گوشت کھاتے پھر اپنا ہاتھ پاؤں پر صاف کر لیتے اور فرماتے یہ عمر اور آل عمر کا رومال ہے۔

۳۶۴۵۹۔ عن فاطمة الزهراء عن أم سلمة قالت: والذي أحلف به! إن كان علي لأقرب الناس عهدا برسول الله صلى

الله عليه وسلم، قالت عدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم قبض في بيت عائشة فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم غداة بعد غداة يقول: جاء علي؟ مرارا، قالت وأظنه كان بعثه في حاجة فجاء بعد، فظننا أنه له إليه حاجة

فخرجنا من البيت فقعنا بالباب فكننت من أدناهم من الباب فأكب عليه علي، فجعل يساره وينا جيه، ثم قبض من يومه ذلك فكان أقرب الناس به عهدا.

حضرت ام المؤمنین ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے ساتھ میں حلف کرتی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ

کی وفات سے قبل تمام لوگوں میں سب سے زیادہ قریب ترین علیؑ تھے آپؐ سے سب سے آخری ملاقات کرنے والے صرف علیؑ تھے۔ جب ہم رسول اللہ ﷺ کی عیادت کے لئے گئے تو آپؐ کو یہ فرماتے سنا: کیا علیؑ آگئے؟ کیا علیؑ آگئے؟ کئی مرتبہ تو حضرت فاطمہؑ نے فرمایا: وہ آپؐ کے کسی کام سے گئے ہوئے ہیں۔ پھر ذرا دیر بعد جب علیؑ آگئے۔ ام سلمہؓ نے کہا کہ میں نے یہ گمان کیا کہ آپؐ کو علیؑ سے کوئی خاص کام ہے تو ہم سب باہر آگئے اور دروازہ کے پاس بیٹھ گئے اور میں بہ نسبت دوسروں کے دروازہ سے زیادہ قریب تھی تو میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ علیؑ کی طرف جھکے ہوئے سرگوشی کر رہے تھے اور اُن سے کچھ بات کر رہے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہو گیا۔ چنانچہ آپؐ سے سب سے آخری ملاقات کرنے والے صرف علیؑ تھے۔ (مسند احمد ج ۶ ص ۳۰۰ سلسلہ ۲۶۳۱۰ (اردو))

سلسلہ ۲۷۱۰۰؛ مستدرک الحاکم ج ۳ ص ۱۳۹؛ المصنف ج ۷ ص ۴۹۴؛ مسند ابی یعلیٰ ج ۱۲ ص ۳۶۴؛ کنز العمال ج ۱۳ ص ۱۴۶ سلسلہ۔

۳۵۶۲۳۔ ایضاً بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أخذ بیدي ونحن نمشي في بعض سلك المدينة فمررنا بحديقة فقلت: يا رسول الله! ما أحسنها من حديقة! قال: لك في الجنة أحسن منها، ثم مررت بأخرى فقلت: يا رسول الله! ما أحسنها من حديقة! قال: لك في الجنة أحسن منها حتى مررنا بالسبع حدائق كل ذلك أقول: ما أحسنها، ويقول: لك في الجنة أحسن منها، فلما خلى له الطريق اعتنقني ثم أجهد (أجهد: الجهد: أن يفزع الإنسان إلى الإنسان ويلجأ إليه، وهو مع ذلك يريد البكاء كما يفزع الصبي إلى أمه وأبيه. يقال: جهشت وأجهشت. أ. ه 1/322 النهاية ب.) باکیا: قلت: يا رسول الله! ما يیکیک؛ قال: ضغائن في صدور أقوام لا يدونها لك إلا من بعدي، قلت: يا رسول الله! في سلامة من ديني؟ قال: في سلامة من دينك.

۳۶۵۲۳۔ حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ وآلہ وسلم میرا ہاتھ پکڑے مدینے کی گلیوں میں جا رہے تھے اتنے میں ہم ایک باغ کے قریب پہنچے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کتنا خوبصورت باغ ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: جنت میں تمہارے لئے اس سے خوبصورت باغ ہیں۔ اس طرح ہم سات باغوں سے گزرے ہر بار آپؐ نے یہی فرمایا۔ جب ہم کھلے راست پر آئے تو آپؐ نے مجھے گلے لگایا اور دردمندانہ رونے لگے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ کیوں رورہے ہیں؟ آپؐ ﷺ نے فرمایا: تمہارے متعلق لوگوں کے دلوں میں کینہ بھرا ہوا جو میرے بعد ظاہر ہوگا۔ میں عرض کیا: رسول اللہ! میں دین پر سلامت رہوں گا؟۔ فرمایا: یہ کینہ تمہارے دین پر سلامتی کی وجہ سے ہے۔

۳۰۱۷۳۔ فقال العباس: فقلت: ويحك اشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله قبل، والله، أن تقتل قال: فتشهد شهادة الحق فقال: أشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا عبده ورسوله.

فتح مکہ کے بعد جب حضرت عباسؓ عم رسول بطور سفارش ابوسفیان کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے اور ابوسفیان کلمہ پڑھنے کے لئے

حیلے حوالے کر رہا تھا۔ تو حضرت عباسؓ نے ابوسفیان سے کہا: تیرا ناس ہو! بخدا قتل ہونے سے قبل یہ اقرار کر جلد کلمہ پڑھ کہ کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں،۔ چنانچہ ابوسفیان نے فوراً کلمہ شہادت دہرایا۔

۳۰۱۹۵۔ قال أبو سفیان : یا أبا الفضل أصبح ابن أخیک عظیم الملک، فقال له العباس : إنه ليس بملک ولكنہا نبوة

ابوسفیان نے اسلام لانے کے بعد لشکر اسلام کو دیکھا تو کہا: اے ابوالفضل (حضرت عباسؓ عم رسول)! تمہارا بھتیجا عظیم بادشاہ بن گیا ہے۔ حضرت عباسؓ نے فرمایا: کم بخت یہ بادشاہت نہیں یہ نبوت ہے۔

۹۱۵۱۔ مسند عمر رضي الله عنه عن عبدة قال جاء عيينة بن حصن والأقرع بن حابس إلى أبي بكر فقالا : يا خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم إن عندنا أرضا سبخة ليس فيها كلاء ولا منفعة، فإذا رأيت أن تقطعناها؟ لعنا نحرثها ونزرعها فأقطعها إياهما، وكتب لهما عليه كتابا، وأشهد فيه عمر وليس في القوم، فانطلقا إلى عمر ليشهداه، فلما سمع عمر ما في الكتاب تناوله من أيديهما، ثم تفل فيه ومحاها فتذمرا، وقالا : مقالة سيئة، قال عمر : إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يتألفكما والإسلام يومئذ ذليل، وإن الله قد أعز الإسلام، فاذهبما فاجهدا جهدكما لا أرى الله عليكما إن رعيتمما، فأقبلا إلى أبي بكر وهما يتذمرا، فقالا : والله ما ندرى أنت الخليفة أم عمر؟ فقال : بل هو، ولو شاء كان، فجاء عمر مغضبا حتى وقف على أبي بكر، فقال : أخبرني عن هذه الأرض التي اقطعتهما هذين الرجلين، أرض هي لك خاصة أم هي بين المسلمين عامة؟ قال : بل هي بين المسلمين عامة، قال : فما حملك أن تخص هذين بها دون جماعة المسلمين؟ قال : استشرت هؤلاء الذين حولي، فأشاروا علي بذلك، قال : فإذا استشرت هؤلاء الذين حولك؟ أو كل المسلمين أو سعت مشورة ورضا؟ فقال أبو بكر : قد كنت قلت لك إنك أقوى على هذا مني، ولكنك غلبتني . (ش خ) في تاريخه ويعقوب بن سفیان (ق ك).

مسند عمر۔ عبدة سے روایت ہے کہ عیینہ بن حصن، اور اقرع بن حابس حضرت ابوبکر کے پاس آئے اور کہا: اے رسول کے خلیفہ! ہمارے قریب ایک زمین ہے جس میں نہ گھاس ہوتی ہے اور نہ کوئی فائدہ مند شے، آپ جب چاہیں تو اسے ہمیں عطا کر دیں، ہم اس میں فصل لگائیں گے، چنانچہ حضرت ابوبکر نے وہ زمین انہیں بطور جائداد دے دی۔ اور اس کے متعلق ایک تحریر لکھ دی اور بطور گواہ حضرت عمر کا نام بھی لکھ دیا جبکہ وہ اس وقت موجود نہیں تھے۔ یہ دونوں حضرات، حضرت عمر کے پاس گواہی کی جگہ پر دستخط کروانے گئے۔ جب حضرت عمر نے دیکھا تو اس دستاویز کو لے لیا اور تھوک کر اسے مٹا دیا۔ یہ دیکھ یہ دونوں ناراض ہوئے اور کوئی بری بات بھی کہی۔ حضرت عمر نے کہا: رسول اللہ ﷺ اُس زمانے میں تم لوگوں کی دلجوئی کرتے تھے جبکہ اس وقت اسلام کمزور تھا اور جب کہ اسلام کو غلٹی عطا کیا ہے تم دونوں جاؤ اور محنت کرو اللہ تعالیٰ تم دونوں پر مہربانی نہ کرے۔ وہ دونوں حضرت ابوبکر کے پاس غصہ سے واپس آئے اور کہا: ہم کو یہ نہیں معلوم تھا کہ خلیفہ

آپ ہیں یا عمر؟ حضرت ابوبکر نے کہا: نہیں بلکہ عمر ہی خلیفہ ہیں اور اگر وہ خلیفہ بننا چاہتا تو وہ بن جاتا تھا۔ اتنے میں حضرت عمر غصہ سے بھرے ہوئے آگئے۔ اور حضرت ابوبکر کے سر پر آکھڑے ہوئے اور کہا: مجھے اس زمین کے بارے میں بتاؤ جو تم نے ان دونوں کو بطور جاگیر دے دی ہے۔ کیا یہ آپ کی زمین ہے یا تمام مسلمانوں کی۔ حضرت ابوبکر نے کہا: یہ مسلمانوں کی ہے۔ پھر حضرت عمر نے پوچھا: پھر تم کو کس بات بے مجبور کیا کہ مسلمانوں کی جماعت چھوڑ کر صرف ان دونوں کو مخصوص کیا؟ حضرت ابوبکر نے کہا: میں نے جو لوگ ارد گرد بیٹھے ہیں ان سے مشورہ لے کر کیا اور یہ سمجھا کہ ان کا مشورہ تمام مسلمانوں کے مشورہ کے برابر ہے (یعنی اجماع ہو گیا) پھر حضرت ابوبکر حضرت عمر سے کہا: میں نہیں کہتا تھا کہ خلافت کے معاملہ میں تم مجھ سے زیادہ طاقتور ہو۔ لیکن تم مجھ پر غالب ہو۔ (یہ روایت کئی کتابوں میں موجود ہے)۔ مصنف ابن ابی شیبہ، تاریخ بخاری، بیہقی۔ ابن عساکر۔

۹۱۵۰۔ مسند أبي بكر رضي الله عنه عن عروة قال: دخلت على معاوية، فقال لي: ما فعل المسلول؟ قلت: هو عندي، قال: أنا والله خططته بيدي أقطع أبو بكر الزبير، فكنت أكتبها، فجاء عمر فأخذ أبو بكر الكتاب فأدخله في ثني الفراش، فدخل عمر فقال: كأنكم على حاجة؟ فقال أبو بكر: نعم، فخرج أبو بكر الكتاب فأتممته.

۹۱۵۰۔ حضرت ابوبکر نے اپنے داماد زبیر بن العوام کو جاگیریں عطا فرمائی ہیں ابن زبیر سے منقول کہ ہم معاویہ کے پاس گئے تو ہم سے معاویہ نے پوچھا مسلول زمین کیا ہوئی؟ میں نے جواب دیا وہ میرے پاس ہے۔ اس پر معاویہ نے کہا کہ واللہ! میں نے اس کا ہیہ نامہ کو خود لکھا تھا جب حضرت ابوبکر نے زبیر بن العوام کے لئے دینا چاہا تو مجھ سے کہا لکھ دو جب میں لکھنے بیٹھا تو اچانک حضرت عمر آگئے۔ جیسے ہی انھوں نے ہم دونوں کو دیکھا تو حضرت عمر نے کہا معلوم ہوتا ہے کچھ راز کی بات ہو رہی ہے۔ حضرت ابوبکر نے کہا ہاں۔ جب حضرت عمر چلے گئے تو جو کاغذ ہم نے چھپا لیا تھا اس کو نکالا اور ہم نے جو لکھنا تھا وہ لکھ دیا۔ السنن الکبریٰ البیہقی ج ۶ ص ۱۴۵؛ کنز العمال جلد ۳ ص ۹۱۳ سلسلہ

۹۱۵۰۔ ایسی حدیث فتوح البلدان البلاذری میں ہے: عن عروة أقطع أبو بكر الزبير مابين الجرف إلى قناتة فتوح البلدان (عربی) ج ۱ ص ۱۳ (اردو) ج ۱ ص ۱۸؛ معجم البلدان حموی ج ۲ ص ۱۳ کہ حضرت ابوبکر نے زبیر کو الجرف سے قناتہ تک حصہ جاگیر میں دے دیا قناتہ ایک وادی ہے جو الطائف سے آتی ہے

۳۵۷۳۸ عن عمر بن يحيى الرزقي قال: أقطع أبو بكر طلحة ابن عبيد الله أرضا و كتب له بها كتابا، اشهد له بها ناسا فيهم عمر فأتى طلحة عمر بالكتاب فقال: اختم على هذا فقال لا أختم أهذا لك دون الناس! قال فرجع طلحة غضبا إلى أبي بكر فقال: واللّٰه! ما أدرى أنت الخليفة أم عمر۔ قال: بل عمر ولكنه أبقی۔

عمر بن تیحی الزرقی سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے طلحہ بن عبید اللہ (یہ بھی حضرت ابوبکر داماد تھے) ایک زمین بطور جاگیر عطا فرمائی اور اس کے لئے تحریر لکھ دی اور کچھ لوگوں کو گواہ بنایا اور ان میں حضرت عمر کا نام بھی تھا، چنانچہ طلحہ وہ تحریر لے کر حضرت عمر کے پاس آئے اور کہا کہ

اس پر مہر لگا دو، حضرت عمر نے کہا مہر نہیں لگاؤں گا۔ اس پر مسلمان کا حق ہے۔ چنانچہ طلحہ حضرت ابوبکر کے پاس غصہ سے واپس آئے اور کہا واللہ معلوم نہیں خلیفہ آپ ہیں یا عمر تو حضرت ابوبکر نے فرمایا: بلکہ عمر ہی خلیفہ ہیں لیکن انہوں نے قبول نہیں کیا۔

۹۱۵۴۔ عن عروة أن عمر أقطع العقيق أجمع۔ الشافعي (عب ق)۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے (اپنے دور خلافت میں) پورا عقیق جاگیر میں دے دی۔ فتوح البلدان جلد ۱ ص ۱۱۳ اردو جلد ۱ ص ۱۷ میں بلاذری لکھتے ہیں کہ ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے یہ تمام زبیر کو دیدیا۔

۹۱۵۷۔ عن الشعبي قال: لم يقطع النبي صلى الله عليه وسلم أول من أقطع القطائع عثمان .
شعبي سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے جاگیریں نہیں عطا کی جس نے سب سے پہلے یہ عمل کیا وہ حضرت عثمان تھے۔
(مصنف ابن ابی شیبہ)

۹۱۶۵۔ عن عبد الله بن أبي بكر قال: جاء بلال بن الحارث المزني إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستقطعه أرضاً طويلة عريضة، فلما ولي عمر، قال لبلال: إنك استقطعت رسول الله صلى الله عليه وسلم أرضاً عريضة طويلة فقطعها، وإن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن يمنع شيئاً يسأله فإنك لا تطيق ما في يديك، فقال: أجل قال: فانظر ما قويت عليه منها فأمسكه، وما لم تطق فادفعه إلينا نقسمه بين المسلمين، فقال: لا أفعل والله، شيء أقطعني رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال عمر: والله لتفعلن، فأخذ منه ما عجز عن عمارته فقسمه بين المسلمين.

عبداللہ ابن ابی بکر سے روایت ہے کہ: بلال بن حارث مزنی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو رسول اللہ نے ایک وسیع زمین انھیں دی، جب حضرت عمر خلیفہ بنے تو بلال کو بلایا اور کہا: تم نے نبی کریم ﷺ سے زمین مانگی اور وہ نبی کریم ﷺ کوئی سوال کرتا رہے نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ جتنی زمین تم استعمال کر سکتے ہو رکھو اور جو تمہاری طاقت سے باہر ہے وہ واپس کر دو تاکہ میں مسلمانوں میں تقسیم کر دوں۔ بلال نے کہا: واللہ جو جاگیر رسول اللہ ﷺ نے مجھے دی ہے وہ میں واپس نہیں کرنے کا۔ حضرت عمر نے کہا: واللہ تمہیں ایسا ضرور کرنا پڑے گا۔ چنانچہ حضرت عمر وہ زمین ان سے چھین لیا۔ بھقی فی الشعب۔

۱۳۶۲۸۔ عن عائشة أنها رأت النبي صلى الله عليه وسلم حزينا، فقالت: يا رسول الله، وما الذي يحزنك؟ قال:

شيئا تخوفت على أمتي أن يعملوا بعدي بعمل قوم لوط . (طب).

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو غمگین دیکھا تو پوچھا یا رسول اللہ! کس بات نے آپ کو رنجیدہ کیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا مجھے ایک بات کا خوف ہے میرے بعد میری اُمت قوم لوط کا عمل نہ کرنے لگ جائیں۔

۱۳۶۲۹۔ مسند عمر رضي الله عنه۔ عن عائشة قالت: أول من اتهم بالأمر القبيح تعني عمل قوم لوط اتهم به رجل على عهد عمر، فأمر شباب قريش أن لا يجالسوه.

مسند عمر میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ کہا: سب سے پہلے جو اس بد فعلی (یعنی قوم لوط کا عمل) کے متہم ہوا خلافت عمر کے زمانے میں ہوا۔ حضرت عمر نے قریش کے جوانوں کو اُس کے ساتھ کوئی نہ بیٹھنے کا حکم دیا۔

۱۴۰۵ھ۔ عن الحسن أن أبا بكر الصديق خطب فقال: أما والله ما أنا بخيركم ولقد كنت لمقامي هذا كارها، ولوددت أن فيكم من يكفيني أفتظنون أني أعمل فيكم بسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم إذن لا أقوم بها، إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يعصم بالوحي، وكان معه ملك، وإن لي شيطانا يعتريني فإذا غضبت فاجتنبوني أن لا أؤثر في أشعاركم وأبشاركم (أشعاركم: الشعر واحد الأشعار، والشاعر جمعه الشعراء على غير قياس الصحاح للجوهري (۲/ ۶۹۹) ب. أبشاركم: البشارة والبشر: ظاهر جلد الإنسان. انتهى. الصحاح للجوهري ۲/ ۵۹۹) (ب). ألا فراعوني، فإن استقممت فاعينوني وإن زغت فقوموني قال الحسن: خطبة والله ما خطب بها بعده. ابن راهويه أبو ذر الهروي في الجامع).

یہ کہ ابوبکر نے خلافت کے بعد جو خطبہ دیا اس میں انھوں نے کہا کہ: آگاہ ہو کہ میں ایک بشر ہوں اور تم میں سے کسی سے بھی بہتر نہیں ہوں لہذا میری رعایت کرو جب مجھے دیکھو راہ راست پر ہوں تو میری پیروی کرو، اور اگر دیکھو کہ میں ٹیڑھا ہو گیا ہوں تو سیدھا کرو۔ آگاہ ہو کہ میرے لئے ایک شیطان ہے جو مجھے گھیرے ہوئے ہے مجھے تنگ کرتا رہتا ہے۔۔ جب بھی مجھے غضب میں دیکھو تو مجھ سے بچو، میں بالوں اور کھالوں پر کوئی اثر نہیں رکھتا۔“۔ الامامة والاسياسة ج ۵ ص ۱۴، مجمع الزوائد الہیثمی ج ۵ ص ۸۳؛ کنز العمال ج ۵ ص ۶۳۱ حرف الخا، خلافت ابوبکر

۳۷۶ھ۔ عن حسين بن علي قال: صعدت إلى عمر بن الخطاب المنبر فقلت له: انزل عن منبر أبي واصعد منبر أبيك، فقال: إن أبي لم يكن له منبر، فأقعدني معه، فلما نزل ذهب بي إلى منزله فقال: أي بني من علمك هذا قلت: ما علمنيه أحد، فقال: أي بني! لو جعلت تأتينا وتغشانا قال فجئت يوما وهو خال بمعاوية وابن عمر بالباب لم يؤذن له، فرجعت، فلقيني بعد فقال يا بني! ألم أرك أتيتنا؟ قلت: جئت وأنت خال بمعاوية فرأيت ابن عمر رجوع فرجعت، فقال: أنت أحق بالإذن من عبد الله بن عمر! إنما أنبت في رؤوسنا ما ترى الله ثم أنتم - ووضع يده على رأسه. مروى ہے حسین ابن علی سے فرمایا کہ میں عمر ابن خطاب کے پاس پہنچا جب کہ وہ منبر پر تھے تو میں اُس منبر پر چڑھ گیا اور میں نے عمر سے کہا کہ میرے باپ کے منبر پر سے اُترو، اور اپنے باپ کے منبر کی طرف جاؤ تو عمر نے کہا میرے باپ کے پاس کوئی منبر نہیں تھا۔ اور انھوں نے مجھے اپنے ساتھ بٹھالیا۔ میرے ہاتھ میں کچھ کنکریاں تھیں میں اُن کنکروں کو اُلٹ پلٹ کرنے لگا۔ یہاں تک جب عمر اُتر آئے تو مجھے اپنے ساتھ اپنے مکان پر لے گئے۔ پھر مجھ سے کہا: یہ کہنے کیلئے آپ کو کس نے سکھایا تو میں نے جواب دیا: واللہ مجھے کسی نے نہیں سکھایا۔ پھر مجھ سے کہا: میرے فرزند! اچھا ہوتا آپ ہمارے پاس آیا کرتے۔ چنانچہ پھر ایک دن میں اُن کے پاس گیا اور عمر ابن خطاب

خلوت میں معاویہ کے ساتھ مشغول تھے اور دروازہ پر عبداللہ ابن عمر تھے۔ میں لوٹ آیا۔ اس کے بعد پھر عمر مجھ سے ملے تو کہا: میں نے آپ کو نہیں دیکھا۔ میں نے کہا: میں آیا تھا اور اُس دن آپ معاویہ کے ساتھ تنہائی میں تھے میں لوٹ گیا۔ عمر نے کہا: ابن عمر سے زیادہ میرے نزدیک اجازت کے لئے آپ سب سے زیادہ حقدار ہیں۔ إنمہ أثبت فی رؤوسنا ما هدی اللہ و أنتم۔ یا إنما أثبت ما تری فی رؤوسنا اللہ ثم أنتم۔ ہمارے سر پر جو بال ہیں اللہ نے آپ کے طفیل میں انھیں اُگایا ہے۔ (تاریخ بغداد خطیب ج ۱ ص ۱۵۲ باب الحسن والحسین؛ ابن عساکر ج ۱ ص ۱۷۶؛ تہذیب التہذیب حالات امام حسین ج ۲ ص ۳۰۰؛ سیر اعلام النبلاء ذہبی حالات الحسین ج ۳ ص ۲۸۵؛ معرفۃ الثقات ج ۱ ص ۳۰۲؛ تہذیب الکمال المزی ج ۲ ص ۴۰۲؛ کنز العمال ج ۳ ص ۶۵۵ سلسلہ ۳۷۶۲؛ الریاض النضرۃ المحب الطبری ج ۲ ص ۳۲۱ طبع دار الکتب العلمیۃ بیروت۔)

۱۳۲۵ھ۔ عن حذیفۃ قیل لعمر بن خطاب و هو بالمدينة: یا امیر المومنین! من خلیفۃ بعدک؟ قال عثمان بن عفان۔ حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ مدینہ میں کسی نے حضرت عمرؓ سے پوچھا کہ آپ کے بعد کون خلیفہ بنے گا؟ حضرت عمرؓ نے کہا: عثمان بن عفان (یہ پہلے ہی سے طے ہو چکا تھا کہ حضرت عمرؓ کے بعد خلیفہ کون ہوگا۔ یہ شوری وغیرہ صرف سیاسی چال تھی لوگوں کو فریب دینے کے لئے۔ تاریخ ابن عساکر ج ۳ ص ۱۸۸؛ الثقات ابن حبان ج ۸ ص ۶۷؛ کنز العمال ج ۵ ص ۳۶۷ سلسلہ ۱۳۲۵ھ؛ ریاض النضرۃ حالات عثمان ج ۳ ص ۵۲۔

شوری کے متعلق چند رائے:

Justice Amir Ali is critical of Omar's Shura that led to Osman's appointment (page 45, History of the Saracens). states: "In deviating, however from the example of his predecessor he made a mistake which paved the way to Omayyad intrigue"

جسٹس امیر علی نے انگریزی تاریخ اسلام میں لکھا ”خلافت کو شوری کے حوالے کرنے میں خلیفہ دوم سے ایسی غلطی سرزد ہوئی جس نے بنی امیہ کی سازشوں کے لئے راستہ صاف کر دیا۔ بنی امیہ سے عثمان خلیفہ ہوئے جن کا انتخاب اسلام میں تباہی کا باعث ہوا۔

علامہ ابن عبد ربہ اپنی کتاب عقد فرید جلد ۲ ص ۲۰۳ میں لکھا ہے کہ اوفد ابن حصین علی معاویۃ فأقام عنده ما أقام ثم إن معاویۃ بعث إلیہ لیلا فخلا بہ فقال له: یا بن حصین قد بلغنی أن عندک ذهنا و عقلا فأخبرنی عن شئ أسالک عنہ۔ قال: سئلنی؛ عما بدالک۔ قال: أخبرنی ما الذي شئت أمر المسلمین و فرق أهوائهم و خالف بینهم قال: نعم قتل الناس عثمان۔ قال: ما صنعت شئیا؛ قال فمسير علي إليك و قتلہ إياک؛ قال ما صنعت شئیا؛ قال ما عندي غير هذا یا امیر المؤمنین؛ قال: فأنا أخبرک إنه لم یشتت بین المسلمین ولا فرق أهواءهم ولا خالف بینهم إلا الشوری التي جعلها عمر إلی ستة نفر: ابن حصین سے معاویہ نے کہا: تو بڑا ذہین ہے یہ بتلا وہ کون سا مرتھا جو مسلمانوں میں انتشار اور اختلاف کا

باعث ہوا؟۔ ابن حصین نے کہا: قتل عثمان، معاویہ نے کہا: نہیں، ابن حصین نے کہا کہ: علیؑ کا خلیفہ ہونا اور آپ سے جنگ، معاویہ نے کہا: نہیں۔ معاویہ نے کہا: سنو! یہ سب شوریٰ کی وجہ سے ہوا جو عمر نے چھ آدمیوں کے درمیان قائم کیا۔ (مراد)

۲۶۸۶۳۔ عن حمran قال : دعا عثمان بماء فتوضأ ثم ضحك، فقال : ألا تسألوني مم أضحك؟ قالوا : يا امير المؤمنين ما أضحك؟ قال رأيت رسول الله ﷺ كما توضأت فمضمض واستنشق و غسل ثلاثا، و يديه ثلاثا، مسح برأسه، و ظهر قدميه۔ حمran روایت کرتے ہیں کہ عثمان بن عفان خلیفہ سوم نے ایک مرتبہ وضو کے لئے پانی طلب کیا پھر بے ساختہ ہنس پڑے اور کہا کیا تم لوگ مجھ سے میرے ہنسنے کی وجہ دریافت نہیں کرو گے؟ لوگوں نے کہا یا امیر المؤمنین! آپ کیوں ہنسے؟ تو عثمان بن عفان نے کہا کہ میں نے رسول اکرم کو ایسے ہی وضو کرتے دیکھا جس طرح میں نے وضو کیا آپ نے کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، اور اپنے منہ کو تین بار دھویا، اور دونوں ہاتھوں کو تین بار دھویا اور اپنے سر اور پاؤں کے اوپر کے حصے کا مسح کیا پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا ہی وضو کرتے دیکھا تھا۔ مجمع الزوائد الہیثمی ج ۱ ص ۲۲۴؛ المصنف ابن شیبہ ج ۱ ص ۱۸؛ کنز العمال حدیث ۲۶۸۶۳ ج ۹ ص ۴۲۷، اور ص ۴۲۲؛ سیر اعلام النبلاء ج ۱۳ ص ۳۰۱؛ المعجم الکبیر طبرانی ج ۳ ص ۲۸۱۔ اس کے علاوہ کئی مفسرین اور محدثین نے مختلف طریقوں سے پیر پر مسح کرنا بتلایا ہے مثلاً ابن ابی شیبہ الکوفی اپنی کتاب المصنف جلد اول ص ۳۰ پر باب فی المسح علی القدمین کے تحت آٹھ حوالوں سے پیر پر مسح کرنا لکھا ہے۔ فجعلنا نمسح علی ارجلنا: ہم پاؤں پر مسح کرنے لگے۔

۳۵۸۸۸۔ فوطئه وطأ شديدا و هو غضبان اليه أخته تحجزه عن زوجها ففخها عمر بيده فشجها۔ فلم رأت الدم جب حضرت عمر کو یہ معلوم ہوا کہ ان کی بہنوئی اور بہن دونوں مسلمان ہو چکے ہیں یہ ان کے گھر گئے اور اپنے بہنوئی کو خوب پیٹا اور بہن کو اتنا مارا کہ چہرہ زخمی ہو گیا اور خون بہنے لگا۔ جب عمر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر کی قمیص اور چادر پکڑ کر جھٹکا دیا اور فرمایا: اے عمر! تو باز نہ آئے گا جب تک تجھ پر بھی وہی نازل ہو جیسا ولید بن مغیرہ پر نازل ہوا: مثل ما انزل بالوليد بن المغيرة یعنی النخزى والنكال۔

طبقات ابن سعد جلد ۳ ص ۲۶۹ باب اسلام عمر (عربی) اردو ص ۵۶؛ تاریخ الخلفاء اردو ص ۱۱۴؛ کنز العمال ج ۱۲ ص ۶۰۹
۳۵۷۴۱۔ عن جابرؓ: قال لى عمر: كان أول إسلامى أن ضرب أختى المخاض فأخرجت من البيت۔ الخ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ: حضرت عمر نے مجھ سے بیان کیا کہ میرے اسلام لانے کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ میں اپنی بہن کو مار کر گھر سے باہر نکال دیا تھا۔ اس کا ذکر اور کتابوں میں ہے جیسے ابن عساکر تاریخ ج ۴ ص ۲۹؛ تاریخ اسلام الذہبی ج ۱ ص ۱۷۳؛ السيرة الحلبیة ج ۲

ص ۱۸